انوار درود و سلام

مؤلف

حضرت علامہ
محمد بشیر احمد نعیمی مدظلہ
صدر المدرسین
الجامعۃ الغاثیہ شاہی جامع مسجد
دربار مارگ کاٹھمنڈو، نیپال

مکتبہ شرفیہ
بازار مسجد مہاجرین مرید کے ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

انوار درود و سلام

مؤلف

حضرت علامہ

محمد بشیر احمد نعیمی مدظلہ

صدر المدرسین

الجامعۃ الغوثیہ شاہی جامع مسجد

دربار مارگ کاٹھمنڈو، نیپال

DATA ENTERED

22395

مکتبہ اشرفیہ بازار مسجد مہاجرین مرید کے ضلع شیخوپورہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب: انوار درود و سلام

مؤلف: حضرت علامہ مولانا محمد بشیر احمد نعیمی صاحب مدظلہ، نیپال

خصوصی معاون: محترم المقام جناب نور محمد انصاری سابق E.D.O شیخوپورہ
ریٹائرڈ پرنسپل گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول مرید کے

باہتمام: مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری۔ لاہور پاکستان
0345-4680027

بائیڈنگ و پرنٹنگ: جناب عبدالوحید ہادی: فون نمبر 0301-4735853

باراوّل: ۱۴۳۵ء/۲۰۱۴ء

ملنے کے پتے

- ☆ شبیر برادرز:۔ اردو بازار لاہور ☆ نفیس قرآن کمپنی۔ مکہ سینٹر اردو بازار لاہور
- ☆ نعیمہ بکسٹال۔ مکہ سینٹر اردو بازار لاہور ☆ مکتبہ اہل سنت۔ مکہ سینٹر اردو بازار لاہور
- ☆ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور
- ☆ مکتبہ الفرقان۔ جام پور ضلع راجن پور ☆ دکان نمبر 11 مکہ سینٹر اردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ قادریہ۔ دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ مکتبہ نشان منزل۔ نزد ستا ہوٹل داتا دربار لاہور
- ☆ مکتبہ نبویہ۔ داتا دربار روڈ لاہور
- ☆ ادارہ صراط مستقیم۔ داتا دربار (روڈ) لاہور
- ☆ نظامیہ کتاب گھر۔ زبیدہ سنٹر اُردو بازار لاہور
- ☆ مکتبہ فضل حق۔ دربار مارکیٹ لاہور ☆ مکتبہ والضحیٰ۔ دربار مارکیٹ لاہور
- ☆ مکتبہ کرمانوالہ۔ دربار مارکیٹ لاہور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''درودوسلام'' کے موضوع پر ان گنت، حدوعد سے ماورئی، اس کثرت سے کتابیں لکھی گئیں اور لکھی جارہی ہیں جن کا شمار کسی انسان کے بس کی بات نہیں، جیسے اللہ رب العزت جل وعلی کی ہر مخلوق اس کی تسبیح وتحمید میں مصروف ہے ویسے ہی نبی کریم، روف رحیم، رحمۃ للعلمین، خاتم الانبیاء والمرسلین جناب احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء میں اپنی اپنی کیفیت میں درودوسلام کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتی آرہی ہے۔

یہ وہ سکون بخش، راحت افزاء، آرام دہ، وظیفہ ہے جس کی مثال کسی بھی نفلی عبادت سے نہیں دی جاسکتی۔ اس لئے کہ ہر عبادت مخلوق سے متعلق ہے جبکہ یہ وظیفہ، یہ پاکیزہ ذکر خود خالق کریم اپنی شان کی مطابق اپنے حبیب ﷺ کے لئے ادا فرمانے کے ساتھ ساتھ اعلانیہ فرمارہا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ، یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا٥

بیشک اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ صلوۃ پڑھتے رہتے ہیں اس خاص (غیب دان) نبی پر، اے ایمان والوتم بھی ہمیشہ ہمیشہ ان پر خوب صلوۃ وسلام پیش کرتے رہو۔

پیش نظر کتاب مستطاب ''انوارِدرودوسلام'' حضرت علامہ مولانا محمد بشیر احمد نعیمی دامت برکاتہم نے انتہائی محبت عشق سے تالیف فرمائی جوملک نیپال کے دارالحکومت کٹھمنڈو میں، شب وروز خدمت لوح وقلم میں مصروف ہیں، موصوف جامعہ نعیمہ مرادآباد (بھارت کے عظیم فضلاء میں شمار ہوتے ہیں اور الجامعۃ الغیاثیہ، شاہی مسجد کاٹھمنڈو کے صدرالمدرسین کے منصب پر فائز میں، آپ نے ایک عرصہ قبل اپنی اس تالیف منیف کو راقم السطور کی طرف اشاعت کے لئے بھیجا مگر کُلّ اَمْرٍ مَرْھُوْنٌ بِاَوْقَاتِہٖ ہر کام اپنے وقت پر ہوتا ہے بقول امام احمد رضا علیہ الرحمۃ ہے۔

اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے

چنانچہ راقم السطور کوامسال رجب المرجب ۱۴۳۵ھ / مئی ۲۰۱۴ء کو حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وتعظیماً میں عمرہ شریف کی سعادت نصیب ہوئی، میرے رفقاء میں، میرے ہی

Marfat.com

شہر کی ایک علمی شخصیت، محسن ملک وملت الحاج نور محمد انصاری صاحب زید مجدہ سابق E.D.O شیخوپورہ ریٹائرڈ پرنسپل ہائر سکنڈری سکول مرید کے بھی تھے ہم نے جملہ معمولات کو نہایت اہتمام سے ادا کرنے کی کوشش کی، مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ ہم اکھٹے قیام پذیر تھے مدینہ طیبہ سے عمرہ کی دوبارہ نعمت عطا ہوئی، مکہ مکرمہ میں ایک شب راقم نے موصوف سے اس کتاب مستطاب کے متعلق بتایا تو پاکستان واپسی سے چند ساعت قبل موصوف نے اس کتاب کی اشاعت کا انتظام کر دیا، یوں ایک طویل عرصہ بعد یہ کتاب اہل محبت کی نذر کی جارہی ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ جل وعلیٰ مولانا محمد بشیر احمد نعیمی مدظلہ کی اس کاوش کو منظور فرمائے اور محترم جناب انصاری صاحب زید مجدہ کو دین و دنیا اور آخرت میں کامرانی، کامیابی سے بہرہ مند فرمائے، ناچیز کو اپنی رحمت اپنے کرم اور اپنی خصوصی عنایات سے نوازے، حضور پر نور، شافع یوم النشور کی بارگاہ میں یوں عرض گزار ہوں ۔

یہ نظریں آپ کے دیدار کی طالب میں مدت سے
رخ پر نور سے پر وہ اٹھا دو یا رسول اللہ
رحیم بیکساں تم ہو، حکیم درد منداں ہو
طبیب مرض عصیاں ہو دوا دو یا رسول اللہ
میرا مسکن مدینہ ہو، میرا مدفن مدینہ ہو
میرا سینہ مدینہ ہی بنا دو یا رسول اللہ
یہی ہے آروزئے زندگی تابش قصوری کی
دمِ آخر رخ زیبا دکھا دو یا رسول اللہ

محتاج نگاہِ کرم:

محمد منشا تابش قصوری مرید کے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان
۲۶ رجب المرجب ۱۴۳۵ھ، ۲۷ مئی ۲۰۱۴ء
شبِ معراج

Marfat.com

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
1	تقریظ قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی (علیہ الرحمہ کراچی)
2	شرف انتساب
3	امام احمد رضا کا بارگاہ ختم المرسلین ﷺ میں خراجِ عقیدت
4	ابتدائیہ
9	درود وسلام کے آداب
10	درود شریف میں سیدنا و مولانا کا اضافہ
12	ایک شبہ کا ازالہ
16	ایک ادر شبہ کا ازالہ
	باب اوّل:
20	فضائل درود وسلام قرآن حکیم کی روشنی میں
21	درو سلام کی اہمیت
22	درود وسلام افضل عبادت ہے
23	ایک قابلِ غور پہلو
24	قابلِ غور امر
25	شبہ کا راز
26	امت مسلمہ کا درود وسلام تقرب الی اللہ کیلئے ہے
27	معصوم فرشتے درود کیوں بھیجتے ہیں؟
27	درودِ پاک کی ابتدا کب ہوئی؟

Marfat.com

ملائکہ کے درود کی ابتداء	28
مومنین کو درود و سلام پڑھنے کا حکم کب ملا؟	29
امتِ مسلمہ کی اعزازی خصوصیت	29
ربِّ کریم کی خاص بندہ نوازی	30
اَللّٰھُمَّ صَلِّ پڑھنے کی وجہ	30
صلٰوۃ کے معنی	32
اشکال اور اس کا جواب	33
انبیاء کے حق میں رحم کی دعا کرنا مکروہ ہے	39
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طفیل باران رحمت کا نزول	37
ایک اشکال کا ازالہ	39
سلام کے معنی	41
صلٰوۃ کی طرح سلام بھی واجب ہے	41
درود میں ابرہیم علیہ السلام اور ان کی آل کی شمولیت؟	42
درودِ ابراہیمی پر مشہور سوال اور اس کا جواب	46
باب دوم:	
فضائل درود و سلام احادیث کی روشنی میں	49
بشارتِ عظمٰی	49
بیکراں رحمت الٰہی کا نزول	51
گستاخِ رسول ﷺ کی ذلت وخواری	53
ایک اشکال کا جواب	54

Marfat.com

شافع محشر کا وعدہ شفاعت	55
ایک شبہ کا ازالہ	58
حدیث البطاقہ	58
کثرتِ درود جملہ مشکلات و مہمات کا حل ہے	59
درود و سلام لکھنے پر اجرِ بے پایاں	62
کتابتِ درود سے متعلق ایک خواب	63
درود و سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے	66
غرباء کو نوید مسرت	67
قلب و نظر کی ٹھنڈک	69
درودِ پاک اور دیگر اعمال خیر کے عظیم فوائد	69
صادق و مصدوق ﷺ کا وعدہ شفاعت	71
وسیلہ کی تحقیق	72
وسیلہ کا فائدہ	73
شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت افروز واقعہ	74
مقامِ محمود	75
وہم کا ازالہ	75
سید الایام جمعہ کے دن حضور سید الانام ﷺ پر درود بھیجنے کی فضیلت	76
اَسّی (۸۰) سالہ گناہ کی معافی	79
دنیا و آخرت کی سو ضروریات کی تکمیل	80
صحابہ کرام کا شبہ	81

Marfat.com

عام اجسام وارواح کے حالات	82
روح کی پانچ حالتیں	82
عالم کی کل تعداد	83
روح کا تعلق کس عالم سے ہے	84
شہدا کی برزخی زندگی پر قرآن کی شہادت	84
مؤمنین کی حیاتِ برزخی پر قرآن کی شہادت	84
کفار کی حیاتِ برزخی پر قرآن کی شہادت	85
حیاتِ برزخی پر احادیث کی شہادت	86
روح کی حیاتِ برزخی پر آئمہ مفسرین کے اقوال	88
روح کی حیات برزخی اور علامہ رازی	88
ایک اشکال کا جواب	90
عالم برزخ میں روح کا قیام	91
ایک شبہ کا ازالہ	92
عالم برزخ میں روح کی قوت اور ادراک	93
روح کے علم سے متعلق شاہ عبدالرحیم کا دلچسپ واقعہ	93
انسان جس مٹی سے بنایا گیا اسی میں مدفون ہوتا ہے	95
سیّد المؤمنین کے جسدِ اطہر کی تخلیق کس مٹی سے ہوئی؟	96
ایک اشکال کا حل	96
روضۂ انور کعبہ وعرشِ اعظم سے زیادہ افضل ہے	97
جنت الفردوس افضل ہے یا روضۂ انور؟	98

Marfat.com

روحِ محمدی کے پرنور جلوے	99
ایک وہم کا ازالہ	101
مشہور اعتراض کا جواب	105
انبیاء کی حیات و وفات کے بارے میں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ	106
حیاتِ برزخی میں انبیاء علیہم السلام کی امتیازی شان	106
انبیائے کرام کی حیاتِ برزخی پر قرآن کی شہادت	107
انبیائے کرام کی حیات برزخی احادیث کی روشنی میں	107
عالمِ برزخ میں سیّد المحبوبین کا علم بیکراں	110
بارگاہ رسالتِ مآب ﷺ میں درود پیش ہونے کے طریقے	111
درود و سلام جہاں سے بھی پڑھا جائے سرکارِ اعظم ﷺ سماعت فرماتے ہیں	116
شبہ کا ازالہ	118
ایک سوال کا جواب	120
دور و نزدیک سے درود و سلام سننے کے بارے میں	121
دور سے درود و سلام سننے پر عقلی ثبوت	124
باب سوم:	
فوائد درود و سلام اقوالِ ائمہ کی روشنی میں	125
درود و سلام کے مخصوص فضائل و فوائد	127
درودِ ابراہیمی	129
ایک غلط فہمی کا ازالہ	129
اس درودِ پاک کا ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے گا	131

Marfat.com

اسّی (۸۰) سالہ گناہ معاف ہوجائیں گے	131
ظالموں اور راہزنوں سے تحفظ	133
مال میں خیر و برکت	134
شیطان کے شر سے تحفظ	134
دنیا و آخرت کی سرخروئی	135
درودِ دَہ ہزاری	135
طاعون سے مامون	137
مغفرت کا پیمانہ	138
حل مشکلات کیلئے (صلوٰۃ تُنجّینا)	138
جسمانی و روحانی بیماریوں کا علاج	139
نسیان کا علاج	140
درود غوثیہ	140
درود چشتیہ	140
درود نقشبندیہ	140
گرفتارِ بلا کیلئے نسخۂ کیمیا	141
چھ (٦) لاکھ بار درود پڑھنے کا ثواب ملے گا	141
درود فتح	142
تسلیماتِ سبعہ	144
درود کاملہ	145
شفیع المذنبین کی شفاعت ضرور حاصل ہوگی	146

Marfat.com

درود تاج	147
خواب میں دیدار پر انوار میسر ہوگا	148
زیارت پرنور کیلئے سیّدنا خضر علیہ السلام کا بیان فرمودہ عمل	149
خواب میں زیارتِ پرنور کی نعمت عظمیٰ	150
بیداری کی حالت میں دیدار اقدس	151
خلاصہ کلام	153
دو (۲) تنبیہیں	153
باب چہارم:	
درود و سلام نہ پڑھنے والوں کی حسرت ناک بدبختیاں	155
سیّد الملائکہ اور دُعائے بد	158
اس مجلس کی کیفیت جس میں درود و سلام نہ ہو	160
درود و سلام کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی	161
درود و سلام کے بغیر دعا کیوں قبول نہیں؟	163
بارگاہ ختم المرسلین ﷺ میں حاضری	164
درود و سلام کا جواب	169
مقاماتِ درود و سلام	171
باب پنجم:	
فضائل درود و سلام واقعات کی روشنی میں	176

Marfat.com

درودِ تاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت رحم والا مہربان

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا

اے اللہ! (اے ربِ کریم) درود بھیج ہمارے آقا و مولا (حضرت)

مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر جو (تیری عظیم) مملکت کے تاجدار ہیں اور معراج (قربِ خاص) سے سرفراز ہیں

وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ

براق جن کی سواری (تھی) اور جو (تیری وحدانیت اور تیری) شانِ رحمت کے علمبردار ہیں (ایسے محبوب)

وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُهٗ

رحمتیں ہوں تیری ان پر) جو بلائیں وبائیں قحط اور دکھ درد دُور کرنے والے ہیں۔ آپ کا

مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ

نامِ نامی (عرشِ عظیم) پر لکھا گیا، بلند کیا گیا ہے (آپ کے اسمِ پاک کی رفعتِ شان) آپ کے (شفاعت

فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَيِّدِ الْعَرَبِ

(ہونے پر شاہد ہے اور میرے اسمِ مبارک کو) تیری لوحِ محفوظ اور تیرے قلم (قدرت) پر

Marfat.com

وَالعَجَمِ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ

کنداں ہے اور آپ ہی وجہ تخلیقِ کائنات ہیں (یا شبہ سرورِ کائنات ہی) عرب و عجم (یعنی کُل

مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ

انسانیت) کے سردار ہیں آپ کے جسمِ مقدس کی پاکیزگی و خوشبو سے عالم بیکسر (ا) ہے اور آپ اکی تجلیات

شَمْسُ الضُّحیٰ بَدْرُ الدُّجیٰ

ہدایت) کے نور و ضیاء سے (حرم) کعبہ اور حرم پاک منور ہیں (شمس الضحیٰ ہو کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہ

صَدْرُ الْعُلیٰ نُوْرُ الْہُدیٰ

آفتاب ہدایت ہیں جو اپنے عروج کمال سے درخشاں و دراں ہے نور و مہتاب (نبوت) ہیں جو ظلمت کو دور

کَهْفُ الْوَرٰی مِصْبَاحُ الظُّلَمِ

کرنے والا ہے اور معبود اپنے پیارے محبوب پر درود بھیج اور قرنوں کے محو تشنگانِ ہدایت کے نور مخلوق

جَمِیْلُ الشِّیَمِ شَفِیْعُ الْاُمَمِ

کی جائے پناہ اندھیروں کے چراغ خلقِ عظیم کے حامل جملہ اُمتوں کی شفاعت فرمانے والے

صَاحِبُ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

اور انتہائی عطا و بخشش سے موصوف ہیں

وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ

اور اللہ تعالیٰ ہی اُن کا نگہبان ہے اور جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم

Marfat.com

وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ

یعنی اور براق آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سواری ہے اور معراج آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سفر

وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ

اور سدرۃ المنتہیٰ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقام اور (قربِ خداوندی) قاب

قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ

قوسین کا مرتبہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مطلوب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو حاصل

وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

ہے یعنی یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مقام خاص ہے جہاں قربِ الٰہی سے سرفراز ہوئے

خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ

اور (اب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبوتوں کو ختم کرنے والے ہیں (راہِ سلوک کے) مسافروں

الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ

کے غمخوار تمام جہانوں کے لئے رحمت

رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ

عاشقوں (کے غمزدہ قلوب) کے لئے راحت مشتاق نگاہوں

شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ

اور (دیدۂ بینا) کیلئے مظہرِ حق خدا شناسوں کیلئے آفتاب راہِ حق کے متلاشیوں کیلئے چراغ

Marfat.com

مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ
ہدایت، مقربوں کے لئے رہنما، غریبوں، فقیروں اور

وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاکِیْنِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ
مسکینوں سے محبّت فرمانے والے، جن وانس کے سردار

نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ
دونوں حرموں (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) کے نبی اور دونوں قبلوں

وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ
(بیت المقدس اور بیت اللہ) کے امام اور دُنیا و آخرت میں ہم سب کیلئے وسیلۂ نجات

قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ
ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مشرقوں اور مغربوں کے محبوب (دونوں جہان کے

رَبِّ الْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ
رب کے رسُول اور محبُوب ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم (شہیدانِ راہِ حق سیّدنا امام)

مَوْلٰنَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ
حسنؓ اور (سیّدنا امام) حسینؓ کے جدِامجد ہیں آپ ہی ہمارے اور تمام جن وانس کے آقا ہیں آپ

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ
(حضرت) قاسم کے والد عبدُاللہ کے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے نُور کا ظہور ہیں (جس سے جملہ کائنات ظہور

Marfat.com

يَآ اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ

میں آئی! اے نورِ جمالِ محمدی کے مشتاقو! (آؤ تم بھی اپنے مطلوب و مقصود کو پا جاؤ) آپ پر

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ

آپ کی آل پر، آپ کے اصحاب پر خوب درود بھیجو (اور خوب سلام بھیجو

وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم)

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ　　كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ　　صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

ہے مجھ کو جان سے پیارا مدینہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ملے آپ کی محبت کا خزینہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر!　　روزِ محشر عذرہائے من پذیر!

گر تو می بینی حسابم ناگزیر!　　از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر!

Marfat.com

تقریظ

قائد اھلسنّت وجماعت حضرت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب قبلہ عمّت فیوضھم النّورانیہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِيْبِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ومن والاہ اعزّعزیزم حضرت مولانا محمد بشیر احمد نعیمی مدظلہ نے درود شریف کی فضیلت پر رسالہ تحریر فرما کر دربار گہر بار حضور پرنور ﷺ میں اپنے اخلاص و محبت کا نذرانہ پیش کیا ہے۔ یہ گلدستۂ عقیدت دلائل سے سجا ہوا ہے مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوب طالب و مطلوب ﷺ کے لئے اس کو قبول فرما کر رفع درجات کا سبب بنائے اور حضور پرنور ﷺ کی شفاعت سے بہرہ ور فرمائے۔

(آمین)

فقیر شاہ احمد نورانی غفرلہٗ

۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

Marfat.com

شرف انتساب

حضور مقصودِ کائنات ختم المرسلین رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ایک ناکارہ امتی کا نذرانہ "خلوص و عقیدت"

یا رسول اللہ بدرگاہت پناہ آوردہ ام
ہیچو کاہے عاجزم کوہِ گناہ آوردہ ام

امیدوارِ شفاعت
محمد بشیر احمد نعیمی

Marfat.com

امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کا

بارگاہِ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں

خراجِ عقیدت

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام ❖ شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
شہریارِ ارم تاجدارِ حرم ❖ نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
عرش تا فرش ہے جس کے زیر نگیں ❖ اس کی قاہر ریاست پہ لاکھوں سلام
دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان ❖ کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام
جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا ❖ اس جبین سعادت پہ لاکھوں سلام
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا ❖ اس نگاہ نبوت پہ لاکھوں سلام
وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا ❖ چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں ❖ ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں ❖ اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا ❖ اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں ❖ ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود ❖ یادگاریٔ امت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہٖ اَحْمَدَنِ الْمُجْتَبٰی وَحَبِیْبِہٖ
مُحَمَّدَنِ الْمُصْطَفٰی الَّذِیْ ھُوَ اَکْمَلُ النَّبِیّٖنَ شَرِیْعَۃً وَاَفْضَلُھُمْ
ذَاتًا وَاِسْمًا وَاَجْمَلُھُمْ خَلْقًا وَخُلُقًا اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ
دَائِمًا سَرْمَدًا صَلٰوۃً تُعَادِلُ جَمِیْعَ مَاصَلّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ جَمِیْعُ
خَلْقِکَ کَالْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالْمَلٰئِکَۃِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ
وَالصّٰلِحِیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ نُجُوْمُ الْاِھْتِدَاءِ

ابتدائیہ

درودوسلام کے فضائل ومحامد پر اکابر علماء کرام اور سلف صالحین نے بے شمار کتب تصنیف فرمائی ہیں اور انشاء اللہ قیامت تک یہ مبارک سلسلہ جاری رہے گا۔ میرے رب کریم جل شانہٗ کا لامحدود شکر واحسان ہے کہ اس نے محض اپنی نوازشاتِ بیکراں سے مجھ جیسے ناکارہ خلائق بے عمل اور علمی سرمایہ سے مفلس کو اپنے محبوب مکرم حبیب معظم ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں درودوسلام کے مقدس عنوان پر یہ چند اوراق لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی:

فالحمدللہ علی احسانہ

(درودوسلام کی اہمیت اور اس کے محامد کثیرہ ومحاسن جمیلہ کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جتنی عبادتیں اور تسبیحات واذکار ہیں وہ سب کے سب حضور رسول معصوم ﷺ کی سنت مبارکہ ہیں اور درود شریف خداوند عالم کی سنت مقدسہ ہے۔ پس جو نسبت رب جلیل کو نبی کریم ﷺ سے ہے وہی نسبت خدا کی سنت کو رسول کی سنت سے ہوگی اس سے ظاہر ہے کہ درود شریف تمامی تسبیحات واذکار سے افضل وبہتر ہے) چنانچہ صاحب

Marfat.com

روح البیان حضرت سہل بن عبداللہؓ کے واسطہ سے رقم طراز ہیں کہ:

(نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا تمام عبادات سے افضل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کا محبوب و پسندیدہ فعل ہے اور دوسری عبادات ایسی نہیں ہیں کہ ان کے کرنے میں باری تعالیٰ مومنین کے ساتھ شریک ہو۔ (روح البیان ج ۷ ص ۲۲۴))

الحاصل کتاب وسنت اور ارشاد آئمہ کی روشنی میں یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ درود وسلام تمامی اذکار وتسبیحات سے افضل واعلیٰ ہے اور اس کا کثرت سے ورد کرنا دونوں جہاں میں سرفرازی و بخت آوری کی بھرپور ضمانت ہے جبکہ اس کا ترک کرنا دونوں عالم میں افسوس ناک بدبختی ونامرادی ہے۔ یہ بھی امر واقعہ ہے کہ درود وسلام کے بھیجنے اور لکھنے میں جو لمحات اور ساعتیں گزر جائیں وہ حاصل حیات ہیں۔

بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے لیل ونہار کے اکثر اوقات میں درود وسلام سے رطب اللسان رہتے ہیں۔ اے میرے رحمٰن ورحیم مولا محض اپنی عنایاتِ بے پایاں سے مجھ نا کارۂ خلائق سیاہ کار بے عمل بندۂ حقیر کی حیات کے لیل ونہار کو ایسے لمحات سے بھر دے جس میں تیرا ذکر ہو اور تیرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پرخلوص درود وسلام ہو۔

اے میرے بندہ نواز مولیٰ ہم سراپا جرم وخطاء اور معصیت کے خوگر انسانوں کی گناہ آلود زبان اس لائق کہاں جو تیرے محبوب حضور سید الطاہرین ﷺ کی شان کے لائق درود وسلام پیش کرسکیں لہٰذا تو محض اپنے لطف عمیم سے مجھ بندۂ حقیر اور ساری امت مسلمہ کی جانب سے بے شمار درود اور لامحدود سلام نازل فرما۔

❖ اس پیکرِ نوری پر جو باعث تخلیق کائنات ہے۔
❖ اس ابرِ کرم پر جس کی باران رحمت سے ظلم وتشدد سے کراہتا ہوا ماحول امن وسکون کا گہوارہ بن گیا۔
❖ اس ماہِ تاباں پر جس کی ضیا باریوں نے ساری خدائی کو بقعۂ نور بنا دیا۔
❖ اس رحمۃ اللعالمین پر جس نے خونی اور ستم گروں کو لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کا مژدۂ جانفزا سنایا۔
❖ اس پیغمبر اعظم پر جو خالق ومخلوق کے درمیان واسطۂ عظمیٰ ہے۔

Marfat.com

❖ اس رسول ہاشمی پر جس کی ولادت باسعادت پر خوشی منانے کے طفیل ابولہب جیسا کافر بھی تشنہ کام نہ رہا۔

❖ اس سید الطاہرین پر جس نے روح وجسم کو طہارت اور قلب ونظر کو پاکیزگی عطا فرمائی۔

❖ اس تاجدار دوعالم پر جن کی سلامی کے لئے صبح وشام لاکھوں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

❖ اس حبیب معظم پر جس پر خود رب العالمین درود بھیجتا ہے۔

❖ اس سلطان دوجہاں پر جس کے زمینی وزیر ابوبکر وعمرؓ ہیں اور آسمانی وزیر جبریل ومیکائیل علیہ السلام ہیں۔

❖ اس مختار دوعالم پر جس کو تمام روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں سونپ دی گئی ہیں۔

❖ اس جامع کمالات رسول پر جس میں انابت آدم، استقامتِ نوح خلت ابراہیم، عبرت عزیز، لطافت ہود، حسن یوسف، صبر ایوب، امامت ہارون، دم عیسیٰ، ید بیضا وغیرہ تمام اوصاف حمیدہ موجود تھے۔ (علیہم السلام)

❖ اس رسول مصطفیٰ پر جس کی بارگاہِ مصطفوی سے تمام اہل محشر کو قیامت کی ہولناکی سے نجات حاصل ہوگی۔

❖ اس شفیع عاصیاں پر جو میزان وپل صراط پر گناہ گاروں کی فریاد کو پہنچے گا اور رَبِّ سَلِّمْ رَبِّ سَلِّمْ کی صدا لگائے گا۔

❖ اس رسولِ مجتبیٰ پر جس کے رخ تاباں کی تفسیر وَالضُّحیٰ اور زلف معتبر کی تفسیر وَاللَّیلِ ہے۔

❖ اس رسولِ خدا پر جو عدل وانصاف کا پیکر، جود وسخا کا شہنشاہ، شجاعت وجوان مردی، تواضع وانکساری، شرم وحیاء، شفقت ومحبت، عفو وکرم غرض یہ کہ تمام اخلاق کریمہ کا بحر ناپیدا کنار ہے۔

❖ اس برہانِ الٰہی پر جس کے لئے کتاب مبین میں قَدْ جَاءَ کُمْ بُرْھَانٌ مِنْ رَبِّکُمْ فرمایا گیا۔

❖ اس سراج منیر پر جس نے اپنی نورانی شعاعوں سے کفر وشرک، ظلم وجہل کی تاریکیوں کو دور کر کے دلوں کو نورِ ایمان سے جگمگا دیا۔

❖ اس مقصودِ کائنات پر جس کے روئے تاباں کو دیکھنا اتنی بڑی عبادت ہے کہ مومن اگر ایک

۱۲۷۸۶۱

Marfat.com

- اس شاہِ مرسلاں پر جس پر درود و سلام بھیجنا قبولیتِ دعا کے لئے اکسیر اعظم ہے۔
- اس امی پر جو مرکزی ارواحِ کائنات ہے اور جس کے بحرِ علوم و معارف کے سامنے سارے دانشوروں کی عقلیں ایک قطرہ کے مانند ہیں۔
- اس دریائے خلق عظیم پر جس نے قاتلوں اور جگر خوروں کو بخشش و مغفرت کا پروانہ دلایا۔
- اس محسن انسانیت پر جس نے مظلوموں کی فریاد پر لبیک کہا اور ان کو عزت و آبرو کی معراج عطا فرمائی۔
- اس سید المعصومین پر جس پر درود بھیجنا فرشتوں کے دلوں کا چین ہے۔
- اس ہادیٔ اعظم پر جس نے تھوڑی مدت میں اسلام کی روشنی کو سارہ خدائی میں پھیلا دیا۔
- اس صاحب قاب و قوسین پر جس نے اپنے رب کو اس شان سے دیکھا کہ دکھانے والے نے مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کہا۔
- اس معدنِ علوم و معارف پر جس کے علم و ادراک کی گہرائی کا سراغ فکرِ انسانی کی دسترس سے باہر ہے۔
- اس محبوب کبریا پر جس کی رضامندی کے لئے خالق دو جہاں نے وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی فرمایا۔
- اس رسول معصوم پر جس کی تقدس مآبی پر قدسیوں کو رشک آتا ہے۔
- اس مختار دو عالم پر جس کی انگلی کے اشارے پر چاند و سورج گردش کرتے رہے ہیں۔
- اس شہنشاہ کونین پر جس کی ڈیوڑھی پر چرند و پرند بھی فریاد کناں رہے ہیں۔
- اس جان مسیحا پر جس کے مبارک پاؤں کا دھوون زلالِ آبِ حیات ہے۔
- اس محبوب مکرم پر جن کی شان محبوبی دکھانے کے لئے بزم محشر قائم ہو گی۔
- اس شاہکار قدرت پر جس کی رفعت و عظمت کو قرآن عظیم میں وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ فرمایا۔
- اس مہمانِ خدا پر جس کے سواری کی لگام سید الملائکہ کے نورانی ہاتھوں نے تھامی۔
- اس سید المرسلین پر جن کے نورانی ہاتھوں میں حمد کا جھنڈا ہو گا اور اس کے سایہ تلے تمام انبیاء و مرسلین ہوں گے۔
- اس ذاتِ اقدس پر جس کے وجود مسعود سے بزم ہستی کو گرمی حیات ملی۔

Marfat.com

بار بھی دیکھ لے تو صحابیت کے مقامِ بلند کو پا جائے۔

❖ اس نبی آخر الزماں پر جس کی نبوت و رسالت پر خداوند عالم نے روزِ الست تمام انبیاء و مرسلین سے عہد و پیمان لیا۔

❖ اس تاجدارِ حسن و جمال پر جس کے لئے ناموس اکبر نے کہا:

''بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری''

پر خلوص شکریہ:

میں اپنے ان احباب و مخلصین کا پر خلوص شکریہ ادا کرنا اپنا اولین قرض سمجھتا ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تالیف و تکمیل میں میری اعانت فرمائی خاص طور سے برادر مکرم نیک دل شخصیت جناب نور محمد زکریا عرف نوری بھائی صاحب زید کرمہ صاحبزادہ عالی جناب مشفق کریم الحاج محمد الیاس زکریا صاحب زید مجدہ کا بے حد ممنون و مشکور ہوں کہ اس کتاب کی اولیں طباعت و اشاعت انہیں کی مرہون منت ہے۔ دعا گو ہوں مولائے کریم جل شانہ اپنے حبیب اکرم ﷺ کے طفیل موصوف کو اس مخلصانہ کارِ خیر پر اجر جزیل عطا فرمائے اور دونوں جہان کی برکتوں سے سرفراز فرمائے۔

بارگاہِ کبریا میں التجا:

آخر میں یہ بے نوا بندۂ حقیر اپنے پالنہار مولیٰ کی بارگاہ صمدیت میں بے شمار ہدیہ تشکر و امتنان پیش کرتے ہوئے بصد عجز و نیاز مستدعی ہے کہ اے خطاکاروں اور مجرموں پر عفو و کرم کے دریا بہانے والے ستار و غفار مولیٰ اپنے حبیب معظم ﷺ کے صدقے میں بغیر کسی استحقاق کے محض اپنی نوازشاتِ خسروانہ سے اس کتاب کو شرفِ قبولیت سے نواز دے اور مجھ گناہ گار کے لئے اور میرے والدین و اساتذہ کے لئے زادِ آخرت و سامانِ مغفرت بنا دے۔

رَبِّ اَوْزِعْنِی اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِی اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِی فِی ذُرِّیَّتِی اِنِّی تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

بندۂ ناچیز
محمد بشیر احمد نعیمی

Marfat.com

دُرود وسلام کے آداب

درود وسلام پڑھنے والے کے لئے بہتر ہے کہ وہ اپنے بدن، لباس اور مکان کو پاک وصاف رکھے اور مسواک کر کے خوب اچھی طرح وضو کرلے اور اگر کوئی شرعی عذر ہو تو تیمم کرلے پھر انتہائی ادب واحترام کے ساتھ حضور حبیب اکرم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرے۔ بغیر کامل طہارت کے درود شریف پڑھنا اور آپ ﷺ کا اسم مبارک لینا ادب کے خلاف ہے۔ تفسیر روح البیان میں حضرت سلطان محمود غزنویؒ کا ایک بڑا ایمان افروز واقعہ مذکور ہے علامہ اسماعیل حقی" (المتوفی 1137ھ تحریر فرماتے ہیں کہ سلطان محمود غزنوی کے چہیتے خادم ایاز کے ایک لڑکے کا نام محمد تھا جو شہی خدمت کے لئے مامور تھا۔ ایک دن سلطان محمود نے طہارت خانہ میں تشریف فرما ہو کر ارشاد فرمایا:

پسر ایاز رابگوئید تا آبِ طہارت بیارد

ترجمہ: ایاز کے بیٹے سے کہو وضو کے لئے پانی لائے۔

شاہانہ مزاج شناس ایاز یہ بات سن کر فکر میں ڈوب گیا اور یہ خیال کیا کہ شاید میرے بیٹے نے کچھ خطا کی ہے جس کی وجہ سے سلطان عالی جاہ اس سے ناخوش ہیں اور اسی لئے آج حسب معمول اس کا نام لے کر یاد نہیں فرمایا۔ ایاز اسی فکر میں مجسمۂ غم بنے ہوئے کھڑے تھے کہ سلطان محمود وضو سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے اور ایاز کو غمزدہ پاکر پوچھا کہ تمہاری پیشانی پر حزن وملال کے آثار کیوں ہیں؟ ایاز نے عرض کیا عالم پناہ نے آج غلام زادہ کو نام کے ساتھ یاد نہیں فرمایا اسی سبب سے غلام مضطرب ہے کہ شاید اس سے کوئی بے ادبی سرزد ہوگئی ہے جس کی وجہ سے عالی جاہ ناخوش ہوگئے۔ سلطان محمود نے مسکرا کر فرمایا ایاز مطمئن رہو نہ صاحبزادے سے کوئی فروگذاشت ہوئی ہے اور نہ ہی میں اس سے ناخوش ہوں۔ آج صاحبزادے سلمہٗ کو نام لے کر نہ بلانے کی وجہ یہ ہے کہ:

"وضو نداشتم واو نام محمد داشت مرا شرم آمد لفظ محمد بر زبان من گزرد وقتے۔ کہ بے وضو باشم"

ترجمہ: میں بے وضو تھا اور صاحبزادے کا نام محمد ہے مجھے شرم آئی

Marfat.com

ہے کہ بے وضو میری زبان سے سید الطاہرین ﷺ کا اسم گرامی ادا ہو۔

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی ست

ترجمہ: یعنی میں اگر ہزاروں مرتبہ مشک و گلاب سے کلی کر کے اپنا منہ صاف و ستھرا کرلوں پھر بھی آپ ﷺ کا نام نامی زبان پر لانا کمال بے ادبی ہے۔

کسی خوش عقیدہ شاعر نے اس شعر کی تضمین یوں کی ہے:

کروں کروڑ معطر دہن بمشک و گلاب
بساؤں لاکھ طرح پر دہن بمشک و گلاب
غرارے سو کروں وقت سخن بمشک و گلاب
ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبی

درود و سلام پڑھنے والے کا ظاہر و باطن ایک ہونا چاہئے یعنی جس طرح اپنی زبان سے درود و سلام پڑھے اسی طرح اپنے دل و دماغ کو بھی حب مصطفیٰ ﷺ سے سرشار رکھے اور درود و سلام پڑھتے وقت دل میں یہ سمجھے کہ وہ خود سرکارِ دو جہاں علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہو کر درود و سلام کا ہدیۂ عقیدت پیش کر رہا ہے اور سرکار بنفس نفیس بلا واسطہ اس کا درود و سلام سن رہے ہیں اور اگر اس مرتبہ میں نہ ہو تو کم از کم یہ ضرور سمجھے کہ حضور روح کائنات ﷺ اس کے درود و سلام کو ملاحظہ فرما رہے ہیں اور بلا واسطہ یا بالواسطہ اس کا درود و سلام بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش ہو رہا ہے۔

درود شریف میں سیدنا و مولانا کا اضافہ:

جب بھی نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک زبان سے ادا کریں تو اس سے پہلے سیدنا کہنا چاہئے، اسی طرح لکھتے وقت لفظ سیدنا اسم مبارک سے قبل تحریر کرنا بہتر ہے اور موجب ثواب ہے۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک قول ہے انہوں نے فرمایا

Marfat.com

کہ جب تم حضور پرنور ﷺ پر درود بھیجا کرو تو اسے سنوار لیا کرو میں امید کرتا ہوں کہ وہ ویسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ شریف)

ہم اپنے کسی بزرگ کا ذکر کریں تو کبھی ان کے نام سے نہیں کرتے ''بھائی جان نے یہ کہا'' اور قبلہ والد صاحب فرمایا کرتے تھے'' کہتے ہیں، پھر یہ کیسے مناسب ہے کہ دو جہاں کے مالک ومختار ومطاع ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ احترام وتکریم کے الفاظ استعمال نہ کئے جائیں۔

ا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا، میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور اس پر فخر نہیں کرتا۔ (ترمذی شریف، بخاری شریف)

ملا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سید کے معنی میں لکھا ہے سید وہ ہے جس کی بارگاہ میں لوگ اپنی حاجتیں پیش کریں۔ (شرح شفا بحوالہ یٰسین کانپوری، صلوٰۃ وسلام نمبر ۳۹)

علامہ خفاجی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ حضور سید العالمین ﷺ کی سیادت دنیا و آخرت میں تمام لوگوں کے لئے ہے، بلکہ ساری مخلوقات کے لئے ہے۔
(نسیم الریاض ص ۳۲۰ ج ۲)

اسی طرح بقول پروفیسر ابو بکر غزنوی، حضور ﷺ کو ''مولانا'' کہنا عین حسب ادب ہے۔ (اردو سلام ماہنامہ نعت لاہور حصہ دوئم ص ۴۰ نومبر ۱۹۸۹)

سیدنا کے معنی ہمارے سردار، درمختار میں ہے کہ لفظ سیدنا کی زیادتی افضل اور مستحب ہے اس لئے کہ ایسی چیز کی زیادتی جو واقعہ میں ہو وہ عین ادب ہے اور درود شریف کے بیان میں یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔

وندب السيادة لان زيادة الاخبار بالواقع عين سلوك الادب فهوا فضل من تركه، انتهى (درمختار ص ۴۷۹ ج ۱)

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے درود شریف کا جو صیغہ تعلیم فرمایا ان کے الفاظ میں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ مُحَمَّدٍ ہے۔

Marfat.com

(قیامت کے دن کی رفعت وعظمت اور سیادت وکرامت کا ظہور سب سے زیادہ ہوگا۔ اور اس دن آپ کی شان محبوبی ساری مخلوق سے انوکھی ہوگی) سیادت کبریٰ اور شفاعت عظمیٰ کا تاج آپ ہی کے سراقدس پر ہوگا۔ (سرکار اس سیادت عظمیٰ میں تمام لوگوں سے ممتاز ہوں گے یہاں تک کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام سے بھی ممتاز ومنفرد ہوں گے۔ لوگوں کی جائے پناہ ہونے میں کوئی آپ کا شریک ونظیر نہ ہوگا اور نہ کوئی اس کا ادّعا کر سکے گا۔ پس جس طرح اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ نے دنیا وآخرت اپنی ازلی وابدی ملکیت ہونے کے باوجود یہ ارشاد فرمایا: وَالْاَمْرُ یَوْمَئِذٍ لِلّٰہِ (اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہے) مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (اللہ روزِ جزا کا مالک ہے) اَلْمُلْکُ یَوْمَئِذِ الْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہے اور قیامت کے دن مالک ومولیٰ ارشاد فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمِ آج کس کی بادشاہت ہے۔ یہ سن کر سب اہل محشر خاموش رہیں گے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمائے گا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَھَّارِ اللہ واحد وقہار کی بادشاہت ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ دنیا وآخرت میں ازلی وابدی بادشاہت خدا ہی کی ہے۔ پھر خاص طور سے اس کو قیامت کے دن کے لئے بیان فرمانا اسی لئے ہے کہ آخرت میں دنیاوی بادشاہوں کے وہ دعوے ختم ہو جائیں گے جس کا اِدّعا دنیا میں باعتبار ظاہر وہ کرتے تھے اور ان پر یہ ظاہر ہو جائے گا کہ اِنَّھُمْ عَبِیْدٌ عَاجِزُوْنَ لَیْسَ لَھُمْ مِنَ الْاَمْرِ شَیْئٌ وہ سب عاجز بندے ہیں انہیں کچھ اختیار نہیں۔ ایسے ہی قیامت کے دن تمام اولین وآخرین حضور اقدس سید عالم ﷺ کے جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ آپ کی شفاعتِ عظمیٰ اور آپ کی پناہ چاہیں گے اور آپ آخرت میں بلا شرکت غیرے ساری خدائی کی جائے پناہ اور سید ہوں گے۔ اسی لئے سرکار نے باوجود دنیا وآخرت میں سید المخلوقات ہونے کے بالخصوص قیامت کے دن کے لئے اپنا سَیِّدُ وَلَدِ آدم ہونا بیان فرمایا۔

ایک شبہ کا ازالہ:

بعض ناہموار ذہنوں کو سنن ابوداؤد کی مندرجہ ذیل روایت سے یہ شبہ لاحق ہوتا ہے کہ حضور انور ﷺ کو سید کہنا جائز نہیں ہے۔ سنن ابوداؤد میں ہے۔

Marfat.com

حضرت ابومطرف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں ایک وفد کے ساتھ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں باریاب ہوا اور عرض کیا انت سیدنا آپ ہمارے سردار ہیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا السید اللہ سردار تو اللہ تعالیٰ ہی ہے......اس حدیث کی آڑ لے کر منکرین عدم جواز کا حکم کرتے ہیں حالانکہ ظاہر ہے کہ اس حدیث سے منکرین کا یہ استدلال کرنا کہ سید کا اطلاق حضور اکرم ﷺ کے لئے ممنوع ہے محض باطل ہے۔ کیونکہ حدیث مذکور میں سید سے مراد حقیقی اور مکمل سیادت ہے۔ اگر یہاں سید سے ذاتی و حقیقی سیادت نہ مراد لی جائے تو اس حدیث کا دیگر احادیث صحیحہ سے تعارض لازم آئے گا۔ آپ پچھلے صفحات میں حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد مبارک اَنَا سَیِّدُ وَلَدَ آدَمَ وَلاَ فَخرَ اور اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمُ القِیَامَۃِ کو ملاحظہ فرما چکے ذیل میں غیر اللہ کے لئے لفظ سید کے اطلاق پر مزید احادیث ملاحظہ کیجئے:

1- امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ حضرت امام حسنؓ آپ کے پہلو میں تھے حضور ایک مرتبہ لوگوں کی طرف نظر کرم فرماتے اور ایک مرتبہ اس شہزادۂ جمیل کی طرف نگاہِ شفقت فرماتے میں نے سنا سرکار نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ ابْنِی ھٰذا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللهُ اَنْ یَصْلُحَ بِہٖ فِتَیَنِ عَظْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

ترجمہ: میرا یہ فرزند سید اور اللہ تعالیٰ اس کی بدولت مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرائے گا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶۹)

2- حضرت سیدنا ابوسعیدؓ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے امام حسن و حسینؓ کے لئے ارشاد فرمایا:

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنِ سَیِّدا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ [1]

---

[1] مشکوٰۃ کے فاضل محشی مرقاۃ کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں انھم سید اھل الجنۃ سوی الانبیاء و الخلفاء الراشدین یعنی حسنین کریمینؓ انبیاء کرام اور خلفاء راشدین (علیہم السلام و رضی اللہ عنہم) کے علاوہ وہ تمام اہل جنت کے سردار ہوں گے۔

[2] حاشیہ مشکوٰۃ پر ہے واذا کانا سید الکھول فاولیٰ ان یکون سیدا الشبان اور جب حضرت ابوبکر و عمر تمام سن رسیدہ لوگوں کے سردار ہوں گے تو اولیٰ یہ ہے کہ وہ جوانوں کے بھی سردار ہوں گے۔

Marfat.com

ترجمہ: امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔

3- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے سرکار نے سیدہ خاتون جنتؓ سے ارشاد فرمایا:

يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضِيْنَ اَنْ تَكُوْنَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: اے فاطمہ رضی اللہ عنہا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام جنتی عورتوں کی سردار ہو۔

4- حضرت انسؓ سے مروی ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَ ا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ اِلَّا النَّبِيِّنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ (مشکوٰۃ ص ۵۶۰)

ترجمہ: حضرات ابوبکر و عمر انبیاء و مرسلین کے علاوہ تمام اولین و آخرین کے سردار ہوں گے۔

5- حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے (ابوسفیانؓ) کے لئے جب وہ حالت کفر میں تھے یہ ارشاد فرمایا:

هٰذَا الشَّيْخُ قُرَيْشٍ وَسَيِّدُهُمْ

ترجمہ: ابوسفیان قریش کے شیخ اوزان کے سردار ہیں۔ حضرات محدثین نے فرمایا کہ صدیق اکبرؓ کا یہ ارشاد فرمانا ایمان کی ترغیب کے لئے تھا۔

6- صحیح بخاری میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے آپ فرمایا کرتے تھے:

اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِى بِلَالًا

(مشکواۃ بحوالہ ص ۵۸۰)

ترجمہ: ہمارے سردار ابوبکر نے ہمارے سردار بلال کو آزاد کیا۔

7- بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اپنے آقا کو اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ نہ کہے (یعنی ا

Marfat.com

آقا کو لفظ رب کے ساتھ نہ بلائے) وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ بلکہ چاہیے کہ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ یعنی میرا سردار اور میرا آقا کہے۔

8- قرآن کریم میں بھی لفظ سَيِّد کو غیر اللہ کے لئے استعمال فرمایا گیا ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کے لئے ارشاد فرمایا:

سَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ (سورۂ آل عمران)

اور سردار ہوگا اور ہمیشہ عورتوں سے بچنے والا ہوگا اور نبی ہوگا صالحین کے ان براہین قاطعہ اور دلائل واضحہ سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے کہ غیر اللہ کے لئے سَيِّد بولنا جائز ہے بلکہ خود آقائے دو جہاں ﷺ نے آقا کو سیدی و مولائی کہنے کا صریحاً حکم صادر فرمایا ہے۔

اب رشد و ہدایت کے روشن ستاروں کے مبارک معمولات میں بھی ملاحظہ کر لیجئے کہ وہ مقدس حضرات حضور سرور عالم ﷺ کی روشن ستاروں کے مبارک معمولات میں بھی ملاحظہ کر لیجئے کہ وہ مقدس حضرات حضور سرور عالم ﷺ کی بارگاہِ عالی میں سید المرسلین اور سیدی کہہ کر اپنا معروضہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے تھے۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب عمل الیوم واللیلۃ میں یہ نقل فرمایا ہے کہ حضرت سہل بن حنیف؄ کا یہ معمول تھا کہ وہ سرکار کو یا سَيِّدِي کہہ کر شرفِ تخاطب حاصل کرتے تھے)

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو سابقین اولین میں سے بدری صحابی ہیں اور جن کا شمار جماعت صحابہ کے علماء کبار میں ہوتا ہے اور جن پر حضور اقدس ﷺ کو اس درجہ اعتماد تھا کہ سرکار نے ارشاد فرمایا جس چیز کو تمہارے لئے عبداللہ بن مسعود؄ پسند کریں میں بھی تمہارے لئے اس چیز کو پسند کرتا ہوں۔ (مستدرک ج ۳ ص ۳۱۹))

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِاسْتِنْبَاطِ فُرُوْعِهٖ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ یعنی کتاب و سنت سے مسائل فرعیہ کا استنباط سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن مسعود؄ عنہ نے کیا (ردالمحتار ج ۱ ص ۴۹)

تفقہ فی الدین کی اس عظیم المرتبت شخصیت نے حضور سید الانبیاء ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اس طرح درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا ہے:

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

مشہور محدث علامہ ولی الدین محمد بن عبداللہ عمری (المتوفی ۷۴۲ھ) نے اپنی مشہور کتاب المشکوٰۃ المصابیح میں حضور اکرم ﷺ کے فضائل کے بیان میں جو باب باندھا ہے اس کا نام ہی فضائل سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ رکھا ہے۔

الحاصل سرکار دو عالم کے نام اقدس سے پہلے سیدنا کا اضافہ کرنا نہ صرف جائز و مستحب ہے بلکہ اولیٰ و افضل ہے اور خیر القرون سے آج تک معمولات ابرار یہی رہا ہے کہ نام اقدس سے پہلے وہ لوگ لفظ سیدنا وغیرہ کا اضافہ کرتے رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں دلائل الخیرات شریف میں ایک بڑا عبرت ناک واقعہ مذکور ہے۔

حضرت شیخ الدلائل سید علی حریری مدنی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک ترکی مسلمان حضورِ اقدس ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ لفظ سیـدنـا نہیں پڑھتا تھا۔ بار بار اس کو سمجھایا گیا لیکن وہ باز نہیں آیا۔ ایک دن اس نے خواب میں سیدنا فاروق اعظمؓ کو دیکھا کہ وہ ایک چھرا اس کے پیٹ پر رکھ کر بڑے جاہ وجلال میں ارشاد فرماتے ہیں کہ تو سرکار کے نام اقدس سے پہلے سیـدنـا کیوں نہیں کہتا؟ وہ تو سید العالمین ہیں (ﷺ)۔ یہ خواب دیکھنے کے بعد اس پر شدید خوف طاری ہوا اور اس کی آنکھ کھل گئی۔ اور پھر اس نے خلوصِ دل سے توبہ واستغفار کیا اور نام اقدس سے پہلے سیدنا کہنے کا سختی سے پابند ہو گیا۔ سیدنا کی طرح مولانا کا لفظ بھی نام اقدس سے پہلے بڑھا دینا افضل ہے۔

ایک اور شبہ کا ازالہ:

بعض حضرات والی دو جہاں ﷺ کے نام اقدس سے پہلے لفظ مولانا کا اضافہ بھی ممنوع قرار دیتے ہیں۔ مانعین کو مَـا لَـكُـمْ مِـنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِـنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ وغیرہا آیات اور اَللّٰهُ مَـوْلَانَـا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ وغیرہ احادیث سے یہ شبہ لاحق ہوتا ہے کہ مولیٰ کا اطلاق غیر اللہ کے لئے ناجائز ہے حالانکہ ان کا یہ شبہ بھی بالکل باطل ہے۔ آیات واحادیث میں جہاں بھی مولیٰ کی نفی غیر اللہ سے کی گئی ہے وہاں مولیٰ رب اور کمال ولایت کے معنیٰ میں مستعمل ہے اور جہاں پر مولیٰ کا اطلاق غیر اللہ کے لئے کیا گیا ہے وہاں مولیٰ سے مراد آقا اور سردار وغیرہ کے ہیں۔ آپ بخاری شریف کے حوالہ سے حضور انور ﷺ کا ارشاد پاک وَلْيَقُلْ سَيِّدِيْ وَمَوْلَايَ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ ذیل میں غیر اللہ کے لئے مولیٰ کے اطلاق پر

Marfat.com

مزید دلائل ملاحظہ کیجئے:

1- عمران بن حصینؓ سے مروی ہے سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِنَّ عَلِیًّا مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶۴) بلاشبہ علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور علی ہر مومن کے ولی (مددگار) ہیں۔

اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت براء بن عازبؓ اور حضرت زید بن ارقمؓ سے مروی ہے اور اس کے آخر میں ہے کہ فاروق اعظمؓ نے سرکار کے ارشاد عالی کو سننے کے بعد مولیٰ علیؓ سے کہا هَنِیْئًا یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ اے علی مرتضیٰ آپ کے لئے مبارک ہو آپ نے ہر مومن اور ہر مومنہ کے لئے مولیٰ (مددگار) ہو کر صبح و شام کی (مشکوٰۃ)

2- علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رباحؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک جماعت مولیٰ علیؓ کی خدمت میں باریاب ہوئی اور اس نے یوں سلام عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَوْلَانَا اے ہمارے آقا آپ پر اللہ کی طرف سے سلامتی ہو۔ حضرت علیؓ نے ارشاد فرمایا میں تم لوگوں کا مولیٰ کیسے ہو سکتا ہوں تم عرب ہو۔ ان لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ کا یہ فرمان سنا ہے مَن کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ یعنی جس کا مولیٰ میں ہوں علی اس کے مولیٰ ہیں۔ حضرت رباحؓ فرماتے ہیں کہ جب وہ جماعت جانے لگی تو میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ انصار کی جماعت ہے اور اسی جماعت میں حضرت ابوایوب انصاریؓ بھی ہیں۔

حضرت علامہ ملا قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث مذکور کی تشریح میں نہایہ کے حوالہ سے مولیٰ کے چند معانی تحریر فرمائے ہیں۔ ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

۱۔ رَبٌّ پالنہار ۲۔ مَالِکٌ آقا

۳۔ سَیِّدٌ سردار ۴۔ مُنْعِمٌ احسان کرنے والا

۵۔ مُعْتِقٌ غلام آزاد کرنے والا ۶۔ نَاصِرٌ مدد کرنے والا

۷۔ مُحِبٌّ چاہنے والا (حاشیہ مشکوٰۃ بحوالہ مرقاۃ ص ۵۶۴)

اس تشریح سے ظاہر ہے کہ معانی کے اعتبار سے مولیٰ کا اطلاق عام ہے پس جس

Marfat.com

جگہ جو معنی مناسب ہوگا وہ مراد لیا جائے گا لہٰذا جب مولیٰ سردار وغیرہ کے معنی میں مستعمل ہو تو اس کا اطلاق نہ صرف اولیاء و انبیاء کی ذات بابرکات کے لئے محمود و مرغوب ہوگا بلکہ ان کے غلاموں کے لئے بھی مستحب و مستحسن ہوگا۔

اب غور فرمایئے جب مولیٰ کو سید و آقا کے معنی میں مقربانِ بارگاہِ الٰہی کے علاوہ دنیاوی آقاؤں کے لئے بھی بولنا جائز ہے تو بھلا اس محبوب معظم کے لئے کیسے ممنوع ہوگا جو خلاصۂ کائنات، ہادیٔ کونین، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، یتیموں کے ملجا، غریبوں کے ماویٰ، اشرفِ اصفیا، سرورِ انبیاء اور والیٔ کائنات ہیں ﷺ۔ حق تو یہ ہے کہ آپ کی ذات حق نما کے لئے نہ صرف یہ کہ سیدنا و مولانا وغیرہ کا استعمال کرنا بہتر و افضل ہے بلکہ آپ کے اوصافِ حمیدہ و کمالاتِ حسنہ کے پورے خدوخال کو ظاہر کرنے کے لئے انسانی لغات میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ اسی لئے دنیائے فصاحت و بلاغت کے عظیم شہسواروں کو یہ کہنا پڑا۔

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِی نَبِیِّھِمْ
وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِیْہِ وَاحْتَکِم

ترجمہ: نصاریٰ اپنے نبی کے بارے میں جو باطل اور غلط دعوے کرتے تھے ان کو چھوڑ کر جتنا چاہو خواہش کے مطابق سرکار کی تعریف کرو۔

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَاشِئْتَ مِن عِظَمٍ

ترجمہ: آپ کی ذاتِ اقدس کی طرف جس قدر چاہو شرف و بزرگی کو منسوب کرو اور آپ کے مرتبہ و وقار کی جانب جتنی بڑائی چاہو منسوب کرو۔ (علامہ شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ)

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کر دیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

(امام احمد رضا فاضل بریلویؒ)

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

Marfat.com

لَا یَمکِنُ الثناءُ کَما کانَ حَقُّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(اے حسن و جمال کے مالک اور اے نوعِ انسانی کے سردار، آپ کے روئے منیر سے چاند بھی نور کی بھیک مانگتا ہے۔

[آپ کی مدح و ثنا کما حقہ تو ممکن ہی نہیں ہے بس مختصر بات یہ ہے کہ خدا کے بعد سب سے زیادہ مرتبہ اور عظمت و کرامت آپ ہی کے لئے ہے)

یہ انمول جواہر پارے ان عظیم شخصیتوں کی زبان حق ترجمان سے بکھرے ہیں جو صدیق اکبر کی وارفتگی، فاروق اعظم کے جاہ وجلال، عثمانِ غنی کے جود و نوال اور مولیٰ علی کے علم وحکمت کے سچے وارث تھے۔ (رضی اللہ عنہم)

[درود و سلام پڑھنے کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے پڑھنے سے خداوند عالم کی خوشنودی و اطاعت اور حضور شفیع عاصیاں ﷺ کی رضامندی و شفاعت مطلوب و مقصود ہو)

(جب بھی حضور سید عالم ﷺ کا پاک نام لے یا لکھے تو پورا درود ﷺ لکھے اور پڑھے ہرگز ہرگز تساہلی و کاہلی سے صرف صلعم وغیرہ سے اشارہ نہ کرے۔ (اس سلسلہ میں مفصل بیان حدیث من صَلّی عَلَیَّ فِی کِتَابٍ الخ کے ضمن میں ملاحظہ کیجئے۔)

Marfat.com

باب اوّل

فضائل درود وسلام قرآن حکیم کی روشنی میں

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّہِمِ

۱ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ط

(من یقنت ۲۲، سورہ احزاب)

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر خوب درود وسلام بھیجو۔

خداوند عالم نے اس آیۃ کریمہ میں اپنے محبوب معظم ﷺ پر درود بھیجنے کی ابتداء اپنے مبارک نام سے فرمائی پھر پاک ومعصوم ملائکہ کے پیہم درود بھیجنے کا ذکر فرمایا تاکہ اپنے حبیب اکرم ﷺ کی رفعت وعظمت اور سیادت وکرامت کو ظاہر فرمائے اور امتِ رسولِ عربی کو یہ ترغیب دے کر وہ اپنے رسولِ رحمت ﷺ پر درود وسلام بھیج کر رب کریم کی عنایاتِ خاصہ کو حاصل کریں۔ چنانچہ جب بھی اہلِ ایمان آیۃ مذکورہ کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کے معانی پر غور کرتے ہیں تو وہ لازماً یہ محسوس کرتے ہیں کہ جب رسولِ اکرم ﷺ پر معصوم فرشتے مسلسل درود بھیجتے ہیں اور خود رب العالمین جل شانہ ہر شئے سے مستغنی ہونے کے باوجود ان پر درودِ دائمی نازل فرماتا ہے تو امت مسلمہ پر کیا لازم وضروری نہ ہوگا کہ وہ رسولِ رحمت ﷺ کی بارگاہِ بیکس پناہ میں بے شمار درود وسلام کا نذرانۂ عقیدت پیش کر کے رحمتِ خدا اور شفاعتِ مصطفیٰ کا حقدار بنے کیونکہ یہ تو سراپا محتاج اور عصیاں شعار ہے اور اس کو عذاب خدا سے نجات پانے کے لئے صرف حضور شفیع عاصیاں ﷺ کی شفاعت ہی کا آسرا و سہارا ہے۔ علامہ اسماعیل حقی" ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

وَاِنَّمَا بَدَأَ تَعَالیٰ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیۡہِ بِنَفۡسِہٖ اِظۡهَارًا لِشَرُفِهٖ وَمَنۡزِلَتِهٖ وَتَرۡغِیۡبًا لِاُمَّۃِ فَاِنَّہٗ تَعَالیٰ مَعَ اِسۡتِغۡنَائِہٖ اِذَا کَانَ مُصَلِّیًا عَلَیۡہِ کَانَ الۡاُمَّۃُ اَوۡلٰی بِہٖ لِاحۡتِیَاجِهِمۡ اِلٰی شَفَاعَتِهٖ

(روح البیان ج ۷ ص ۲۲۳)

ترجمہ: یعنی اللہ نے اپنے محبوب مکرم ﷺ کے شرف ومنزلت کو ظاہر فرمانے کے لئے امت مسلمہ کو ان پر درود بھیجنے کی ترغیب دینے کے لئے بذاتِ خود ان پر درود بھیجنے کی ابتداء فرمائی۔ پس جب باری تعالیٰ ہر شئے سے مستغنی ہونے کے باوجود اپنے رسول مجتبیٰ ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو امتِ مسلمہ جو رسول کریم ﷺ کی شفاعت کی محتاج وحاجت مند ہے وہ درود وسلام بھیجنے کی زیادہ حق دار ہے۔

زید سبب فرمود حق صَلُّوا عَلَیۡہِ کہ محمد بود محتاج الیہ

درود وسلام کی اہمیت:

۱ درود وسلام کی اہمیت اس بات سے بھی بخوبی واضح ہے کہ رب قدیر نے اس آیۃ مبارکہ کو لفظ اِنَّ سے شروع فرمایا اور اپنے اور ملائکہ کے درود بھیجنے کو صیغہ مضارع سے ذکر فرمایا۔ عربی زبان سے واقفیت رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ انّ جملہ تاکید کے لئے آتا ہے اور فعل مضارع استمرار ودوام کو بتلاتا ہے جس کا مفاد یہ ہوا کہ خداوند قدوس اور اس کے ملائکہ نبی آخر الزماں ﷺ پر ہمیشہ درود بھیجتے رہتے ہیں۔ چنانچہ علامہ شامیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آیۃ کریمہ میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کو لفظ مضارع سے بیان فرمایا جو استمرار ودوام کا فائدہ دیتا ہے اور کلام کو جملہ اسمیہ سے شروع فرمایا جو تاکید کا فائدہ دیتا ہے۔ مزید برآں اس کی ابتداء لفظ انّ سے فرمائی جو مزید تاکید پر دلیل ہے۔

وَهٰذَا دَلِیۡلٌ عَلٰی اَنَّہٗ سُبۡحَانَہٗ لَا یَزَالُ مُصَلِّیًا عَلٰی رَسُوۡلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: اور یہ اس امر پر دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنے پیارے رسول ﷺ پر درود بھیجتا رہتا ہے۔

(رد المحتار جلد اول ص ۵۲۰)

Marfat.com

نیز درود و سلام کی اہمیت اس امر سے ظاہر ہوتی ہے کہ مالک ارض و سماء نے قرآن حکیم میں نماز، روزہ اور دیگر فرائض کے احکامات کو بیان فرمایا اور ان پر عمل کرنے کی مومنین کو سخت تاکید بھی فرمائی لیکن ان میں سے کسی بھی عمل میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کے ساتھ اپنی شرکت کو ذکر نہیں فرمایا مثلاً اللہ تعالیٰ نے تمام فرائض میں سب سے زیادہ تاکید نماز کی فرمائی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: حَافِظُوا عَلَى الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى نمازوں کی حفاظت کرو خصوصاً نماز عصر کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس فرض موکد کے بارے میں یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نماز پڑھتے ہیں لہٰذا تم بھی نماز پڑھو۔ اسی طرح دوسرے فرائض زکوٰۃ وغیرہ کو بھی صرف مومنین کے لئے مخصوص کیا اور اس میں اپنی شمولیت کا ذکر نہیں فرمایا کیونکہ یہ تمام احکام صرف بندوں کے لئے مخصوص ہیں اور خالق کائنات جل شانہٗ کی شانِ الوہیت کے خلاف ہیں۔ لیکن اپنے محبوب صاحبِ لولاک ﷺ پر درود بھیجنے کے مبارک عمل کو یہ اعزاز و اکرام عطا فرمایا کہ پہلے خود اپنے پھر اپنی معصوم مخلوق فرشتوں کے متواتر درود بھیجنے کو بیان فرمایا اور پھر اس کے بعد مومنین کے لئے یہ تاکیدی حکم جاری فرمایا: يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی اے ایمان والو تم بھی پیارے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں خوب درود و سلام بھیجو۔

درود و سلام افضل عبادات ہے:

یہی وجہ ہے کہ درود و سلام تمام عبادتوں سے افضل و اشرف ہے۔ چنانچہ حضرت سہل بن عبداللہ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

> الصلوٰة علی (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل العبادات لان اللہ تولاہٗ ھو وملائکتہ ثم امر بسائرا العبادات ولم یفعلہ بنفسہ

> ترجمہ: نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا تمامی عبادات سے افضل ہے کیونکہ درود بھیجنا خود اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کا پسندیدہ فعل ہے اور دوسری عبادات ایسی نہیں ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے تمامی عبادات کے کرنے کا حکم صادر فرمایا لیکن اس نے بذاتِ خود ان میں سے کسی کو نہیں کیا۔

Marfat.com

اب غور فرمایئے کہ جب سارے جہاں کے خالق ہی نے رسولِ اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کو اپنا پسندیدہ اور محبوب فعل قرار دے دیا تو بھلا درود و سلام بھیجنے کی فضیلت و اہمیت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

ایک قابلِ غور پہلو:

یہاں یہ پہلو قابلِ غور ہے کہ جب خالق کائنات جل شانہٗ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی تو ان کے فضل و شرف حرمت و بزرگی کو ظاہر فرمانے کے لئے تمام فرشتوں سے ان کا سجدۂ تعظیمی کرایا۔ گروہ ملائکہ سے ارشاد فرمایا:

اُسۡجُدُوا لِاٰدَمَ ، آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرو فَسَجَدَ الۡمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمۡ اَجۡمَعُوۡنَ تو جتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدہ میں گر گئے ۔ اِلَّآ اِبۡلِيۡسَ اَبٰى اَنۡ يَّكُوۡنَ مَعَ السّٰجِدِيۡنَ سوائے ابلیس کے اس نے سجدہ کرنے والوں کا ساتھ نہ دیا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے سجدۂ تعظیمی کروا کر حضرت آدم علیہ السلام کو بہت بڑا اعزاز عطا فرمایا لیکن ان سے بھی بڑا اعزاز حضور سید المرسلین ﷺ کو خود ان پر درود بھیج کر عطا فرمایا۔

سیدی علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

وَهٰذَا لِتَشۡرِيۡفُ الَّذِىۡ شَرَّفَ اللّٰهُ بِهٖ نَبِيَّنَا عَلَيۡهِ السَّلَامُ اَفۡضَلُ مِنۡ تَشۡرِيۡفِ آدَمَ عَلَيۡهِ السَّلَامُ بِاَمۡرِ الۡمَلَا ئِكَةِ بِالسُّجُوۡدِ لَهٗ لِاَنَّهٗ لَا يَجُوۡزُ اَنۡ يَّكُوۡنَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَعَ الۡمَلَائِكَةِ فِىۡ التَّشۡرِيۡفِ وَقَدۡ اَخۡبَرَ تَعَالٰى عَنۡ نَفۡسِهٖ بِالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِىِّ ثُمَّ عَنِ الۡمَلَا ئِكَةِ

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیج کر جو عظمت و کرامت عطا فرمائی وہ سیدنا آدم علیہ السلام کے اس شرف و بزرگی سے جو ان کو فرشتوں سے سجدہ کروا کر عطا فرمائی زیادہ کامل ہے اس لئے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے میں اللہ تعالیٰ ملائکہ کے ساتھ شامل نہیں رہا کیونکہ یہ فعل شانِ الوہیت کے منافی ہے جبکہ نبی کریم ﷺ پر پہلے خود درود بھیجا پھر فرشتوں کو درود بھیجنے کا حکم جاری فرمایا۔

Marfat.com

قابلِ غور امر:

صاحب روح البیان کے اس ایمان افروز بیان کے علاوہ یہاں یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے سیدنا آدم علیہ السلام کے لئے سجدۂ تعظیمی صرف ایک بار کرایا پھر دوبارہ کبھی نہیں کرایا لیکن خیر الانبیاء ﷺ پر درود بھیجنا نہ صرف ملائکہ کا بلکہ اپنا بھی دائمی اور محبوب مشغلہ بیان فرمایا جیسا کہ آیت مذکورہ میں لفظ یصلون (جس میں استمرار پایا جاتا ہے) سے ظاہر ہے مزید برآں تمام اہل ایمان کے لئے دائمی و استمراری طریقے پر درود و سلام بھیجتے رہنے کا تاکیدی حکم صادر فرمایا۔

قابلِ توجہ نکتہ:

یہاں یہ نکتہ بھی قابلِ توجہ ہے کہ وہ حکم (سجدۂ تعظیمی) جس میں صرف ملائکہ شامل تھے اور جو صرف ایک بار کے لئے تھا اس حکم کے نہ ماننے والے اور نہ کرنے والے پر رحمان و رحیم مولیٰ نے اپنی رحمت و غفران کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا اور اس کے گلے میں لعنتی طوق ڈال کر مردود بارگاہ کر دیا حالانکہ وہ زاہدوں اور عابدوں کا سردار اور معصوم متعلموں کا معلم تھا۔ اس ازلی بدبخت پر خدائی قہر و غضب ان الفاظ میں نازل ہوا:

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ وَإِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ.

ترجمہ: تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بے شک تجھ پر قیامت تک لعنت ہے۔

غور کیجئے جب صرف فرشتوں کو دیئے گئے حکم (سجدۂ تعظیمی) کی نافرمانی کرنے والے بہت بڑے موحد اور زاہد سے ہمیشہ کے لئے رحمت پروردگار روٹھ گئی۔ اور لعنت و پھٹکار ہمیشہ کے لئے اس کا مقدر بن گئی حالانکہ اس نے خود سجدہ تعظیمی کرنے سے انکار کیا تھا لیکن دوسروں کو اس کے کرنے سے منع نہیں کیا تھا تو اس حکم یعنی درود و سلام کے بھیجنے سے انکار کرنے والے اور اس سے لوگوں کو روکنے والے خدائی مار سے کیسے بچ سکتے ہیں جبکہ درود بھیجنے میں جن و انس اور ملائکہ کے ساتھ خود باری تعالیٰ عز اسمہ بھی اپنی شانِ کبریائی کے ساتھ شامل ہے:

Marfat.com

فَاعْتَبِرُوا يٰاُولِي الْاَلْبَابِ

تو عبرت پکڑو اے عقل والو

شبہ کا راز:

ممکن ہے کسی کے ذہن میں یہ شبہ وارد ہو کہ جب اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اور اس کے معصوم فرشتے نبی کریم ﷺ پر کروڑہا کروڑ بار مسلسل درود پاک بھیجتے ہیں تو ہم معصیت شعاروں کے درود و سلام بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ہم سیاہ کاروں کا بارگاہِ رسالتمآب ﷺ میں ہدیۂ درود و سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا سرکارِ دو عالم ﷺ کی ضرورت کی بناء پر نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کی تعظیم و تکریم کے اظہار کے لئے ہے۔ اگر ضرورت کی وجہ سے درود و سلام پیش کیا جاتا پھر تو فرشتوں کے درود کی بھی ضرورت نہ ہوتی کیونکہ مالکِ ارض و سماء اپنی علوِ شان کے مطابق خود ہی اپنے محبوب پر درود بھیجتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اس ذاتِ بے ہمتا کا ایک ہی بار درود بھیجنا ساری خدائی کے کروڑہا بار درود و سلام بھیجنے سے کہیں زیادہ ارفع و اعلیٰ ہے کیونکہ جس طرح اس کی ذات پاک وحدہٗ لاشریک اور لامحدود ہے اسی طرح اس کے افعال و صفات بھی مقدور اور محدود کے دائرہ سے باہر ہیں۔

امام فخر الدین رازیؒ درود پاک پڑھنے کی غرض و غایت کو ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ لَیْسَ لِحَاجَتِہٖ اِلَیْھَا وَاِلَّا فَلَا حَاجَۃَ اِلٰی صَلٰوۃِ الْمَلَائِکَۃِ مَعَ صَلٰوۃِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاِنَّمَا ھُوَ لِاِظْھَارِ تَعْظِیْمِہٖ کَمَا اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَوْجَبَ عَلَیْنَا ذِکْرَ نَفْسِہٖ وَلَا حَاجَۃَ لَہٗ اِلَیْہِ وَاِنَّمَا ھُوَ لِاِظْھَارِ تَعْظِیْمِہٖ مِنَّا وَشَفْقَۃٌ عَلَیْنَا لِیُثِیْبَنَا عَلَیْہِ وَلِھٰذَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ مَرَّۃً

(تفسیر کبیر ج ۶ ص ۵۸۹)

ترجمہ: یعنی حضور انور ﷺ پر درود بھیجنا حضور کی ضرورت کی بناء پر نہیں ہے ورنہ اللہ جل شانہٗ کے درود کی موجودگی میں فرشتوں کے

Marfat.com

درود کی بھی ضرورت نہ ہوتی۔ اللہ جل شانہٗ کے درود کی موجوگی میں بلاشبہ ہمارا درود بھیجنا آپ کی تعظیم کے اظہار کے لئے ہے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پاک کا ذکر کرنا ہم پر ضروری ٹھہرایا حالانکہ اس کو ہمارے ذکر کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارا ذکرِ الٰہی کرنا محض اللہ کی تعظیم کے اظہار کے لئے ہے اور یہ اس کی ہم پر عین شفقت ہے کہ وہ ہمیں اس پر ثواب عطا فرماتا ہے۔ اسی لئے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔

امتِ مسلمہ کا درود وسلام تقرب الی اللہ کے لئے ہے:

چنانچہ ائمہ دین ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور فخر کائنات ﷺ پر امت مسلمہ کا درود وسلام بھیجنا اپنے فائدہ اور اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لئے ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

اِنَّ نَفعَ الصَّلوٰةِ غَیرُ عَائِدٍ لَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ بَل لِلْمُصَلِّی فَقَط اِنَّ الْمَقْصُوْدَبِهَا التَقَرُّبُ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی لاَ کَسَائِرِ الاَدْعِیَةِ الَّتِی یُقْصَدُ بِهَا نَفعُ الْمَدْعُولَهٗ

ترجمہ: یعنی درود پاک کا فائدہ سرکار کی ذاتِ اقدس کی طرف راجع نہیں ہے بلکہ اس کا نفع بلاشبہ صرف درود خواں کی طرف ہے اور یقیناً درود پڑھنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کا مقرب بننا ہے۔ دوسری دعاؤں کی طرح مدعولہ (جس کے لئے دعا کی جائے) کو فائدہ پہنچانا نہیں ہے۔

علامہ شامیؒ کے اس بصیرت افروز کلام سے خوب ظاہر ہے کہ ہم سیہ کاروں کا سرکار اعظم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانۂ عقیدت پیش کرنا اپنے لئے سامانِ مغفرت اور توشۂ آخرت جمع کرنا ہے اور دنیا وآخرت میں رب کریم کی رحمت وغفران کا مستحق بننا اور سرمایۂ نجات حاصل کرنا ہے۔

Marfat.com

معصوم فرشتے درود کیوں بھیجتے ہیں؟:

واضح رہے کہ درود پاک کا ورد کرنا صرف خطاء ونسیان کے خوگر انسانوں کے دل کا قرار وسکون اور سرمایۂ نجات نہیں ہے بلکہ خداوند عالم کی معصوم ونوری مخلوق کے دل کا سکھ و چین اور سامانِ راحت بھی حضور رحمت عالم ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔ یہ معصوم مخلوق بھی قضاء و قدر کے نوازل سے ہمہ وقت خوف زدہ رہتی ہے اور شب و روز شیطانِ لعین پر لعنت و پھٹکار کی مار اور ہاروت و ماروت پر عذاب نار جیسے واقعات سے خدا کی پناہ مانگتی ہے اور اپنے دل مضطرب کو اطمینان وسکون دینے کے لئے ہر وقت حضور رحمۃ للعالمین ﷺ پر درود پاک بھیجتی رہتی ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے:

خَائِفُوْنَ کَبَنِی آدَمَ مِنْ نَوَازِلِ الْقَضَاءِ وَمُسْتَعِذُوْنَ مِنْ مِثْلِ وَاقِعَةِ اِبْلِيْسَ وَهَارُوْتَ وَمَارُوْتَ فَاحْتَاجُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِىِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَحْصُلَ بِهِمْ جَمْعَةُ الْخَاطِرِ وَالْحِفْظُ مِنَ الْمِحَنِ وَالْبَلِيَّاتِ بِبَرَكَةِ الصَّلٰوَاتِ

ترجمہ: یعنی انسانوں کی طرح فرشتے بھی قضاء وقدر کے حوادثات سے ڈرتے ہیں اور شیطانِ لعین اور ہاروت و ماروت کے جیسے واقعات کے ظاہر ہونے سے خدا کی پناہ چاہتے ہیں۔ فرشتے بھی حضور اقدس ﷺ پر درود بھیجنے کے لئے ضرورت مند ہیں تاکہ انہیں درود شریف کی برکت سے رنج وبلیات سے تحفظ اور دل جمعی رہے۔

اس بصیرت افروز بیان سے معلوم ہوا کہ مصائب و آلام، بلیات وحوادث سے محفوظ رہنے کے لئے درود پاک کا پڑھنا۔ وہ نسخہ کیمیا ہے جس کو خدا کی معصوم مخلوق انسانوں کی پیدائش سے بہت پہلے سے اپنا حرز جاں بنائے ہوئے ہے اور اس کے فیوض وبرکات سے مستفیض ہوتی رہتی ہے اور ہمیشہ مستفیض ہوتی رہے گی۔ آیئے اب یہ دیکھیں کہ درود پاک بھیجنے کی ابتداء کب ہوئی؟

درود پاک کی ابتداء کب ہوئی؟:

یہ تو مسلم ہے کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے نورِ مصطفیٰ ﷺ کو ساری کائنات سے پہلے پیدا فرمایا اگرچہ اس دنیا میں آپ ﷺ کی بعثت طیبہ تمام انبیاء ومرسلین

Marfat.com

علیہم السلام کے بعد ہوئی آپ ﷺ کا نور پاک اس دنیا میں جلوہ افروز ہونے سے کروڑوں سال پہلے عالم غیب میں ایک تابناک ستارہ کی شکل میں جگمگاتا رہا۔ مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہؓ بیان فرماتے ہیں:

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَالَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَاجِبْرِيْلُ كَمْ عُمْرُكَ مِنَ السِّنِيْنَ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ لَسْتُ اَعْلَمُ غَيْرَ اَنَّ فِي الْحِجَابِ الرَّابِعِ نَجْمًا يَطْلَعُ فِي كُلِّ سَبْعِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَرَّةً رَأَيْتُهُ اِثْنَيْنِ وَسَبْعِيْنَ اَلْفَ مَرَّةٍ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَاجِبْرِيْلُ وَعِزَّةِ رَبِّي اَنَا ذَالِكَ الْكَوَاكَبُ

حضور مقصود کائنات ﷺ نے جبریل امیں سے پوچھا اے جبریل بتاؤ تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبریل امیں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے اپنی عمر معلوم نہیں ہے ہاں یہ معلوم ہے کہ چوتھے حجاب میں ایک تارا تھا جو ستر ہزار (۷۰۰۰۰) برس میں ایک بار چمکا کرتا تھا اس تارے کو میں نے بہتر ہزار (۷۲۰۰۰) مرتبہ چمکتے دیکھا ہے۔ گویا جبریل امیں علیہ السلام نے بارگاہِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں یہ معروضہ پیش کیا کہ میری عمر بہت لمبی ہے۔ اس وقت میری عمر پانچ ارب چار کروڑ (۵۰۴۰۰۰۰۰۰۰) سال سے بھی زیادہ ہے حضور روحِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جبریل میرے رب کی عزت وجلال کی قسم میں وہی تارا ہوں۔

الحاصل نورِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ساری کائنات سے پہلے پیدا فرمانے کے بعد سب سے پہلے خود ذاتِ باری تعالیٰ نے اپنے محبوب کے نور پاک پر درود کا تحفہ بھیجا جس کی ابتداء کا علم صرف اسی ذات لم یزل کو ہے۔

ملائکہ کے درود کی ابتداء:

البتہ فرشتوں کے درود بھیجنے کی ابتداء اس وقت ہوئی جب نورِ محمدی ﷺ پیشانی آدم علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا۔ سیدی علامہ اسماعیل حقیؒ ارشاد فرماتے ہیں:

لَمَّا خُلِقَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَاَوْا نُوْرَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى جَبِيْنِهٖ فَصَلُّوْا عَلَيْهِ وَقْتَئِذٍ فَلَمَّا تَشَرَّفَ بِخِلْقَةِ الْوُجُوْدِ قِيْلَ لَهُمْ هٰذَا هُوَ الَّذِي كُنْتُمْ تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ

Marfat.com

نُوْرٌ فِی جَبِیْنِ آدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَصَلُّوا وَھُوَ مَوْجُوْدٌ بِالْفِعْلِ فِی الْعَالَمِ

ترجمہ: جب خداوند عالم نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا فرشتوں نے پیشانیٔ آدم علیہ السلام میں نورِ مصطفیٰ ﷺ کو جلوہ نماز دیکھا اسی وقت فرشتوں نے حضور سرورِ کائنات ﷺ پر درود بھیجا۔ پھر جب آپ خلعتِ وجود سے مشرف فرمائے گئے تو فرشتوں سے کہا گیا کہ یہ وہی نورِ مبین ہے جس پر تم اس وقت درود بھیجتے تھے جب وہ پیشانیٔ آدم علیہ السلام میں جلوہ افروز تھا اور اب وہی نورِ خدا بشکلِ مصطفیٰ (ﷺ) دنیا میں جلوہ افروز ہے۔ ان پر درود بھیجو۔ یہ ہے بارگاہِ عالی نبوی میں ملائکہ کے درود بھیجنے کی تاریخ اور اب مومنین کے درود و سلام بھیجنے کی ابتداء بھی معلوم کر لیجئے۔

مومنین کو درود و سلام پڑھنے کا حکم کب ملا؟:

بارگاہِ اقدس میں مومنین کے درود و سلام بھیجنے کی ابتداء کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔ علامہ شہاب الدین خفاجیؒ حضرت ابوذرؓ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ حضور سرورِ انبیاء ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کی ابتداء ہجرت کے پانچویں سال مدینہ منورہ میں ہوئی اور بعض علماء نے فرمایا کہ درود و سلام پڑھنے کی ابتداء مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ کیونکہ درود پڑھنے کا بیان معراج والی حدیث میں آیا ہے۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۴۳)

اور علامہ شامیؒ نے ردالمحتار میں ارشاد فرمایا ہے ہے کہ ماہ شعبان ۲ھ یا شب معراج حضور انور ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم صادر ہوا ہے۔ (ردالمحتار ج ۱ ص ۵۱۵)

امت مسلمہ کی اعزازی خصوصیت:

جس طرح تمام انبیاء مرسلین علیہم السلام میں صرف حضور اشرف انبیاء ﷺ کو یہ خصوصیت عطا فرمائی گئی کہ آپ ﷺ پر درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ اسی طرح تمام امتوں میں صرف امت رسولِ عربی ﷺ کو یہ اعزاز بخشا گیا کہ وہ اپنے رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں درود و سلام کا ہدیہ پیش کر کے سعادتِ دارین حاصل کرے اور یہ اعزاز اس شانِ کریمی کے ساتھ عطا فرمایا گیا کہ خود اعزاز دینے والا رب العالمین جل جلالہ بھی

Marfat.com

اپنے فرشتوں کے ساتھ اس میں شامل ہے۔ صاحبؒ نسیم الریاض فرماتے ہیں:

وَهٰذَا مِمَّا خُصَّ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ كُلِّهِمْ فَاِنَّهٗ لَمْ يُشْرَعْ ذَالِكَ لِاُمَمِهِمْ وَاِنْ كَانَتِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِمْ مَشْرُوْعَةً

ترجمہ: تمام انبیاء و مرسلین علیہم اسلام میں صرف حضور اقدس ﷺ کو یہ خصوصیت عطا فرمائی گئی ہے کہ آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام پر درود بھیجنا اگرچہ مشروع ہے لیکن ان کی امتوں کو اس کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔

رب کریم کی خاص بندہ نوازی:

درود و سلام بھیجنے کے سلسلے میں رب کریم کی امتِ مسلمہ پر خاص نوازش خسروانہ یہ بھی ہے کہ درود و سلام پڑھنے کے لئے کسی حالت و ہیئت کو مخصوص نہیں فرمایا۔ یعنی درود و سلام پڑھنے کے لئے یہ قید نہیں لگائی گئی کہ بیٹھ کر پڑھو یا لیٹ کر پڑھو یا کھڑے ہو کر پڑھو بلکہ مطلقاً تمام بندوں کو درود و سلام پڑھنے کا حکم دیا جا چکا ہے وہ تندرست ہوں یا بیمار، صحیح الاعضاء ہوں یا مفلوج، سیدھی کمر والے ہوں یا کوزہ پشت جیسے بھی ہوں اور جس حالت میں بھی ہوں انہیں اپنے حبیب مکرم کی بارگاہِ اقدس میں صلوٰۃ و سلام پڑھنے اور اس کے عوض اپنی رحمت کاملہ کے فیضانِ عام سے مالا مال ہونے کا پورا پورا موقعہ عطا فرمایا اب اگر کوئی حرماں نصیب بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھنے پر معترض ہو یا منع کرے تو وہ رب کریم کے لطفِ عمیم اور کلام اللہ کے حکمِ مطلق کو مشروط و مقید کرنے کی جرأت کر رہا ہے اور اپنی جانب سے کتاب اللہ میں زیادتی کر کے عذابِ نار کا مستحق بن رہا ہے۔

فَاتَّقُوْا يٰاُولِي الْاَبْصَارِ

اے اہلِ نظر خوف کرو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ پڑھنے کی وجہ:

آیۃ مذکورہ میں درود و سلام پڑھنے کا حکم ہے لیکن اس کے پڑھنے کا طریق مذکور نہیں ہے۔ حضرت کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ جب آیۃ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ الخ نازل ہوئی تو ہم سب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

Marfat.com

اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْکَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ الصَّلوٰةُ عَلَيْکَ يَارَسُوْلَ اللهِ

ترجمہ: یارسول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ ہمیں معلوم ہے کیونکہ التحیات میں ہم آپ پر سلام بھیجتے ہیں لیکن آپ پر درود بھیجنے کا انداز ہمیں معلوم نہیں ہے۔ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قُوْلُو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ الخ کہو اے اللہ تو درود نازل فرما محمد (مصطفیٰ ﷺ) پر اور درود نازل فرما محمد (مصطفیٰ ﷺ) کی آل پر۔

(بخاری شریف ج ۲ ص ۷۰۸)

اس حدیث پاک میں حضور پر نور ﷺ نے صحابہ کرام کو درود پڑھنے کا جو طریقہ بتلایا اس میں مومنین نُصَلِّی عَلٰى سَيِّدنا مُحَمَّدٍ (ہم درود بھیجتے ہیں اپنے آقا حضرت محمد ﷺ پر) کے بجائے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سیدنا) محمد الخ پڑھتے ہیں جس کا حاصل یہ ہوا کہ مومنین بجائے خود درود و سلام بھیجنے کے پھر اللہ تعالیٰ ہی سے التجا کرتے ہیں کہ اے بندہ نواز تو خود ہی اپنے محبوب پر صواۃ کو نازل فرما۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ ہم اللہ جل شانہ کے حکم کی اطاعت میں درود و سلام پڑھنے کے بجائے اس باری تعالیٰ عزاسمہ سے یہ التجا ہی کرتے ہیں کہ اے بندہ نواز تو خود ہی اپنے محبوب پر درود نازل فرما۔

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہم سراپا معصیت شعار ہیں۔ ہماری گناہ آلودہ زبان اس لائق بھی نہیں ہے کہ ہم اس سے حضور سید الطاہرین ﷺ کا مقدس نام لے سکیں چہ جائیکہ اس سے آپ کی ارفع و اعلیٰ شان کے لائق درود و سلام پیش کرسکیں۔ اسی لئے ہم مالکِ ارض و سماء کی بارگاہ مقدس میں عرض کرتے ہیں کہ اے رب قدیر تو تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے تیری ذات ہر عیب و نقص سے پاک و منزہ ہے اور تیری ذات ازلی و ابدی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی لہٰذا تیرا درود بھیجنا بھی کامل اور دائمی ہوگا۔ تو ہی حضور پیغمبر اعظم و آخر ﷺ پر ان کی شایانِ شان درود کو نازل فرما تاکہ نبی رحمت پر نزولِ رحمت کا سلسلہ ہمیشہ قائم رہے۔ علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

لِاَنَّہٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَاهِرٌ لَاعَيْبَ فِيْهِ وَنَحْنُ فِيْنَا

Marfat.com

الْمَعَائِبُ وَالنَّقَائِصُ فَكَيْفَ مَنْ فِيْهِ مَعَائِبٌ عَلٰى طَاهِرٍ فَنَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ لِتَكُوْنَ الصَّلٰوةُ عَنْ رَبٍّ طَاهِرٍ عَلٰى نَبِيٍّ طَاهِرٍ (القول البدیع ص ۶۵)

ترجمہ: حضور طاہر و مطہر ﷺ ہر نقص و عیب سے پاک و مبرا اور طیب و طاہر ہیں اور ہم عیوب و نقائص کے مجسمے ہیں۔ ہم عیب و گناہ سے آلودہ انسان حضور اقدس ﷺ کی پاک بارگاہ کے لائق درود و سلام نہیں بھیج سکتے اس لئے خداوند قدوس کی بارگاہِ مقدس میں درود نازل فرمانے کی التجا پیش کرتے ہیں تاکہ رب طاہر کی جانب سے نبی طاہر پر ان کی شایانِ شان درود نازل ہو۔

سَلَامٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ نَحْوَجَنَابِهٖ لِاَنَّ سَلَامِيْ لَا يَلِيْقُ بِبَابِهٖ

صلوٰۃ کے معنی:

آیۂ مذکورہ میں لفظ صلوٰۃ کو تین جانب منسوب کیا گیا ہے: اوّل اللہ جل شانہ کی طرف، دوئم: فرشتوں کی جانب، سوئم: مومنین کی طرف۔

لغوی و شرعی معنی کے لحاظ سے صلوٰۃ کی نسبت اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طرف کرنی درست نہیں ہے کیونکہ لغت میں صلوٰۃ کے معنی دعا کے آتے ہیں۔ اور شریعت کی اصطلاح میں صلوٰۃ عبادت مقصودہ (نماز) کے معنی میں بولی جاتی ہے۔ اگرچہ صلوٰۃ کے لئے لغوی و شرعی اصطلاح الگ الگ ہے لیکن مآل دونوں کا ایک ہی ہے یعنی رب کی بارگاہ میں دعا کرنا اور ان دونوں معنی کے اعتبار سے صلوٰۃ کی نسبت خدائے پاک کی جانب کرنی درست نہیں ہے۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلصَّلٰوةُ اَلدُّعَا دُيُقَالُ فِي اللُّغَةِ صَلّٰى عَلَيْهِ اَیْ دَعَا وَهٰذَا الْمَعْنٰى غَيْرُ مَعْقُوْلٍ فِي حَقِّ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّهٗ لَايَدْعُوْلَهٗ لِاَنَّ الدُّعَا لِلْغَيْرِ طَلَبُ نَفْعِهٖ مِنْ ثَالِثٍ

ترجمہ: صلوٰۃ کے معنی دعا کے ہیں لغت میں صَلّٰى عَلَيْهِ کو دَعَا لَهٗ (اس کے لئے دعا کی) کے معنی میں بولا جاتا ہے اور یہ معنی حق سبحانہ تعالیٰ کے لئے متصور نہیں ہوئے۔ اس لئے بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ خدائے پاک کسی نبی کے لئے دعا نہیں فرماتا کیونکہ دعا کہتے ہیں

Marfat.com

اپنے غیر کے لئے تیسرے سے نفع چاہنا۔

امام رازی کے اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ صلوٰۃ کی اپنے معنی لغوی (دعا) کے لحاظ سے خدائے ذوالجلال کی ذات پاک کی جانب نسبت نہیں ہوسکتی۔ رہا معنی شرعی کے اعتبار سے اس کے منسوب ہونے کا سوال؟ تو یہ بداہتہً باطل ہے۔ کیونکہ صلوٰۃ اصطلاح شرعی میں عبادتِ مقصودہ کا نام ہے اور ظاہر ہے کہ عبادت کرنی معبود کی صفت نہیں بلکہ عابد کی صفت ہے۔ پس ثابت ہوگیا کہ آیۃ مذکورہ میں صلوٰۃ کے لغوی و شرعی دونوں معانی مراد نہیں ہیں تو اب لازماً اس کے معنی مجازی مراد لئے جائیں گے۔ چنانچہ صاحب تفسیر خازن وغیرہ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ مِنَ اللّٰہِ الرَّحْمَۃُ . وَمِنَ الْمَلَائِکَۃِ الاسْتِغْفَارُ وَمِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَلْمَدْحُ وَالثَّنَاءُ .

ترجمہ: یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی جانب سے صلوٰۃ سے مراد رحمت نازل کرنا اور ملائکہ کی صلوٰۃ سے مراد مغفرت چاہنا اور مومنین کی صلوٰۃ سے مراد مدح و ثنا کرنا ہے۔ اس تفسیر کی روشنی میں آیۃ مبارکہ کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنے محبوب سرورِ اصفیاء ﷺ پر مسلسل اپنی رحمت و برکت کا نزول فرماتا ہے اور تمام فرشتے سید الابرار ﷺ کے لئے مغفرت و بخشش چاہتے ہیں اور امت مسلمہ پر لازم ہے کہ وہ نبی رحمت ﷺ کی خوب ثناء و تعریف کرے اور نعت و توصیف کو بیان کرے۔

اشکال اور اس کا جواب:

اس تشریحی بیان پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ جب یہ مسلم ہے کہ حضور اشرف الانبیاء ﷺ کو رب العالمین جل جلالہٗ نے رحمت و غفران کی سب سے اعلیٰ منزل پر فائز فرمایا ہے اور آپ کو کسی کی دعا کا محتاج نہیں رکھا ہے بلکہ ساری کائنات کو آپ کی دعا اور آپ کی رحمت و شفاعت کا محتاج بنایا ہے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

واما النَّبِی فَمَرْحُوْمٌ بِاَعْلَاءِ اَنْوَاعِ الرَّحْمَۃِ فَھُوَ غَیْرُ مُحْتَاجٍ لِاَنْ یُدْعٰی لَہٗ بِھَا

Marfat.com

ترجمہ: یعنی نبی کریم ﷺ رحمت کے اعلیٰ درجہ اور مقام پر فائز ہیں۔ وہ اس کے محتاج نہیں ہیں کہ ان کے لئے رحمت و مغفرت طلب کی جائے۔

الحاصل اللہ تعالیٰ نے حضور سید الابرار ﷺ کو نہ صرف معصوم بلکہ سید المعصومین بنایا اور نہ صرف رحمت بلکہ رحمت للعالمین بنایا۔ پھر آپ کے لئے فرشتوں کی دعا یعنی طلب مغفرت کے کیا معنی ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ کے لئے ملائکہ کے استغفار اور طلبِ رحمت کے معنی یہ ہیں کہ وہ آپ کے لئے نہیں بلکہ آپ کی امت کے لئے رحم و کرم، عفو و درگزر اور مغفرت و بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں۔ صاحب نسیم الریاض فرماتے ہیں کہ: اِرْحَمْ مُحَمَّدًا (ﷺ) کو الترحم لامتہ والآلہ کے معنی میں بولنا جائز ہے یعنی ارحم محمدا کہہ کر یہ مراد لیا جائے کہ اے رب کریم تو امت رسولِ عربی ﷺ پر اور ان کی آل پر رحم فرمایا جیسے کسی نوجوان مجرم کی سزایابی کے وقت جبکہ اس کا بوڑھا باپ موجود ہو تو سزا دینے والوں سے کہا جاتا ہے کہ اس بوڑھے پر رحم کرو مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس بوڑھے کے بیٹے پر رحم کرو۔

انبیاء کے حق میں رحم کی دعا کرنا مکروہ ہے:

علماء کرام نے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حق میں رحم کی دعا مانگنے کو مکروہ لکھا ہے۔

نسیم الریاض میں فتاویٰ الصوفیہ کے حوالہ سے منقول ہے:

لَوْقَالَ اَللّٰھُمَّ اِرْحَمْ مُحَمَّدًا کَمَا رَحِمْتَ اَوْتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اَنَّہٗ مَکْرُوْہٌ فِیْ حَقِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

ترجمہ: یعنی اگر کسی شخص نے کہا اے اللہ تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر رحم فرما جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم پر رحم فرمایا تو ایسا کہنا حضرت انبیاء و مرسلین کے حق میں مکروہ ہے۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۴۴)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لئے رحم طلب کرنے سے ان سے تقصیر سرزد ہونے کا وہم پیدا کرتا ہے۔ اس لئے ارحم محمدا وغیرہ

Marfat.com

کہنا مکروہ ہے۔ امام موصوف مزید ارشاد فرماتے ہیں:

وَقَدْ اَمَرَنَا بِتَعْظِیْمِ الْاَنْبِیَاءِ وَتَوْقِیْرِھِمْ فَاِذَا ذُکِرَ النَّبِیُّ لَا یُقَالُ رَحْمَۃُ اللّٰہِ بَلْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلْ لَایُقَالُ لِلصَّحَابَۃِ رَحِمَۃَ اللّٰہُ بَلْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

ترجمہ: یعنی بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں انبیاء کرام علیہم السلام کی تعظیم وتوقیر کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ پس جب بھی نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک کرنے کو رحمۃ اللہ نہ کہے بلکہ ﷺ کہے۔ صحابہ کرام کو بھی رحمہ اللہ نہ کہے بلکہ رضی اللہ عنہ کہے۔ یہی قول صاحبِ محیط وغیرہ کا ہے۔ اور علامہ اسماعیل حقی" فرماتے ہیں: ولایقول فی الصلوٰۃ وارحم محمد افانہ یوھم التقصیر ۔ یعنی اس طرح دعا نہیں مانگنی چاہئے کہ اے اللہ تو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر رحم فرما کیونکہ اس سے حضور ﷺ سے کسی تقصیر کے صدور کا وہم پیدا ہوتا ہے۔

علامہ شرف الدین الطیبی نے اسی کو صحیح کہا ہے:

وَقَالَ فِی الدُّرَا الصَّحِیْحِ اِنَّہٗ مَکْرُوْہٌ

صحیح یہ ہے کہ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے لئے رحم کی دعا کرنا مکروہ ہے۔

(روح البیان سورہ احزاب ج ۷ ص ۲۲۲)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

تشہد کے بعد ترحم کی دعا کرنی احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں ہے البتہ تشہد کے غیر میں جائز ہے پس ترحم کی دعا کا جواز فی نفسہ ثابت ہے۔

(ردالمختار)

صاحبِ روح البیان نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک جواز ہی کا بیان کیا ہے۔ اور اہل علم جانتے ہیں کہ کسی امر کا جواز اس کی کراہت کے منافی نہیں ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ صلوٰۃ اللہ علی النبی سے مراد عظمت ورفعت کا بلند کرنا اور صلوٰۃ الملائکہ سے مراد کرامت وبزرگی کا چرچا کرنا اور صلوٰۃ الامۃ سے مراد شفاعت کا چاہنا ہے۔

Marfat.com

اس تفسیری بیان کے مطابق آیۃ مذکورہ کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عظمت مصطفیٰ ﷺ کو بلند فرماتا ہے اور اس کے فرشتے رسولِ مجتبیٰ ﷺ کی عظمت و بزرگی کا خوف چرچا کرتے ہیں اے ایمان والو تم نبی رحمت ﷺ کی شفاعتِ عظمیٰ کی خوب طلب گاری کرو۔

چنانچہ نسیم الریاض میں ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ کے حق میں فرشتے اس طرح دعا مانگتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ عَظِّمْ شَانَہٗ ۔ وَتَمِّمْ بُرْھَانَہٗ ۔ وَاَکْثِرْ اُمَّتَہٗ ۔ وَاَظْھِرْ مِلَّتَہٗ ۔ وَارْفَعْ دَرَجَتَہٗ

ترجمہ: اے اللہ رسولِ کریم ﷺ کی شان کو عظیم فرما، اور ان کے برہان کو پورا فرما، اور ان کی امت کو زیادہ فرما، اور ان کی ملت کو غالب فرما اور ان کے درجہ کو بلند فرما۔

اس تفصیل سے صلوٰۃ الملائکہ علی النبی کا مفہوم واضح ہوگیا اور یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ حضور سید المعصومین ﷺ کے لئے رحم و مغفرت کی دعا مانگنی مکروہ ہے۔

مالکِ ارض و سماء نے اپنے حبیب مکرم ﷺ کو ساری کائنات کے لئے محسن اعظم بنایا اور پوری خدائی کو آپ کا احسان مند رکھا چنانچہ آپ پچھلے اوراق میں یہ پڑھ چکے ہیں کہ تمام جن وانس اور ملائکہ کا درود و سلام بھیجنا بھی دراصل اپنے لئے سامانِ مغفرت اور توشۂ آخرت جمع کرنا اور رنج و بلیات سے تحفظ حاصل کرنا ہے لیکن چونکہ آیۃ مذکورہ سے بظاہر امت کا احسان سرکار اقدس ﷺ پر معلوم ہوتا ہے لہٰذا رب کریم نے امت کے اس احسان کا بدلہ آیۃ مبارکہ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اَنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ کو نازل فرما کر اتار دیا۔

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں:

لَمْ یَتْرُکِ اللّٰہُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ تَحْتَ مِنَّۃِ اُمَّۃٍ بِالصَّلٰوۃِ حَتّٰی عَوَّضَھُمْ مِنْہُ بِاَمْرِہٖ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی الْاُمَّۃِ حَیْثُ قَالَ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ

(تفسیر کبیر ج ۶ ص ۵۹۰)

ترجمہ: یعنی اللہ سبحانہ تعالیٰ نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو

Marfat.com

امت کے درود بھیجنے کا احسان مند نہیں رکھا بلکہ ان کے درود و سلام کے بدلے میں نبی رحمت ﷺ سے امت کے لئے نزولِ رحمت کی دعا کرنے کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ اے محبوب ان (امت) کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔ بے شک آپ کی دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے طفیل بارانِ رحمت کا نزول:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے کشاف کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ جب آیۃ کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ الخ نازل ہوئی تو صدیق اکبرؓ نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا مَا خَصَّكَ اللّٰهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِشَرَفٍ اِلَّا وَقَدْ اَشْرَكْنَا فِيْهِ فَنَزَلَتْ (القول البدیع ص ۲۷) یا رسول اللہ ﷺ آپ کو جب بھی اللہ تعالیٰ نے کسی شرف و بزرگی سے نوازا تو آپ کے طفیل ہم نیاز مندوں کو بھی اس میں شامل فرمایا۔ اس پر آیۂ مبارکہ:

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا نازل فرمائی گئی۔

ترجمہ: وہی اللہ جو کہ درود بھیجتا ہے تم پر اور اس کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیروں سے نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

خداوند عالم نے اپنے محبوبِ معظم کی امت پر نزولِ رحمت کا ذکر دوسری جگہ یوں فرمایا ہے: اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَّاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ (سیقول) یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمت ہے اور یہی لوگ سیدھی راہ پر ہیں۔

ان دونوں آیات میں صلوٰۃ اللہ عام مومنین کے لئے استعمال ہوئی ہے آپ پا سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ صلوٰۃ چند معانی میں استعمال ہوتی ہے۔ چنانچہ جب صلوٰۃ اللہ مومنین کے لئے استعمال ہوتی ہے تو رحم و کرم اور بخشش و مغفرت کی طلب کے معنی میں ہوتی ہے۔ صاحب نسیم الریاض فرماتے ہیں:

Marfat.com

اَلصَّلوٰۃُ مِنَ اللہِ تَعَالٰی لِمَنْ دُوْنَ النَّبِیِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْ لِمَنْ مَنْزِلَتُہ دُوْنَ مَنْزِلَتِہ مِنَ الْاُمَّۃِ رَحْمَۃٌ اَیْ طَلَبُ اَنْ یَرْحَمَہُ اللہُ

ترجمہ: یعنی امت مسلمہ کے لئے صلوٰۃ اللہ سے مراد خدا سے رحم کا طلب کرنا ہے۔ ائمہ دین فرماتے ہیں کہ اگرچہ امت کے لئے صلوٰۃ دوسرے معنی میں بولی جاتی ہے۔ پھر بھی اس کا غیر نبی کے لئے مستقلاً استعمال کرنا مکروہ ہے۔

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں:

یُکْرَہُ اَنْ یُصَلِّی عَلٰی غَیْرِ النَّبِی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(القول البدیع ص ۵۵)

ترجمہ: غیر نبی کے لئے صلی اللہ علیہ وسلم کہنا مکروہ ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے گورنروں کے نام یہ ہدایت جاری فرمائی تھی:

فَمرھُمْ اَنْ تَکُوْنَ صَلوٰتِہِمْ عَلَی النَّبِیّٖنَ خَاصَّۃً وَدُعَاھُمْ لِلْمُسْلِمِیْنَ عَامَّۃً

ترجمہ: مسلمانوں کو حکم دو کہ صلوٰۃ کو صرف انبیاء کرام کے لئے استعمال کریں اور عام مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگیں۔

(القول البدیع ص ۵۵)

علامہ سخاویؒ نے امام مالکؒ کا یہ قول نقل فرمایا ہے:

اَکْرَہُ الصَّلوٰۃَ عَلٰی غَیْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نَتَعدّٰی مَااَمَرْنَا بِہٖ

ترجمہ: میں غیر انبیاء کے لئے صلوٰۃ کا استعمال مکروہ جانتا ہوں، اور ہمارے لئے یہ مناسب نہیں کہ ہم ماموریہ سے تجاوز کریں۔

قاضی عیاضؒ نے محققین، متکلمین اور فقہاء کرام کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ مستقلاً صلوٰۃ کا استعمال غیر نبی کے لئے امر معروف نہیں ہے۔

سراجِ ملت حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مستقلاً صلوٰۃ کا

Marfat.com

استعمال غیر نبی کے لئے جائز نہیں ہے۔ القول البدیع میں ہے:

وَلَایَجُوْزُ اِسْتِقْلَالاً وَھٰذَا قَوْلُ اَبِی حَنِیْفَۃِ وَجَمَاعَۃِ

امام یافعیؒ فرماتے ہیں:

فَالصَّلٰوۃُ مَخْصُوْصَۃٌ عَلٰی مَذْھَبِ الصَّحِیْحِ بِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالتَّرْضِی مَخْصُوْصٌ بِالصَّحَابَۃِ وَالْاَوْلِیَاءِ وَالْعُلَمَاءِ وَالتَّرَحُّمُ لِمَنْ دُوْنِھِمْ وَالْعَفْوُ لِلْمُذْنِبِیْنَ

ترجمہ: یعنی مذہب مختار یہ ہے کہ صلوٰۃ (ﷺ) انبیاء کرام اور ملائکہ کے لئے مخصوص ہے اور ترضی (رضی اللہ عنہ) صحابہ اولیاء اور علماء کے لئے مخصوص ہے اور عام مومنین کے لئے ترحم (رحمۃ اللہ علیہ) اور گناہ گاروں کے لئے عفو (عفی اللہ عنہ) مخصوص ہے۔

الحاصل اگرچہ معنیٰ کے اعتبار سے صلوٰۃ کا اطلاق غیر نبی پر درست ہے لیکن جس طرح معناً درست ہونے کے باوجود قَالَ مُحَمَّدٌ عَزَّوَجَلَّ نہیں کہا جا سکتا اسی طرح قَالَ اَبُوبَکْرٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کہنا بھی ممنوع ہے۔

رب جلیل جل شانہٗ نے عام لوگوں کی طرح سے حضور پیغمبر اعظم ﷺ کے لئے ندا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے: لَا تَجْعَلُوْا دُعَاءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَاءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک، دوسرے کو پکارتے ہو اس آیۂ مبارکہ میں بارگاہِ رسالت مآب ﷺ امتیازی شان کو ملحوظ رکھنے کے لئے حکم صریح موجود ہے۔ لہٰذا جب صلی اللہ علیہ وسلم بطور شعار حضور جانِ رحمت ﷺ اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے مستعمل ہے تو غیروں کے لئے اس کا استعمال کرنا ممنوع ہوگا۔

ایک اشکال کا ازالہ:

اب رہا یہ اشکال کہ کتاب وسنت میں صلوٰۃ کو عام مومنین کے لئے استعمال فرمایا گیا ہے کتاب اللہ میں صلوٰۃ کو غیر نبی کے لئے مستعمل ہونے کی مثل آیۂ کریمہ وَصَلِّ عَلَیْھِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ وغیرہ میں آپ ملاحظہ فرما چکے اب اس سلسلے میں چند احادیث بھی ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

-1 حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب میرے باپ بارگاہِ نبوت میں صدقہ لے کر حاضر ہوئے تو سرکار ﷺ نے یوں دعا فرمائی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰبِیْ اَوْفٰی (بخاری ومسلم)

-2 حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے دستِ انور اٹھا کر یہ دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰواتِکَ وَرَحْمَتَکَ عَلٰی آلِ سَعْدٍ (القول البدیع ص ۵۶)

-3 صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے: اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ تَقُوْلُ لِرُوْحِ الْمُؤْمِنِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی جَسَدِکَ۔

ان آیات واحادیث میں صراحتاً صلوٰۃ کو غیر نبی کے لئے استعمال کیا گیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کی تخصیص انبیاء کرام کے لئے نہیں ہے۔ اس اشکال کا جواب یہ ہے کہ بلاشبہ ان آیات واحادیث میں صراحتاً صلوٰۃ کو غیر نبی کے لئے استعمال فرمایا گیا ہے لیکن اس کے استعمال کرنے کا حق اور اختیار اللہ اور رسول کے لئے خاص ہے۔ اور امت مسلمہ کے لئے وہی امور مشروع ومحمود ہیں جن کے کرنے کا حکم اللہ اور رسول نے صادر فرمایا ہے۔

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ والرضوان ارشاد فرماتے ہیں:

بِاَنَّ ذَالِکَ صَدَرَ مِنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَلَھُمَا اَنْ یَخُصَّا مَنْ شَاءَ بِمَاشَاءَ وَلَیْسَ کَذَالِکَ لِاَحَدٍ غَیْرِھِمَا اِلَّا بِاِذْنِھِمَا وَلَمْ یَثْبُتْ عَنْھُمَا اِذْنٌ فِیْ ذَالِکَ

ترجمہ: یعنی کتاب وسنت میں رب مدبر الامور جل شانہ اور سرکار صاحبِ قرآن روحی فداہ ﷺ نے صلوٰۃ کو عام مومنین کے لئے استعمال فرمایا ہے۔ اور یہ انہیں کے لئے مخصوص ہے کہ جس کسی کے لئے جو چاہیں استعمال فرمائیں۔ ان کے علاوہ کسی دوسرے کے لئے غیر ماموریہ کا استعمال کرنا ممنوع ہے اور کتاب وسنت سے یہ ثابت نہیں ہے کہ اللہ اور رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) نے امت

Marfat.com

مسلمہ کو غیر انبیاء کے لئے صلوٰۃ کو استعمال کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہو۔

سلام کے معنی:

صلوٰۃ کی طرح سلام بھی چند معانی میں استعمال ہوتا ہے ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

1- انقیاد پیروی کرنا یعنی بغیر مخالفت کے پورے شرح صدر کے ساتھ فیصلہ کو مان لینا۔

2- اَلسَّلَامَۃُ مِنَ الْاِیْذَاءِ یعنی تکلیف سے بچنا

3- تحیۃ یعنی سلامتی کے لئے دعا کرنا۔

4- سلام اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ایک اسم مبارک ہے۔ جس کے معنی ذو السلامۃ کے ہیں یعنی وہ ہر ایسی چیز سے پاک ومنزہ ہے جو شانِ الوہیت کے لائق نہیں ہے۔

ظاہر ہے دعا اور پیروی کرنا وغیرہ کے معنی میں سلام کی نسبت خداوند قدوس کی جانب کرنا درست نہیں ہے کیونکہ انقیاد واتباع اور غیر سے طلب کرنا اس کے حق میں متصور ہی نہیں لہٰذا اللّٰھم سلّم علی (سیدنا) محمد کا معنی ومطلب یہ ہوگا کہ اے میرے معبود ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعوت اور امت اور ذکر مبارک کو ہر نقص وفساد سے سلامتی عطا فرمایا اور ان کی عزت وحرمت کو ہر لحظہ زیادہ فرما تاکہ دن بدن ان کی دعوتِ حق عام ہو۔ ان کی امت زیادہ ہو۔ ان کا ذکر بلند ہو اور سب لوگ ان کی پیروی کریں۔
(ملخصا از قول بدیع ونسیم الریاض)

صلوٰۃ کی طرح سلام بھی واجب ہے:

جس طرح حضور سید عالم ﷺ پر درود بھیجنا لازم ہے اسی طرح آپ پر سلام پڑھنا بھی واجب ہے۔ سید المفسرین حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں: فَرِیْضَۃٌ مِنَ اللّٰہِ عَلَیْنَا اَنْ نُصَلِّی عَلٰی نَبِیِّنَا وَنُسَلِّمَ تَسْلِیْماً (نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۴۷)

یعنی ہم پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے فرض ہے کہ اپنے نبی پر خوب صلوٰۃ وسلام پڑھیں۔ اس ارشادِ عالی سے صاف ظاہر ہے کہ مومنین کو صلوٰۃ اور سلام دونوں پڑھنے کا حکم یکساں طور پر دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آیۃ مذکورہ میں سلام کو موکدا استعمال فرمایا گیا ہے۔

Marfat.com

مفسرین کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ آیت میں صلوٰۃ صورۃً ومعنیً موکد استعمال ہوئی ہے۔ صورۃً موکد ہونے کی وجہ سے یہ ہے کہ اس کی نسبت اللہ۔رب العزت اور ملائکہ کی جانب ہوئی ہے جبکہ اسلام کی نسبت صرف مومنین کی جانب ہوئی ہے اور مومنین کے لئے بھی صلوٰۃ ہی کا حکم مقدم ہے۔ان ساری باتوں سے صلوٰۃ کی زیادہ اہمیت ظاہر ہوتی تھی۔اس لئے سلام پڑھنے کو بھی تسلیما سے موکد فرمایا گیا تا کہ یہ وہم نہ ہو کہ سلام کی اہمیت کم ہے۔

(درود میں ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل کی شمولیت؟)

گزشتہ اوراق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ خداوند قدوس نے جب درود وسلام پڑھنے کا حکم صادر فرمایا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوکر درود پڑھنے کا طریقہ معلوم کیا تو سرکار نے درود ابراہیمی پڑھنے کا حکم دیا۔

درود شریف میں حضرت ابراہیم علیہ اسلام اور آپ کی آل کو خصوصیت سے شامل فرمانے کے سلسلے میں ائمہ دین وملت نے چند وجوہ اسباب کا ذکر کیا ہے ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

1- حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبۂ معظمہ کی تعمیر مکمل فرمانے کے بعد تمام حاج کرام کے لئے رحمت کی دعا فرمائی تھی چونکہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا دعائے رحمت فرمانا حضور اقدس ﷺ اور آپ کی امت پر ایک احسان تھا اس لئے سرکار نے اس احسان کے شکریہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل کو درود میں شامل فرمایا: هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ۔

2- حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ذریت اسمٰعیل علیہ اسلام میں نبی مبعوث ہونے کی یہ دعا فرمائی تھی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ o

ترجمہ: اے ہمارے رب اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور

Marfat.com

پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

اس دعائے خلیل کو رب جلیل نے شرفِ قبولیت سے نوازا اور حضور سید المرسلین ﷺ کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل پاک میں مبعوث فرمایا۔ چنانچہ سرکار نے خود ارشاد فرمایا:

انا دعوۃ ابی ابراھیم

ترجمہ: میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں۔

(روح البیان ج ۷ ص ۲۲۶)

چونکہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء کے طفیل امت مسلمہ کو جانِ ایمان خلاصہ کائنات حضور اقدس ﷺ ملے۔ اس لئے احسان مندی کے طور پر ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو درود شریف میں شامل فرمایا گیا۔

-3 جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے خواب میں جنت کو ملاحظہ فرمایا تو دیکھا کہ جنتی درختوں کے پتوں پر لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللهِ (ﷺ) لکھا ہوا ہے۔ آپ نے جبریل امیں علیہ السلام سے سرکار محمد عربی ﷺ کے بارے میں سوال فرمایا۔ انہوں نے حضور شاہ مرسلاں ﷺ کی شانِ محبوبی کو بیان کیا تو حضرت ابراہیم علیہ اسلام نے یہ دعا مانگی:

يَـارَبِّ اَجـرِ عَـلـى لِسَانِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذِكْرِىْ فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَهٗ وَضَمَّ فِى الصَّلٰوةِ مَعَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

(القول البدیع ص ۸۵) (روح البیان ج ۷ ص ۲۲۶)

ترجمہ: یعنی اے میرے ربّ کریم میرے ذکر کو حضرت محمد ﷺ کی امت کی زبان پر جاری فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے دعائے خلیلی کو شرفِ قبولیت سے نوازا اور حضور اقدس ﷺ کے ساتھ پر درود بھیجنا امتِ مسلمہ کی زبان پر جاری فرمایا۔

-4 چونکہ ہمارا قبلہ اور ہمارے مناسک وہی ہیں جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ہیں وہی کعبہ کے معمار اوّل ہیں اور انہیں کی ملت تمام ملتوں کے لئے باعثِ تقلید و

Marfat.com

اتباع ہے اس وجہ سے امت رسول عربی فداہ ابی وامی ﷺ پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف وتکریم واجب قرار دی گئی اور رسولِ ہاشمی ﷺ کے ساتھ ان پر درود پڑھنے کا حکم جاری کیا گیا۔

5- درود پاک میں ابراہیم علیہ السلام کو شامل فرمانے کی وجہ یہ بھی منقول ہے کہ شب معراج سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے حضور تاجدار دو عالم ﷺ سے یہ ارشاد فرمایا تھا۔

بَلِّغْ اُمَّتَکَ مِنِّی السَّلَامَ

یعنی میری جانب سے اپنی امت کو سلام پہنچا دیجئے۔ حضور انور ﷺ نے اس کے جواب میں اپنی امت کو حکم فرمایا کہ وہ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صلوٰۃ وسلام بھیجیں۔

6- حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ کبریا میں یہ دعا مانگی تھی: وَجْعَلْ لِی لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْآخِرِیْنَ اے اللہ! آنے والی نسلوں میرا ذکر سچائی کے ساتھ جاری رکھ۔ (القول البدیع ص ۸۵)

رب کریم نے اس دعائے ابراہیمی کو قبول فرمایا اور ان کے ذکر خیر کو اس طرح جاری رکھا کہ امت مسلمہ حضور سید الانبیاء ﷺ کے ساتھ ان پر اور ان کے آل پر بھی درود کا نذرانۂ عقیدت قیامت تک پیش کرتی رہے گی۔

7- خداوند عالم اپنی شانِ کریمی سے اپنے محبوب سیدِ عالم ﷺ پر دوگنی رحمت نازل فرمانا چاہتا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ نام اقدس لے کر آپ پر درود بھیجا جاتا ہے اور دوسری مرتبہ آلِ ابراہیم علیہ السلام کے ضمن میں آپ پر درود بھیجا جاتا ہے۔ کیونکہ سرکار حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ذریت پاک سے ہیں۔

8- حضور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی رفعت وعظمت کو ظاہر فرمانے کے لئے بالخصوص ان کا ذکر درود پاک میں کیا گیا کیونکہ حضور خیر الانبیاء ﷺ کے علاوہ تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام میں ابراہیم علیہ السلام سب سے افضل ہیں۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ رقمطراز ہیں۔ وَلِرِفْعَةِ شَانِہٖ فِی الرُّسُلِ وَکَوْنِہٖ اَفْضَلُ بَقِیَّةِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَی الرَّاجِحِ یعنی قول راجح یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سرکار

Marfat.com

پیغمبر اعظم و آخر ﷺ کے علاوہ تمام نبیوں سے افضل ہیں اور ان کی شان تمام رسولوں سے بلند ہے۔ (ردالمختار ج اص ۵۱۴)

9- اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خلت کا تاج پہنایا۔ ارشادِ خداوندی ہے: وَاتَّخَذَ اللّٰہُ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلاً اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم السلام کو خلیل بنایا۔ یہ ظاہر ہے کہ خلیل اللہ پر جو درود نازل ہوا وہ محبت و رافت کی قبیل سے ہوا اسی لئے حضور اقدس ﷺ نے اپنی امت کو یہ حکم دیا کہ مجھ پر اور میری آل پر بارگاہ کبریا میں اسی طرح درود نازل فرمانے کی التجا کرو جس طرح کہ رب کریم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر نازل ہے۔ چنانچہ فضلِ خداوندی نے سید عالم ﷺ کو درجۂ خلت عطا فرمایا۔ صحیحین میں ہے۔

ولٰکِنْ صَاحِبُکُمْ خَلِیْلُ الرَّحْمٰنِ لیکن تمہارے صاحب (رسول مجتبیٰ ﷺ) رحمٰن کے خلیل ہیں۔ (ردالمختار ج ۱ ص ۵۱۴)

10- جب سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو یہ دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَیْتَ مِنْ شُیُوْخِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَهِبْهُ مِنِّی وَمَنْ اَهْلِ بَیْتِیْ

ترجمہ: اے اللہ امتِ محمد ﷺ میں سے جو سن رسیدہ شخص اس گھر کا حج کرے اس کو میری جانب سے اور میری اولاد کی جانب سے اپنی رحمت کو ہبہ فرمادے۔

اسی طرح ادھیڑ عمر والوں کے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اور نوجوانوں کے لئے حضرت اسحاق علیہ السلام نے اور آزاد عورتوں کے حضرت سارہؓ نے اور باندی عورتوں کے لئے حضرت ہاجرہؓ نے دعا کی۔

بلاشبہ یہ پوری امت پر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آلِ پاک کا احسانِ عظیم تھا۔ اس لئے حضور حُسنِ کائنات ﷺ نے درود پاک میں بالخصوص سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آلِ پاک کو شامل فرمایا۔ (القول البدیع ص ۸۵)

تِلْکَ عَشَرَةٌ کَامِلَةٌ

Marfat.com

درود ابراہیمی پر مشہور سوال اور اس کا جواب

علماء متقدمین و متاخرین کے درمیان درود ابراہیمی پر یہ سوال بہت مشہور ہے کہ جب کسی چیز کو کسی سے تشبیہ دی جاتی ہے تو مشبہ بہ مشبہ سے زیادہ کامل اور فاضل ہوتا ہے۔ مثلاً جب یوں کہا جاتا ہے کہ زید شیر کی طرح بہادر ہے تو شجاعت و بہادری میں شیر کا زیادہ ہونا سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ مانا ہوا قاعدہ ہے کہ: اَنَّ الْمُشَبَّہ بِہٖ فِی الْغَالِبِ یَکُوْنُ اَعْلٰی مِنَ الْمُشَبَّہِ فِی وَجْہِ الشَّبَہِ یعنی اکثر مشبہ بہ وجہ شبہ میں مشبہ سے اعلیٰ و اکمل ہوتا ہے اس صورت میں درود ابراہیمی کا حضور سید عالم ﷺ کے درود سے افضل ہونا لازم آتا ہے کیونکہ درود ابراہیمی میں حضور کا دورد مشبہ ہے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا درود مشبہ بہ ہے یعنی حضور اقدس ﷺ کے درود کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود سے تشبیہ دی گئی ہے حالانکہ جس طرح حضور سید العالمین ﷺ کی سیادت و فضیلت ساری دنیا پر مسلم ہے اسی طرح ان کے درود کا بھی سب سے افضل و اعلیٰ ہونا متفق علیہ ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

اِنَّ الْقَدْرَ الْحَاصِلَ مِنَ الصَّلٰوۃِ وَالْبَرَکَۃِ لِنَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلِاٰلِہٖ اَعْلٰی مِنَ الْحَاصِلِ لِاِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلِاٰلِہٖ بِدَلَالَۃِ رِوَایَۃِ النَّسَائِی مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشَرَ صَلَوٰتٍ وَحَطَّ عَنْہُ عَشَرَ سَیِّاٰتٍ وَرُفِعَتْ لَہٗ عَشَرَۃُ دَرَجَاتٍ وَلَمْ یَرِدْ فِی حَقِّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَوْغَیْرِہٖ مِثْلُ ذَالِکَ

(ردالمحتار ج ۱ ص ۵۱۴)

یعنی ہمارے نبی کرام ﷺ اور آپ کی آل پر برکت اور درود بھیجنے سے جو قدر و منزلت حاصل ہوتی ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجنے سے اعلیٰ ہے۔ اس قول پر امام نسائی کی یہ روایت دلالت کرتی ہے کہ سرکار نے ارشاد فرمایا جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور اس کے دس گناہوں کو مٹاتا ہے۔ اور اس کے دس درجات کو بلند فرماتا ہے اور یہ شرف و بزرگی حضرت

Marfat.com

ابراہیم اور دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے والے کے حق میں وارد نہیں ہوئی ہے۔

اس بیان سے بالکل عیاں ہے کہ حضور رحمتِ عالم ﷺ پر درود بھیجنا سب سے افضل ہے پھر درود ابراہیمی میں حضور اقدس ﷺ کے درود پاک کو مشبّہ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود کو مشبہ بہ قرار دینا کیسے درست ہوگا کیونکہ مشبہ درجہ یہ مشبہ بہ سے کم ہوتا ہے۔

جواب: علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے شرح شفاء شریف میں اس سوال کے متعد جوابات تحریر فرمائے ہیں اور علامہ ابن حجر عسقلانی ؒ نے فتح الباری میں اس کے دس جوابات دیئے ہیں ناچیز راقم السطور کے نزدیک ان تمام جوابات میں سب سے آسان اور عام فہم جواب یہ ہے کہ اکثریت کے اعتبار سے قاعدہ تو وہی ہے جو مذکور ہوا لیکن وہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے کہ ہر جگہ مشبہ بہ کا مرتبہ مشبہ سے زیادہ افضل واعلیٰ ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات مشبہ بہ مشبہ کے مساوی ہوتا ہے بلکہ اس سے ادنیٰ بھی ہوتا ہے ہاں مشبہ بہ کا مشبہ سے زیادہ واضح اور مشہور ومعروف ہونا ضروری ہے۔ ردالمحتار میں ہے:

فَاِنَّ الْمُشَبَّهُ بِهِ قَدْ يَكُوْنُ مُسَاوِيًا لِلْمُشَبَّهِ اَوْ اَدْنٰى مِنْهُ لٰكِنَّهٗ يَكُوْنَ اَوْضَحُ لِكَوْنِهٖ حِسًّا مُشَاهِدًا اَوْلِكَوْنِهٖ مَشْهُوْرًا فِي وَجْهِ الشَّبَهِ

ترجمہ: یعنی مشبہ بہ کبھی مشبہ کے مساوی ہوتا ہے یا اس سے کم ہوتا ہے البتہ وہ مشاہدۂ حسی میں مشبہ سے زیادہ واضح ہوتا ہے یا وجہ شبہ میں زیادہ مشہور ہوتا ہے۔ مشبہ بہ کے ادنیٰ ہونے کی مثل اس آیۃ کریمہ میں ہے۔ مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ (الآیۃ) اس کے نور کی مثال اس طاق سی ہے جس میں چراغ ہو۔ یہاں نور الٰہی مشبہ اور مشکوٰۃ مشبہ بہ ہے حالانکہ ظاہر ہے کہ چراغ کی روشنی کو نورِ الٰہی سے کوئی نسبت ہی نہیں ہے۔ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔

چنانچہ علماء نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ درود ابراہیمی میں حضور سید الانبیاء ﷺ کے درود پاک کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود پاک سے جو تشبیہہ دی گئی ہے وہ وجہ شبہ میں

Marfat.com

زیادہ مشہور ہونے کی تشبیہہ دی گئی ہے یعنی چونکہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر درود نازل فرمایا تھا جس کی وجہ سے ان کی تعظیم وتکریم تمام امتوں اور ملتوں میں بہت زیادہ مشہور ومعروف تھی۔ ردالمختار میں ہے:

فَاِنَّ تَعۡظِیۡمَ اِبۡرَاهِیۡمَ وَآلِهٖ بِالصَّلٰوةِ عَلَیۡهِمۡ وَاضِحٌ بَیۡنَ اَهۡلِ الۡمِلَلِ

اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے درود کو مشبہ بہ قرار دے کر مشبہ یعنی حضور سید المرسلین ﷺ کے درود پاک کو سمجھنے اور جاننے میں سہولت پیدا کی گئی ہے۔ اس وضاحت سے معلوم ہو گیا کہ درود ابراہیمی میں غیر مشہور کو مشہور سے تشبیہہ دی گئی ہے نہ کہ ادنیٰ کو اعلیٰ سے یا ناقص کو کامل سے۔ سرکار کے درود پاک کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے درود سے تشبیہہ دینے کی ایک دوسری وجہ یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ تشبیہہ اصل صلوٰۃ یعنی نفس درود میں دی گئی ہے جیسا کہ آیۃ کریمہ ''اِنَّـآ اَوۡحَیۡنَـآ اِلَیۡکَ کَمَـآ اَوۡحَیۡنَـآ اِلٰی نُوۡحٍ'' یا ''کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ'' میں نفس وحی اور نفس صوم میں دی گئی ہے نہ کہ قدر ومنزلت میں۔ علامہ شامیؒ نے تشبیہہ دینے کی ایک وجہ یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ چونکہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام حضور سرور کائنات ﷺ کے آباء میں سے ہیں اور اَلتَّشۡبِیۡهُ فِی الۡفَضَائِلِ بِالۡآبَاءِ مَرۡغُوۡبٌ فِیۡهِ ہے یعنی فضائل ومناقب میں آباء سے تشبیہہ دینا بہت مرغوب اور محمود ہوتا ہے اس لئے حضور اقدس ﷺ کے درود کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے درود سے تشبیہہ دی گئی ہے۔ (ردالمختار ج ۱ ص ۵۱۴)

Marfat.com

باب دوم

فضائل درود وسلام احادیث کی روشنی میں

گزشتہ اوراق میں درود وسلام پڑھنے کی اہمیت وافضلیت پر قرآن کریم کی آیۃ مبارکہ اور اس پر کچھ تفسیری فوائد پیش کئے گئے۔ اب ذیل میں درود وسلام کے محامد اور اس کے پڑھنے کے عظیم فوائد کے بارے میں بعض احادیث کریمہ حصول سعادت کے لئے پیش خدمت ہیں:

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِم

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ مَنْ صَلَّی عَلَیَّ وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا

(مشکواۃ بحوالہ مسلم ص ٨٦)

بشارتِ عظمیٰ:

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے امام بیہقی اور نسائی کے حوالہ سے یہ حدیث نقل فرمائی ہے کہ حضرت ابوطلحہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں حاضری کی سعادت سے مشرف ہوا تو میں نے دیکھا آپ کا چہرہ پرنور ایسا پرمسرت تھا کہ ویسا پرمسرت میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا میں نے سرکار اقدس ﷺ سے اس سرور وانبساط کی وجہ دریافت کی تو حضور نے ارشاد فرمایا:

وَمَا یَمْنَعُنِی وَقَدْ خَرَجَ جِبْرِیْلُ اٰنِفًا فَاتَانِیْ بِشَارَةً مِنْ رَبِّی اِنَ اللّٰهَ بَعَثَنِی اِلَیْکَ اُبَشِّرُکَ اِنَّهُ لَیْسَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِکَ یُصَلِّی عَلَیْکَ اِلَّا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَمَلَائِکَتُهُ بِهَا عَشْرًا

ترجمہ: اور مجھے اس مسرت میں کیا چیز مزاحم ہوسکتی ہے ابھی میرے پاس سے جبریل امین گئے ہیں وہ میرے رب کی جانب سے

Marfat.com

یہ خوش خبری لائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپ کی بارگاہ میں بھیجا ہے کہ میں آپ کو خوش خبری سناؤں کہ آپ کا جو بھی امتی آپ پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔

اسی طرح کی ایک دوسری حدیث حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ایک دن اس حال میں تشریف لائے کہ آپ کے چہرہ انور سے مسرت کا اظہار ہوتا تھا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا فِداکَ ابی و امی یارَسُولَ اللہِ آج آپ کے رخِ انور پر سرور وانبساط کے نمایاں ہونے کی وجہ کیا ہے؟ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا جبریل علیہ السلام آئے اور انہوں نے کہا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کو یہ بات مسرت نہیں پہنچاتی کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کا جو بھی امتی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور جو آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۳۹۰)

اسی مضمون کی ایک اور حدیث حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکار مصطفیٰ ﷺ کسی باغ میں تشریف لے گئے۔ میں بھی پیچھے پیچھے حاضر ہوگیا۔ حضور انور ﷺ نے وہاں نماز ادا فرمائی اور اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ مجھے یہ اندیشہ لاحق ہوگیا کہ حضور اقدس ﷺ کی روح پاک پرواز کرگئی ہے۔ میں اس خیال سے رونے لگا اور قریب جاکر دیکھا۔ سرکار ﷺ نے سجدہ سے فارغ ہوکر دریافت فرمایا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ خدانخواستہ آپ کی روح پرنور پرواز تو نہیں کرگئی۔ سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَاءَنِی جِبْرِیْلُ وَاخْبَرَنِی بِاَنَّ اللہَ یَقُوْلُ لِیْ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ سَلَّمْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ۔ فَسَجَدْتُ شُکْرًا لَّہٗ

(القول البدیع ص ۱۰۴ نسیم الریاض ج ۳)

میرے پاس جبریل امین آئے اور مجھے یہ خوشخبری دی اللہ ربّ العزۃ ارشاد فرماتا ہے کہ جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا اور جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر

Marfat.com

رحمت نازل کروں گا۔ پس میں نے اس کے شکرانے میں اتنا طویل سجدہ کیا۔ امام نسائی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ حضور سرور اصفیاء ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا خداوند قدوس اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمائے گا اور اس کے دس درجے بلند فرمائے گا۔

القول البدیع میں طبرانی کے حوالہ سے یہ حدیث منقول ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے خدائے تعالیٰ اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو (۱۰۰) مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو (۱۰۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر بَرَاۃٌ مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءۃٌ مِنَ النَّارِ تحریر فرمادیتا ہے یعنی یہ شخص نفاق اور جہنم سے بری ہے۔ وَاسْکَنَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ الشُّھَدَاءِ اور اللہ تعالیٰ اس کا حشر شہیدوں کے ساتھ فرمائے گا۔ حضرت ابن عقبہ بدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے جس امتی نے خلوصِ دل سے مجھ پر ایک بار درود بھیجا خداوند قدوس اس پر دس بار رحمت نازل فرماتا ہے اور اس کے دس درجات بلند فرماتا ہے اور اس کے لئے دس حسنات تحریر فرماتا ہے اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔ (القول البدیع ص ۱۱۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر (۷۰) مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں۔

بیکراں رحمتِ الٰہی کا نزول:

درود و سلام کی محبوبیت پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوگی کہ خود رب کائنات جل شانہٗ درود و سلام پڑھنے والے پر اپنی بے شمار رحمتوں کا نزول فرماتا ہے حالانکہ اس کی ایک ہی رحمت ساری خطاؤں کی بخشش کے لئے کافی ہے۔

لغت میں رحمت کے معنی مہربانی کے ہیں اور مہربانی کہتے ہیں طے شدہ اجرت سے زیادہ دینے کو۔ مثلاً ایک مزدور کے دن بھر کی مزدوری دس روپیہ ہے تو مزدور سے پورا دن کام لینے کے بعد اس کو دس روپیہ دینا مہربانی نہیں ہے۔ بلکہ انصاف ہے کیونکہ مذکورہ رقم کا پانا اس کا اپنا حق محنت ہے مہربانی تو یہ ہوگی کہ مزدور کو حق محنت سے زیادہ دیا جائے۔ کتنا زیادہ

Marfat.com

دیا جائے اس کے لئے کوئی عدد و پیمانہ معین نہیں ہے۔ یہ کرم کرنے والے کے کرم پر منحصر ہے جتنا چاہے عطا کرے۔ ظاہر ہے جتنا بڑا مہربان ہوگا اتنی ہی بڑی اس کی مہربانی ہوگی۔ اب غور فرمایئے جو ارحم الراحمین ہے یعنی سب مہربانوں سے بڑا مہربان بلکہ سب مہربانوں کی مہربانیاں اسی کی عطیہ ہیں پھر بھلا اس کی مہربانی کی عظمت کا اندازہ ہماری کوتاہ عقل کیوں کر لگا سکتی ہے۔ سچ یہ ہے کہ اس کی رحمت بیکراں کا احاطہ الفاظ کے دائرے سے باہر ہے۔ اس کی ایک ہی رحمت ایک ہی مہربانی پوری کائنات کے لئے کافی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب خدا کی ایک ہی رحمت کی وسعت و عظمت کو اعداد و شمار اور معین و مقدار کی حد سے محدود نہیں کیا جا سکتا تو اس کی سینکڑوں رحمتوں کی وسعت و عظمت کو حد و حساب کے دائرے کیسے چھو سکتے ہیں۔ آپ اسی سے درود و سلام پڑھنے والے کی عظیم خوش بختی کا اندازہ لگا لیجئے مزید برآں اس کی خوش بختی یہ ہے کہ خدا کے فرشتے مسلسل اس کے لئے طلب رحمت اور دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔ باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّی عَلَیْکُمْ وَملٰئِکته لِیُخرِجَکُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّورِ وَکَانَ بِالْمُؤمِنِیْنَ رَحِیْماً اللہ سبحانہ تعالیٰ وہی ہے جو کہ رحمت نازل فرماتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلوٰۃً صَلَّتْ عَلَیْہِ الْمَلٰئِکَۃِ مَاصَلّٰی عَلَّی فَلْیَقْلِلْ مِنْ ذَالِکَ عَبْدٌ اَوْلِیَکْثِرْ

میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے اس وقت تک مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ پس بندۂ مومن کو اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجے یا جتنا چاہے زیادہ بھیجے۔

خوش نصیبی کی معراج:

اس ارشاد پاک سے صاف طور سے معلوم ہوگیا کہ بندۂ مومن درود شریف کی جتنی کثرت کرے گا اتنا ہی زیادہ اس پر ربّ کریم کا فیضان و کرم ہوگا اور اتنا ہی زیادہ خدائے

Marfat.com

تعالیٰ کی نوری مخلوق اس کے لئے استغفار کرتی رہے گی۔ واضح ہو کہ درود وسلام پڑھنے والے کی فیروز بختی یہیں پر تمام نہیں ہو جاتی بلکہ اس کی خوش نصیبی کی معراج یہ ہے کہ اس کے لئے خود خالق ارض وسماء اپنے محبوب حضور اکرم شفیع اعظم ﷺ سے دعائے خیر کرنے کے لئے ارشاد فرماتا ہے:

وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(یعتذرون (۱۱) توبہ)

ترجمہ: اور اے محبوب تم ان کے حق میں دعائے خیر کرو بے شک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے۔ اللہ تعالیٰ سنتا اور جانتا ہے۔

بلاشبہ ساری خدائی میں سب سے بڑا خوش نصیب انسان وہی ہے جس کو محبوب خدا ﷺ کی دعائے رحمت کی پشت پناہی حاصل ہو۔

جس سے وہ رُوٹھیں وہ برگشتۂ دنیا ہو جائے
اور جس کو وہ چاہیں وہ قطرہ ہو تو دریا ہو جائے

گستاخِ رسول کی ذلت وخواری:

واضح رہے کہ جس طرح بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں ایک بار صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرنے والے پر دس بار خداوند قدوس کی رحمت ومغفرت کا نزول ہوتا ہے بلکہ اس کو بے حساب فضلِ خداوندی سے حصہ نصیب ہوتا ہے۔ اور وہ رحمتِ الٰہی کے سایہ میں دنیا و آخرت میں عزت ووقار کے ساتھ رہتا ہے۔ اسی طرح محبوب کبریا ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ایک گستاخی کرنے والے پر خداوند قہار وجبار جل جلالہٗ کی دس مرتبہ لعنت و پھٹکار پڑتی ہے اور وہ گستاخ دنیا وآخرت میں ذلیل وخوار رہتا ہے۔ بارگاہِ رسالت کے مشہور گستاخ ولید بن مغیرہ (ملعون) نے جب حضور اقدس ﷺ کی شانِ اقدس میں بکواس کی اور آپ کو (معاذ اللہ) مجنون کہا تو اللہ جل شانہ نے یہ آیۃ نازل فرمائی:

وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ عُتُلٍّ م بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِيْمٍ ط (سورہ القلم)

ترجمہ: اور اے محبوب ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل، بہت طعنہ دینے والا، بہت ادھر ادھر کی لگاتا پھرنے والا بھلائی

Marfat.com

سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گناہ گار درشت خو اور اس پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطاء ہے۔ (کنز الایمان)

اس آیۃ کریمہ میں گستاخِ بارگاہِ رسول کے دس عیوب بیان کئے گئے ہیں۔ جب یہ آیۃ نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے کہا کہ میرے لئے محمد (ﷺ) نے دس باتیں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے نو (۹) کے لئے میں خود جانتا ہوں کہ وہ درحقیقت مجھ میں پائی جاتی ہیں۔ البتہ یہ بات کہ میں حرامی بچہ ہوں، اس کے بارے میں صحیح بات تو ہی بتا سکتی ہے۔ ولید کی ماں نے کہا ہاں یہ بات بھی صحیح ہے تیرا باپ نامرد تھا تو میں نے ایک چرواہے سے منہ کالا کرلیا جس کا تو نطفہ ہے۔

فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَلْبَابِ (تفسیر خزائن العرفان)

ترجمہ: تو عبرت پکڑو اے عقل والو۔

ایک اشکال کا جواب:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے القول البدیع میں درود شریف کے زیادہ ثواب پر اس اشکال کا جواب تحریر کیا ہے کہ جب قانونِ الٰہی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا کے مطابق ہر نیکی کا ثواب دس گناہ ملتا ہے پھر اگر درود شریف پڑھنے پر بھی دس ہی نیکیاں ملیں تو اس میں درود شریف کی کیا خصوصیت ہے؟ علامہ موصوف اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ کا ایک ہی بار رحمت نازل فرمانا ایک نیکی پر دس گنا ثواب سے ہزار ہا ہزار درجہ زائد ہے بلکہ رب کریم کا اپنے بندے کا ذکر فرمانا ہی چند در چند حسنات سے عظیم تر ہے۔ وَذِكْرُ اللهِ لِلْعَبْدِ أَعْظَمُ مِنَ الْحَسَنَةِ مُضَاعِفَةً

اس کے علاوہ دس درجوں کا بلند ہونا۔ دس گناہوں کا معاف ہونا۔ دس نیکیوں کا اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جانا اور دس غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب پانا اس پر مزید ہے۔

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا　　　عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

Marfat.com

شافعِ محشر کا وعدہ شفاعت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عَشْرًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ مِائَةً وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ صَبَابَةً وَشَوْقًا كُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا وَشَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سرکار احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجے گا اللہ سبحانہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرمائے گا اور جو شخص مجھ پر سو بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار رحمت نازل فرمائے گا اور جو شخص محبت وشوق میں اس پر زیادتی کرے گا میں اس کے لئے قیامت کے دن شفیع اور گواہ ہوں گا۔ (القول البدیع ص ۱۰۳)

اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَیَّ صَلٰوةً

ترجمہ: یعنی یقیناً قیامت کے دن سب لوگوں میں مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہے۔

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض احادیث میں وارد ہے۔ لَیَرِدَنَّ عَلَیَّ اَقْوَامٌ لَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ صَلٰوتِهِمْ عَلَیَّ یعنی قیامت کے دن مجھ پر ایک قوم پیش ہوگی جسے میں زیادہ درود وسلام پڑھنے کی وجہ سے پہچان لوں گا۔ اس ارشاد اقدس کا مطلب یہ ہے کہ درود وسلام پڑھنے کی برکت سے ان کی پیشانیاں ایسی منور ومجلیٰ ہوں گی جس سے وہ اہل محشر میں ممتاز ومنفرد ہوں گے۔ ترغیب میں علامہ اصفہانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

يَـا اَيُّهَـا النَّـاسُ اِنَّ اَنْـجَـاكُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ مِنْ اَهْوَالِهَـا وَمَوَاطِنِهَا اَكْثَرُكُمْ عَلَىَّ صَلٰوةً فِى دَارِ الدُّنْيَا

ترجمہ: اے لوگو قیامت کے دن اس کی شدت اور ہولنا کی سے جلدی نجات پانے والے وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر دنیا میں زیادہ درود بھیجتے ہیں۔القول البدیع ص ۱۲۱)

اور امام طبرانی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلّٰى عَلَىَّ حِيْنَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِيْنَ يُمْسِى عَشْرًا اَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ: جو شخص صبح وشام دس دس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔

دلائل الخیرات میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِلْمُصَلِّى عَلَىَّ نُوْرٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَمَنْ كَانَ عَلَى الصِّرَاطِ مِنْ اَهْلِ النُّوْرِ لَمْ يَكُنْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ

ترجمہ: مجھ پر درود پڑھنے والے کے لئے پل صراط پر نور ہوگا اور جس شخص کے پاس صراط پر نور ہوگا وہ دوزخی نہیں ہوگا۔

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخص قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوں گے:

1- وہ شخص جس نے میری امت کے کرب و بے چینی کو دور کیا۔

2- وہ شخص جس نے میری سنت کو زندہ کیا۔

3- وہ شخص جس نے مجھ پر درود بھیجا۔ (القول البدیع ص ۱۲۳)

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی اور اس میں یہ ارشاد فرمایا: يَا مُوْسٰى اَتُحِبُّ اَنْ لَا يَنَالَكَ مِنْ عَطَشِى يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اِلٰهِى نَعَمْ قَالَ فَاَكْثِرْ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلّٰى

Marfat.com

اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ یعنی اے موسیٰ (علیہ السلام) کیا تم یہ چاہتے ہو کہ قیامت کے دن تمہیں پیاس نہ پہونچے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا ہاں اے میرے خدا۔ باری تعالیٰ نے فرمایا پھر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجا کرو۔ القول البدیع ص ۱۲۳)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِی یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ فِی الْجَنَّۃِ یعنی جو شخص مجھ پر ہر دن ہزار مرتبہ درود پڑھے گا تو وہ مرنے سے پہلے اپنا جنتی گھر دیکھ لے گا۔ (القول البدیع ص ۱۲۶)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے گزشتہ رات دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر آہستہ آہستہ گھسٹتے ہوئے چل رہا ہے وہ کبھی سرین کے بل گھسٹتا ہے اور کبھی لٹک جاتا ہے۔ پس مجھ پر بھیجا ہوا درود آیا اور اس کے ہاتھ کو کر مضبوطی سے پل صراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ وہ پل صراط سے گزر گیا۔ (القول البدیع ۱۲۴)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سرکار نے فرمایا میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پل صراط پر اس طرح کانپتا ہے جیسا کہ گردن کی بیماری والا اونٹ کانپتا ہے۔ پس مجھ پر پڑھا ہوا درود آیا اور اس کی کپکپاہٹ دور ہوگئی۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن ابی الدنیا کے حوالہ سے حضرت اللہ بن عمر رضی اللہ کی روایت نقل کی ہے جس کا ماحصل یہ ہے کہ قیامت کے دن سیدنا آدم علیہ السلام عرش کے سایہ میں جلوہ افروز ہوں گے اور یہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ ان کی اولاد میں سے کن لوگوں کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں اور کن لوگوں کو جنت کی طرف لے جا رہے ہیں۔ اچانک وہ ملاحظہ فرمائیں گے کہ فرشتے حضور شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک امتی کو دوزخ کی طرف لے جا رہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع فرمائیں گے۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم یہ اطلاع پاتے ہی بے قرار و بے چین ہو کر تیزی سے اس امتی کے پاس تشریف لے جائیں گے اور فرشتوں سے ارشاد فرمائیں گے اس کے نامۂ اعمال کو پھر سے وزن کرو۔ فرشتے عرض کریں گے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کرتے ہیں۔ اس کے نامۂ اعمال میں نیکیاں بہت کم ہیں۔ فرشتوں کی اس بات کو سن کر سرکار بارگاہِ کبریا میں یہ التجا پیش

Marfat.com

فرمائیں گے: یَارَبِّ اَلَیْسَ قَدْ وَعَدتَّنِی اَنْ لاَ تُخْزِیَنِی فِیْ اُمَّتِی اے میرے رب کریم کیا تو نے مجھ سے یہ وعدہ نہیں فرمایا کہ مجھے میری امت کے بارے میں رسوا نہیں فرمائے گا۔ حضور شفیع المذنبین ﷺ کی اس التجا پر مالک یومِ جزاء جل شانہٗ ارشاد فرمائے گا اے فرشتوں میرے محبوب کے حکم کی اطاعت کرو۔ چنانچہ اس بندۂ عاصی کے نامۂ اعمال کو دوبارہ وزن کیا جائے گا اور حضور مونس بیکساں ﷺ کاغذ کا ایک چھوٹا پرزہ اس کی نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور وہ شخص جنت کا حقدار ہو جائے گا۔ وہ گناہ گار امتی عرض کرے گا فِدَاکَ نَفْسِیْ وَاَبِیْ وَاُمِّیْ آپ کی صورت و سیرۃ کیسی پیار ہے، مجھ سیاہ کار پر لطف و کرم کی بارش فرمانے والے آقا آپ کون ہیں اور یہ کاغذ کا پرزہ کیسا تھا۔ سرکار فرمائیں گے میں تمہارا نبی ﷺ عربی ہوں وھٰذِہٖ صَلاَتُکَ الَّتِی کُنْتَ تُصَلِّیْهَا عَلَّی اور یہ تمہارا درود ہے جو تم نے مجھ پر بھیجا تھا۔ (القول البدیع ص ۱۲۳)

اسی ن کی ایک حدیث مواہب لدنیہ میں منقول ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ:

اس قسم کی روایات پر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ ایک مر درود شریف پڑھنے پر اس قدر کثیر ثواب کیوں کر حاصل ہوگا؟ اور ایک چھوٹا سا پرزہ میزانِ عمل کے پلہ کو کیسے جھکا دے گا۔ کیونکہ رب قدیر جل شانہ کے خزانۂ قدرت میں کوئی کمی نہیں ہے اس کی بارگاہ صمدیت میں ذخائر اعمال کی نہیں بلکہ اخلاص و محبت کی قدر و منزلت ہے۔ جتنا زیادہ عمل میں خلوص ہوگا اتنا ہی زیادہ عمل کا وزن ہوگا۔ ترمذی شریف کی مندرجہ ذیل حدیث اس امر پر نصِ صریح ہے۔

حدیث البطاقہ:

حضرت اللہ بن عمر رضی اللہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر تمام دنیا کے سامنے ئے گا اور اس کے سامنے نن ذے (۹۹) رجسٹر ... کھ ... اگیا ہر رجسٹر اتنا ... گا کہ منتہائے نظر تک پھیلا ہوا ہوگا۔ پھر اس کے بعد اس سے پوچھا جائے گا کہ تو ان اعمال ناموں سے کسی کا انکار کرتا ہے۔ کیا میرے ان فرشتوں نے، جو اعمالِ خیر و شر لکھنے پر متعین تھے، تجھ پر کچھ ظلم کیا ہے؟ (یعنی کوئی گناہ بغیر کئے ہوئے لکھ لیا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ لیا ہے) وہ عرض کرے گا نہیں اے میرے رب، پھر ارشادِ باری تعالیٰ ہوگا کہ تیرے پس ان

Marfat.com

بداعمالیوں کا کوئی عذر ہے۔ وہ عرض کرے گا اے رب کریم کوئی عذر نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے۔ آج تجھ پر کچھ ظلم نہیں ہے۔ پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا۔ رب کریم ارشاد فرمائے گا کہ جا اس کو وزن کرالے۔ وہ عرض کرے گا۔ اے رب کریم اتنے عظیم دفتروں کے مقابلہ میں یہ معمولی پرزہ کیا کام دے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا۔ آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اللّٰهِ شَيْءٌ (ترمذی شریف)۔

پھر ان سب دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا اور دوسری طرف وہ پرچہ ہوگا تو دفتروں والا پلڑا اس پرزہ کے وزن کے مقابلہ میں اڑنے لگے گا۔ پس اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے نام سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہے۔

اس حدیث پاک سے یہ بات بصراحت معلوم ہوگئی کہ خلوص وللّٰہیت سے ایک مر پڑھے ہوئے کلمۂ شہادت کا ثواب منتہائے نظر تک (جہاں تک گناہ پہنچ سکے) پھیلے ہوئے بڑے بڑے دفتروں کے وزن پر غالب آجائے گا۔ غور فرمایئے جب یہ عظیم ثواب کلمۂ شہادت کی بااخلاص تسبیح پر ہے جس کو صرف بندے نے کیا اور اس کے اس فعل میں نہ تو اللہ تعالیٰ شریک رہا اور نہ ہی اس کے ملائکہ شامل رہے تو پھر خلوص ومحبت کے ساتھ بھیجے گئے درود وسلام کے اجر عظیم اور ثواب کثیر کے بارے میں کیونکر شبہ کیا جاسکتا ہے جبکہ بندوں کے درود وسلام بھیجنے کے عمل میں خود باری تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی شامل رہتے ہیں۔

کثرتِ درود جملہ مشکلات ومہمّات کا حل ہے

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ مَاشِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَاشِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ

Marfat.com

مَاشِئتَ فَاِنْ زِدْتَ فَھُوَ خَیْرٌلَکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوَاتِی کُلَّھَا قَالَ اِذًا تکفٰی ھَمَّکَ وَیَغْفِرُ (رواہ الترمزی)

ترجمہ: حضرت ابی کعب رضی اللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ پر کثرت سے دورد بھیجنا چاہتا ہوں تو اپنے لئے دعا کرنے کے مقابلے میں آپ کے لئے کتنی مقدار میں درود شریف پڑھنا مقرر کروں۔ سرکار نے فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ایک چوتھائی۔ سرکار نے فرمایا جتنا چاہو۔ اگر وہ زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا۔ سرکار نے فرمایا جتنا چاہو اگر اور زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا دو تہائی۔ حضور نے ارشاد فرمایا تجھے اختیار ہے جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے اور زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ پھر تو میں اپنی تمام دعاؤں کے بدلے میں آپ ﷺ پر درود ہی بھیجوں گا۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تب تو تیری ساری فکروں کی کفایت کی جائے گی۔ اور تیرے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

اس ارشاد پاک میں حضور سید عالم ﷺ نے درود پڑھنے کے لئے نہ کوئی تعداد مقرر فرمائی اور نہ ہی رات و دن میں سے کسی وقت کا تعین فرمایا بلکہ اوراد و وظائف کے تمام اوقات میں درود و شریف پڑھنے کو دنیا اور آخرت کی جملہ مشکلات و مہمات کو دور کرنے کے لئے اکسیر اعظم اور جرم وخطاء کی مغفرت کے لئے وسیلہ عظمٰی بتایا تو اس حدیث پاک کا مفاد یہ ہوا کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد اور اس کے علاوہ دوسرے اوقات جس میں دعائیں پڑھی جاتی ہیں بجائے اپنے لئے دعا مانگنے کے صرف حضور جان رحمت ﷺ پر درود و سلام کا پڑھنا افضل و بہتر ہے۔ پس جو شخص آپ ﷺ پر اپنی دعا کے سارے اوقات میں درود و سلام بھیجے گا وہ دنیا و آخرت کی تمام نعمتوں سے مالا مال ہو جائے گا اور بغیر مانگے بارگاہِ الٰہی سے ہر بھلائی کو پائے گا۔ کیونکہ درود و سلام کا پڑھنا اللہ و رسول کی بارگاہ میں سب سے زیادہ محبوب و مرغوب ہے لہٰذا اس کے ورد کرنے والے پر اس کی دعا سے کئی گناہ زیادہ انوارِ الٰہی اور

Marfat.com

برکاتِ خداوندی کا نزول ہوگا۔ نسیم الریاض میں ہے:

فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُصَلِّی عَلَیْہِ اَضْعَافَ صَلٰوتِہٖ فَیَنَالُ کُلَّ خَیْرٍ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ غَیْرِ طَلَبٍ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۹۲)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ درود پڑھنے والے پر کئی گنا زیادہ اپنی رحمت کو نازل فرماتا ہے۔ پس درود پڑھنے والا بغیر مانگے بارگاہِ الٰہی سے ہر بھلائی پالیتا ہے۔

علامہ سخاوی ارشاد فرماتے ہیں کہ درود شریف ذکر خدا جل جلالہٗ اور تعظیم مصطفیٰ ﷺ دونوں پر مشتمل ہے تو یہ حقیقت میں اس حدیث قدسی کی طرح ہے:

مَنْ شَغَلَہٗ ذِکْرِیْ عَنْ مَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُہٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِیَ السَّائِلِیْنَ

ترجمہ: جس شخص کو میرا ذکر مجھ سے دعا مانگنے میں مانع ہو میں اس کو دعا مانگنے والوں سے زیادہ دیتا ہوں۔ (القول البدیع ص ۱۳۹)

یہ ہے کہ جس طرح ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنے والے کو مولائے کریم اپنی شانِ کریمی سے بغیر مانگے مانگنے والوں سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ اسی طرح اپنی دعا کے بدلے میں درود شریف پڑھنے والے کو بھی بغیر طلب کے دونوں جہاں کی نعمت و عظمت عطا فرماتا ہے۔

علماء دین تحریر فرماتے ہیں کہ بندۂ مومن جب اپنی رغبت اور چاہت کو مرضیٔ مولیٰ پر قربان کر دیتا ہے تو رحمتِ الٰہی پکار اٹھتی ہے۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ جو شخص اللہ تعالیٰ کا ہو رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی کفایت فرماتا ہے۔

حضرت سیدی شاہ الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان مدارج النبوۃ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جس وقت فقیر (شاہ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) کو حضرت شیخ الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ نے مدینہ منورہ کے مبارک سفر کے لئے رخصت فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ تم یاد رکھو کہ اس سفر میں بعد ادائے فرائض نبی اکرم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے سے بلند تر کوئی عبادت نہیں ہے۔ جب حضرت شیخ الوہاب سے درود پاک پڑھنے کی تعداد دریافت کی گئی تو ارشاد فرمایا یہاں کوئی تعداد معین ہی نہیں ہے۔ جتنا ہو سکے پڑھو اس سے رطب اللسان رہو

Marfat.com

اور اسی کے رنگ میں رنگ جاؤ۔

حرمین شریفین کی مقدس سرزمین پر حاضری کے علاوہ اوقات میں حضرت شیخ موصوف فرمایا کرتے تھے کہ روزانہ ایک ہزار مر درود شریف پڑھنا چاہئے۔ اگر اتنا نہ ہو سکے تو کم از کم پانچ سو مر پڑھنا چاہئے گویا ہر نماز کے بعد سو (۱۰۰) مر درود شریف پڑھنا چاہئے۔

درود و سلام لکھنے پر اجرِ بے پایاں

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

عَنْ اَبِی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنه علیه الصلوٰۃ والسلام قال من صلی علی فی کتاب لم تزل الملا ئکة تستغفر لهٗ مابقی اسمی فی ذالک الکتاب

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے مروی ہے حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا کسی کتاب میں (یعنی کتاب میں لکھے گا) فرشتے ہمیشہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کسی کتاب میں حضور اقدس ﷺ کا نامِ مبارک تحریر کرنے کے بعد درود شریف ﷺ وغیرہ لکھا تو اس نے ایک اچھا طریقہ ایجاد کیا اور جس کسی نے اسلام میں کوئی طریقہ ایجاد کیا تو اس کے لئے حدیث شریف میں یہ خوش خبری آئی ہے:

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِهٖ

ترجمہ: یعنی جس شخص نے اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو رائج کیا تو اس کو رائج کرنے کا بھی ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی ثواب ملے گا جو بعد میں اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے۔

Marfat.com

اس حدیث کی روشنی میں مندرجہ بالا حدیث کا مفہوم یہ ہوا کہ درود شریف لکھنے والے کو اس درود کے لکھنے کا اور اس کے تمام پڑھنے والوں کے پڑھنے کا بے شمار اجر وثواب ملتا رہے گا۔ کیونکہ اس کا لکھنا ہی ان سب کے پڑھنے کا سبب ہے۔ نسیم الریاض میں ہے:

فَلَهٗ اَجْرُهٗ وَاَجْرُ مَنْ قَرَاهُ اَجْرًا غَیْرَ مَقْطُوْعٍ وَلَا مَمْنُوْنٍ

ترجمہ: یعنی اس کو درود لکھنے کا ثواب اور اس کے پڑھنے والوں کا نہ ختم ہونے والا ثواب ملے گا۔ اسی ن کی صدیق اکبر رضی اللہ سے یہ حدیث مروی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَتَبَ عَنِّیْ عِلْمًا فَكَتَبَ مَعَهٗ صَلٰوتٍ عَلَیَّ لَمْ تَزَلْ فِیْ آخِرِ مَاقُرِیَ ذَالِكَ الْكِتَابُ (القول البدیع ص ۲۵۱)

ترجمہ: سرکار نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ سے متعلق کوئی علمی چیز لکھے اور اس کے ساتھ درود شریف بھی تو اس کا ثواب جب تک کتاب پڑھی جائے گی ملتا رہے گا۔

اسی طرح کی ایک دوسری حدیث حضرت سیدنا اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن محدثین حاضر ہوں گے۔ ان کے ہاتھوں میں دواتیں ہوں گی (جن سے وہ احادیث نقل فرماتے تھے) خداوند عالم ان سے ارشار فرمائے گا: طَالَ مَاكُنْتُمْ تَكْتُبُوْنَ الصَّلٰوةَ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْطَلَقُوْا اِلَی الْجَنَّةِ (القول البدیع ص ۲۵۱)

تم سب میرے نبی پر کثرت سے درود لکھا کرتے تھے۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (

کتابتِ درود سے متعلق ایک خواب:

حضرت حسن بن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ کی زیارت ہوئی تو مجھ سے امام صاحب نے فرمایا: لَوْرَأَیْتَ صَلَاتِنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكِتَابِ كَیْفَ یَزْهُوْ بَیْنَ اَیْدِیْنَا کاش تو

Marfat.com

یہ دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ پر کتابوں میں ہمارا درود لکھنا ہمارے سامنے کیسا نورانی منظر پیش کرتا ہے۔

(القول البدیع ص۲۵۲)

حضرت ابوالحسن میمونی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد ابو علی حسن رحمۃ اللہ علیہ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا ان کے ہاتھوں کی انگلیوں کے اوپر کوئی چیز سنہرے رنگ یا زعفرانی رنگ میں لکھی ہوئی ہے۔ میں نے اپنے مشفق استاد سے پوچھا آپ کی انگلیوں پر ایک خوش کن تحریر دیکھتا ہوں، وہ کیا ہے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا یہ رسول کریم ﷺ پر درود پاک لکھنے کی برکت ہے۔

حضرت سفیان بن عینیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے ایک دوست کو انتقال کے بعد خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا مولائے کریم جل شانہٗ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے بتایا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِین مولیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے ان سے پوچھا کس عملِ خیر کی وجہ سے تمہیں یہ نعمت ملی۔ انہوں نے کہا:

كُنْتُ اكتبُ الحَدِيْثَ فَإِذَا جَاءَ ذِكْرُ النَّبِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبْتُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: میں حدیث مبارک لکھا کرتا تھا تو جب بھی سرکار کا نام اقدس آتا تو میں اس پر صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیا کرتا تھا۔

(القول البدیع ص۲۵۲)

حضرت حمزہ کنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حدیث پاک لکھا کرتا تھا اور حضور کے نامِ اقدس کے ساتھ صرف ﷺ لکھتا تھا۔ ایک رات میں خواب میں دولتِ دیدار سے سرفراز ہوا تو سرکار نے ارشاد فرمایا:

مَالَکَ لَا تَتِمُّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ کیا بات ہے تم مجھ پر پورا درود نہیں لکھتے ہو۔

پھر میں نے ہمیشہ کے لئے نامِ اقدس کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے کا التزام کرلیا۔

(القول البدیع ص۲۵۷)

ان ارشادات و واقعات سے نام اقدس کے ساتھ درود شریف لکھنے اور پڑھنے کی اہمیت پوری طرح واضح ہے۔ لہٰذا مومن کی بخت آوری یہ ہے کہ جب بھی حضور سید عالم ﷺ

Marfat.com

کا نام مبارک لے یا لکھے تو پورا درود لکھنے اور پڑھنے میں ہرگز ہرگز کوئی تساہلی نہ کرے۔ اگر بار بار اسمِ مبارک لکھے تو ہر بار پورا درود ﷺ لکھے۔ کاہلوں اور گنواروں کی طرح صلعم وغیرہ الفاظ سے صرف اشارہ نہ کرے۔ حضرات فقہا کرام درود شریف کی طرف اشارہ کرنے کے لئے دو یا چار حرف لکھنے کو مکروہ بتاتے ہیں۔

سیدی علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَيُكْرَهُ اَنْ يُرْمَزَ لِلصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النبى صَلَّى اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْخَطِّ بِاَنْ يُقْتَصَرَ مِنْ ذَالِكَ عَلَى الْحَرْفَيْنِ هٰكَذَا عَمْ اَوْنَحْوُ ذَالِكَ كَمَنْ يَكْتُبُ صَلْعَمْ يَشِيْرُ بِهٖ اِلٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُكْرَهُ حُذْفُ وَاحِدٍ مِنَ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ وَالْاَقْتِصَارُ عَلٰى اَحَدِهِمَا

(روح البیان سورہ احزاب)

یعنی حضور سرورِ عالم ﷺ پر درود و سلام کے لئے تحریر میں اشارہ کرنا یعنی درود شریف کو دو حرفوں اقتصار کرنا جیسے عم اسی طرح صلعم لکھ کر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اشارہ کرنا مکروہ ہے اور درود و سلام میں سے کسی ایک کو حذف کرنا اور کسی ایک پر اختصار کرنا بھی مکروہ ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَا يَنْبَغِى اَنْ يُرْمَزَ بِالصَّلٰوةِ كَمَا يَفْعَلُهُ الْكُسَالٰى وَالْجُهَلَةُ وَعَوَامُ الطَّلَبَةِ فَيَكْتُبُوْنَ صُوْرَةَ صَلْعَمْ بَدَلاً مِنْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (القول البدیع ص ۲۵۰)

یعنی یہ مناسب نہیں ہے کہ درود پاک کے لئے صرف اشارہ کرے جیسا کاہل اور گنوارہ اور عام طلباء (حدیث) کرتے ہیں کہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ صلعم وغیرہ لکھتے ہیں:

وَنَسْاَلُ اللهَ الرَّحْمٰنَ اَنْ يُلْهِمَنَا الصَّلٰوةَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ الْمُجْتَبٰى وَحَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا اذكر خطاً ونطقاً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا

Marfat.com

كَثِيرًا كَثِيرًا آمِيْنَ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ بِجَاهِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

درود و سلام پڑھنا غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ

حضرت ابن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَلَّمَ عَشْرًا فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً

ترجمہ: سرکار مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر دس مرتبہ سلام بھیجا (یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ کہا) تو گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۹۳)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور شاہِ مرسلاں ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کو دس (۱۰) نیکیاں عطا فرمائے گا اور دس خطائیں معاف فرمادے گا۔ دس درجے بلند فرمائے گا اور دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔ (القول البدیع ص ۱۰۸)

سیدنا صدیق اکبرؓ فرماتے ہیں کہ:

حضور جانِ رحمت ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کے مٹانے میں آگ کو بجھانے والے ٹھنڈے پانی سے زیادہ مؤثر ہے اور آپ کی بارگاہِ اقدس میں سلام پیش کرنا غلام کے آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔ اور آپ کی محبت جان سے زیادہ افضل واعلیٰ ہے۔

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۹۹)

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور جانِ رحمت ﷺ پر درود بھیجنا گناہوں کے مٹانے میں آگ کو بجھانے والے ٹھنڈے پنی سے زیادہ موثر ہے اور آپ کی بارگاہِ اقدس میں سلام پیش کرنا غلاموں کے آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے اور آپ کی محبت جان سے زیادہ پیاری ہے۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۹۴)

Marfat.com

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد مبارک کی توضیح میں فرماتے ہیں کہ حضور محبوب کبریا ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں سلام پیش کرنا غلام کے آزاد کرنے سے افضل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ احادیث میں غلام آزاد کرنے کا ثمرہ یہ بیان فرمایا گیا ہے:

مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ حَتّٰى الْفَرَجِ بِالْفَرَجِ یعنی جس شخص نے غلام آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔ یہاں تک کہ غلام کی شرم گاہ کے بدلے میں اس کی شرم گاہ کو آزاد فرمائے گا۔ جبکہ رسول مجتبیٰ ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں سلام بھیجنے پر یہ اعزاز و اکرام بخشا گیا ہے کہ خود مولائے کریم جل جلالہ سلام بھیجنے والے پر دس مرتبہ سلام و رحمت نازل فرماتا ہے۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ غلام آزاد کرنے کا مفاد حصولِ جنت ہے اور سلام بھیجنے کا مفاد نزولِ رحمت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ پروردگارِ عالم کا نزولِ رحمت فرمانا کروڑوں خُلدِ بریں سے افضل و اشرف ہے۔

غرباء کو نوید مسرّت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ تَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِىْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّهَا زَكٰوةٌ وَقَالَ لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ

(القول البدیع ص ۱۲۷)

Marfat.com

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو اس کو چاہیئے یوں دعا مانگا کرے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ پس یہ دعا اس کے لئے زکوٰۃ ہے اور مومنین کا شکم کسی خیر سے نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلُّوْ عَلَیَّ فَاِنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ زَکٰوۃٌ لَّکُمْ

مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود بھیجنا بلاشبہ تمہارے لئے زکوٰۃ (صدقہ) ہے۔

سیدنا مولیٰ علیؓ سے حضور کا یہ ارشاد گرامی مروی ہے:

صَلَاتُکُمْ عَلَیَّ مُحْرِزَۃٌ بِدُعَائِکُمْ وَمَرْضَاۃٌ لِرَبِّکُمْ وَزَکٰوۃٌ لِاَعْمَالِکُمْ

ترجمہ: تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری دعاؤں کو محفوظ کرنے والا ہے اور تمہارے رب کی خوشنودی کا سبب ہے اور تمہارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔

حضرت عبداللہ بن جراد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول رحمت ﷺ پر درود بھیجنا بیس جہادوں کے برابر ہے۔ بعض آئمہ دین نے بارگاہِ اقدس میں درود و سلام بھیجنے کو صدقہ سے افضل بتایا ہے۔ اور افضل ہونے کی وجہ یہ تحریر فرمائی ہے کہ صدقہ ایک ایسا فریضہ ہے جو صرف عالم انسانیت پر فرض ہوا ہے اور ان کے اس عمل میں نہ باری تعالیٰ شامل ہے اور نہ ہی اس کی نوری مخلوق لیکن نبی رحمت ﷺ پر درود و سلام بھیجنا ایسا محبوب فریضہ ہے جس کو بندوں پر فرض کرنے کے علاوہ خود باری تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی کرتے ہیں۔

Marfat.com

قلب ونظر کی ٹھنڈک

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَامِنْ عَبْدٍ صَلَّی عَلَیَّ صَلٰوۃً اِلَّا عَرَجَ بِھَا مَلَکٌ حَتّٰی یَحْیِی بِھَا وَجْہَ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ فَیَقُوْلُ رَبُّنَا تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِذْھَبُوْبِھَا اِلٰی قَبْرِ عَبْدِیْ تَسْتَغْفِرُ لِقَائِلِھَا وَتَقِرُّبِھَا عَیْنَہٗ

ترجمہ: حضور جانِ رحمت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو لے جا کر بارگاہِ الٰہی میں پیش کرتا ہے۔ رب کائنات ارشاد فرماتا ہے کہ اس درود کو میرے بندے کی قبر کے پاس لے جاؤ یہ اس کے لئے استغفار کرے اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔ (القول البدیع ص)

افضل الصلوٰۃ میں ہے کہ درود و سلام پڑھنے والے کے لئے قبر میں نور بکھر جاتا ہے۔

روح البیان میں حضور انور ﷺ کا یہ ارشاد پاک منقول ہے:

من صلّ واحدۃً امر اللہ حافظہ ان لایکتب علیہ ثلثۃ ایام

ترجمہ: جو شخص ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے خداوند عالم نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ تین دن تک اس درود پڑھنے والے کا کوئی چھوٹا گناہ نہ لکھیں۔ (روح البیان سورہ احزاب)

درود پاک اور دیگر اعمالِ خیر کے عظیم فوائد:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے درود و سلام کے پڑھنے پر عالمِ آخرت میں عظیم فوائد وثمرات کے ملنے پر مختلف روایات کو نقل فرمایا ہے۔ جن میں سے بعض ماسبق میں مذکور ہوئی ہیں۔ ایک طویل حدیث کا اقتباس مندرجہ ذیل ہے جس میں درود پاک کے علاوہ دوسرے اعمالِ خیر کے فوائد کا بھی ذکر ہے۔

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور دریائے رحمت

Marfat.com

ﷺ نے ارشاد فرمایا گزشتہ رات میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا اس کے پاس ملک الموت روح قبض کرنے کے لئے آیا تو والدین کے ساتھ حسن سلوک آیا اور ملک الموت کو لوٹا دیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس پر عذاب قبر مسلط ہوا تو اس کا وضو آیا اور اس کو عذاب قبر سے چھٹکارا دلا دیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس کو شیاطین نے گھیر لیا۔ پس اس کا ذکرِ الٰہی آیا اور ذاکر کو شیاطین کے نرغہ سے نکال لیا۔ ایک امتی کو دیکھا پیاس کی شدت سے اس کی زبان باہر نکلی ہوئی ہے اور وہ جب حوض کے قریب جاتا ہے تو اسے پانی پینے سے روک دیا جاتا ہے۔ پس اس کا روزہ آیا اور اس کو سیراب کر دیا۔ ایک امتی کو دیکھا انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام حلقہ وار تشریف فرما ہیں اور یہ جب ان کے قریب جاتا ہے تو دھتکار دیا جاتا ہے۔ پس اس کا غسل جنابت آیا اور اس کو میرے پہلو میں بٹھا دیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس کے آگے پیچھے دائیں بائیں اوپر نیچے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ پس اس کا حج وعمرہ آیا اور اس کو روشنی میں پہنچا دیا۔ ایک امتی کو دیکھا وہ مومنین سے کلام کرنا چاہتا ہے لیکن اہلِ ایمان اس سے کلام نہیں کرتے۔ پس اس کی صلہ رحمی کا عمل آیا اور کہا اے جماعت اس سے کلام کرو۔ یہ اپنے عزیز واقارب کے ساتھ صلۂ رحمی کرتا تھا۔ پس مومنین نے اس سے سلام ومصافحہ کیا۔ ایک امتی کو دیکھا جو نار جہنم کی تپش اور اس کے شراروں سے اپنے چہرے کو بچاتا ہے۔ پس اس کا صدقہ آیا اور اس کے چہرے اور نار جہنم کے درمیان پردہ بن کر حائل ہو گیا اور اس کے سر پر سایہ فگن ہو گیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس کو دوزخ کے سپاہی گھیرے ہوئے ہیں۔ پس اس کے کام امر بالمعروف (بھلائی کا حکم دینا) اور نہی عن المنکر (برائی سے روکنا) آیا اور اس کو عذاب کے فرشتوں سے چھٹکارا دلا کر رحمت کے فرشتوں کو سونپ دیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس کا نامۂ اعمال بائیں جانب رکھا گیا۔ پس اس کے پاس اس کا خوفِ الٰہی آیا اور اس کے نامۂ اعمال کو دائیں طرف کر دیا۔ ایک امتی کو دیکھا اس کو جہنم میں ڈال دیا گیا۔ پس اس کا خشیتِ الٰہی میں نکلا ہوا آنسو آیا اور اس کو جہنم سے نکال لیا۔ ایک امتی کو دیکھا وہ دوزانو بیٹھا ہے اس کے اور خلاقِ کائنات کے درمیان حجاب ہے۔ پس میری محبت آئی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر بارگاہِ خداوندی میں داخل کر دیا۔ ایک امتی کو دیکھا وہ پل صراط پر بیمار اونٹ کی طرح کانپتا ہے پس مجھ پر بھیجا ہوا درود آیا اور اس کی کپکپی کو دور کر دیا۔

علامہ سخاوی نے شیخ عارف ابو ثابت محمد بن عبد الملک دیلمی کے واسطہ سے تحریر

Marfat.com

فرمایا کہ یہ حدیث اگرچہ محدثین کے نزدیک غریب ہے لیکن اس میں مذکور اکثر احوال و وقائع کی صحت کا علم یقیناً بطریق کشف حاصل ہو گیا ہے۔ القول البدیع کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

لَارَیْبَ حَصَلَ لَہُ الْعِلْمُ الْقَطْعِی بِصِحَّتِہٖ مِن طَرِیْقِ الْکَشْفِ فِی کَثِیْرٍ مِّنْ وَّقَائِعِہٖ وَاَحْوَالِہٖ

(القول البدیع ص ۱۲۶)

صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدۂ شفاعت

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ النِّدَاءِ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدِ نِالْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: حضور سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے اذان سننے کے بعد اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدِ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ پڑھا تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگی۔ (رواہ البخاری)

مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم مؤذن کی آواز سنو تو تم وہی کہو جو وہ کہتا ہے اور مجھ پر درود بھیجو۔ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو کیونکہ جنت میں وہ مقام ہے جہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا ہے اور نہ کسی کو زیب دیتا ہے خدا کے بندوں سے بجز ایک بندے کے اور میں امید رکھتا ہوں کہ وہ بندہ میں ہی ہوں لہٰذا جو کوئی میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے گا تو

Marfat.com

اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

اسی مضمون کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ کی دعا بھی مانگا کرو۔ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وسیلہ کیا چیز ہے؟ سرکار نے ارشاد فرمایا۔ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک بندۂ خدا کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔ (القول البدیع ص ۱۸۹)

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اور متعدد صحابہ کرام مثلاً حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت انس، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اس مضمون کی احادیث کو نقل کیا ہے۔

ان ارشاداتِ عالیہ میں وسیلہ سے مراد تقربِ الٰہی کا وہی درجہ ہے جس کے اوپر کوئی درجہ نہیں ہے اور جو صرف حضور سید المرسلین ﷺ کو عطا ہوگا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے:

فَاِنَّهَا دَرَجَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَایَنَالُهَا اِلَّا عَبْدٌ وَاحِدٌ وَارْجُو مِنَ اللّٰهِ اَنْ یَّكُوْنَ هُوَ اَنَا (روح البیان سورہ مائدہ)

وسیلہ جنت کا اعلیٰ درجہ ہے جو صرف ایک بندۂ خدا کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا۔

وسیلہ کی تحقیق:

لغت میں وسیلہ کا معنی ہے: مَایُتَوَصَّلُ بِهٖ اِلَی الشَّیْئِ وَیُتَقَرَّبُ بِهٖ اِلَیْهِ (لسان العرب)

یعنی جس چیز کے ذریعہ کسی تک پہنچا جائے اور اس کا قرب حاصل ہو اسے وسیلہ کہتے ہیں۔ (ضیاء القرآن)

اور قرآن کریم کی آیۃ کریمہ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ (سورہ مائدہ)

ترجمہ: اور تلاش کرو اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ۔ میں آئمہ مفسرین کے دو قول ہیں:

Marfat.com

1- وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ منزلت کا نام ہے اور وہی مقام حضور اکرم ﷺ کی سکونت کا ہے۔ وہ عرش اعظم سے بہت قریب ہے۔

2- والوسیلة کل مایتقرب بہ (کشاف) وسیلہ سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے تقرب الٰہی حاصل کیا جاتا ہو۔ وہ اعمالِ صالحہ ہوں یا مقربانِ بارگاہِ خدا۔ وسیلہ دونوں کو شامل ہے۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ آیۃ مذکورہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وَاعْلَمْ اَنَّ الآیَۃَ الکَرِیْمَ صَرَّحَتْ بِالْاَمْرِ بِاتِّغَاءِ الْوَسِیْلَۃِ وَلَابُدَّ مِنْھَا الْبَتَۃَ فَاِنَّ الْوَصُوْلَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یَحْصُلُ اِلَّا بِالْوَسِیْلَۃِ وَھِیَ عُلَماءُ الْحَقِیْقَۃِ وَمَشَائِخُ الطَّرِیْقَۃِ

(روح البیان سورہ مائدہ ج ۲ ص ۳۸۸)

جان لو بلاشبہ آیۃ کریمہ نے وسیلہ طلب کرنے کے لئے حکم کو واضح کر دیا اور یقیناً وسیلہ ضروری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تک رسائی بغیر وسیلہ کے حاصل نہ ہوگی اور وسیلہ سے مراد علماء حقیقت اور مشائخ طریقت ہیں۔

وسیلہ کا فائدہ:

علمہ موصوف وسیلہ کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:

وَالْعَمَلُ بِالنَّفْسِ یَزِیْدُ فِی وُجُوْدِھَا وَاَمَّا الْعَمَلَ وُفِقَ اِشَارَۃِ الْمُرشِدِ وَدَلاَلَۃِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ فَیَخْلَصُھَا مِنَ الْوُجُوْدِ وَیَرْفَعُ الحِجَابَ

ترجمہ: یعنی اپنے نفس کے مطابق عمل کرنے میں نفس وجود زیادہ ہوتا ہے اور مرشد کے ارشاد کے موافق اور حضرات انبیاء کرام واولیاء عظام علیہم السلام والرضوان کی رہنمائی کے مطابق عمل کرنے سے نفس کا وجود ختم ہو جاتا ہے اور پردہ ہٹ جاتا ہے اور طالب رب العالمین کی بارگاہِ قرب میں پہنچ جاتا ہے۔

اسی ضمن میں صاحبِ روح البیان نے حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا مندرجہ ذیل بصیرت افروز واقعہ ذکر فرمایا ہے۔

Marfat.com

شیخ شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت افروز واقعہ:

حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں قرب خداوندی حاصل کرنے کے لئے اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ پہاڑ کی کھوہ میں گوشہ نشیں ہوا اور یہ خیال کرنے لگا کہ آج یا کل خدا کی معرفت کا دروازہ کھلے گا۔ ایک دن اچانک ایک صاحبِ جاہ و جلال بزرگ تشریف لائے۔ ان کی نورانی صورت سے ہمیں معلوم ہوا کہ یہ اللہ کے ولی ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا آپ کا مزاج مبارک کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا ان کی حالت کیسی ہوگی جو کہتے ہیں کہ آج یا کل خدا کی قربت کا دروازہ کھلے گا۔ اے نفس کیوں نہیں اللہ تعالیٰ کی عبادت صرف اس کی خوشنودی کے لئے کرتا۔ شیخ موصوف فرماتے ہیں کہ اس عارف باللہ کی یہ بات سن کر ہم خوابِ غفلت سے بیدار ہوئے اور صدق دل سے بارگاہ الٰہی میں تائب ہوئے اس کے بعد ہی ہم پر معرفتِ الٰہی کا دروازہ کھل گیا۔ (روح البیان سورہ مائدہ)

حضرت شاہ ولی اللہؒ آیۃ مذکورہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس آیۃ میں وسیلہ سے مراد بیعتِ مرشد ہے۔ (قول جمیل)

علامہ پیر کرم شاہ صاحب مدظلہ العالی آیۃ مذکورہ کے ماتحت وسیلہ کی توضیح کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

ایمان، نیک اعمال، عبادات، پیروی سنت اور گناہوں سے بچنا یہ سب اللہ تعالیٰ تک پہنچنے اور اس کا قرب حاصل کرنے کا وسیلہ اور ذریعہ ہیں اور مرشد کامل جو اپنی توجہ سے اپنے مرید کی آنکھوں سے غفلت کی پٹی اتار دے۔ دل میں یادِ الٰہی کی تڑپ پیدا کر دے اس کے وسیلہ ہونے میں کون شبہ کر سکتا ہے۔ کاملین امت نے ایسے مرشد کی تلاش میں سینکڑوں ہزاروں کوس کی مسافت کو پا پیادہ طے کیا ہے اور ان کی رہنمائی اور دستگیری سے آسمانِ معرفت وحکمت پر مہر و ماہ بن کر چمکے ہیں۔

قطع ایں مرحلہ بے ہمرئ خضر مکن — ظلمات است بترس از خطر گمراہی

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم — تا غلامِ شمس تبریزی نشد

(رومی علیہ الرحمۃ)

دمِ عارف نسیم صبح دم ہے　　اس سے ریشہ متنی میں نم ہے
اگر کوئی شعیب آئے میسر　　شبانی سے کلیمی دو قدم ہے
(علامہ اقبال)

مقامِ محمود:

مقامِ محمود کے بارے میں آئمہ مفسرین کے چند اقوال ہیں: بعض حضرات نے فرمایا اس سے مراد شفاعتِ عظمیٰ ہے اس لئے کہ وہ ایسا مقامِ بلند ہے جہاں ساری خدائی آپ کی تعریف وتوصیف کرے گی۔

تفسیر ضیاء القرآن میں ہے کہ خود نبی مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقامِ محمود کی وضاحت فرماتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا ہے: هُوَ الْمَقَامُ الَّذِیْ اَشْفَعُ فِیْهِ لِاُمَّتِیْ یہ وہ مقام ہے جہاں سے میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا۔ (ضیاء القرآن، سورہ بنی اسرائیل)

علامہ پیر محمد کرم شاہ صاحب نے علامہ قرطبی اور دیگر مفسرین کے واسطہ سے یہ نقل فرمانے کے بعد کہ ''حضور شافع محشر ﷺ پانچ قسم کی شفاعتیں فرمائیں گے'' یہ تحریر فرماتے ہیں کہ خود سوچئے جس کا دامن کرم سب کو ڈھانپے ہوگا جس کی محبوبیت کا ڈنکا ہر جگہ بج رہا ہوگا۔ جس کی جلالتِ شان اپنے بھی دیکھیں گے اور بیگانے بھی ایسے میں کون سا دل ہوگا جو اس محبوب کی عظمت کا اعتراف نہ کرے اور کون سی زبان ہوگی جو ان کی تعریف وتوصیف میں زمزمہ سنج نہ ہوگی۔

وہم کا ازالہ:

مذکورہ روایات سے یہ وہم نہ کیا جائے کہ حضور پرنور فخر کائنات ﷺ کا اس اعلیٰ مقام (وسیلہ و مقامِ محمود) پر نزول اجلال فرمانا امتِ مسلمہ کی دعا پر موقوف ہے۔ القول البدیع میں ہے:

اِنَّ طَلَبَنَا اِیَاهَالَهٗ عَادَةٌ عَلَیْنَا بِامْتِثَالِ مَااُمِرْنَا بِهٖ مِنْ جِهَةِ الْکَرِیْمَةِ وَهٰذَا نَحْوَصَلَاتِنَا وَسَلَامِنَا عَلَیْهِ

(القول البدیع ص ۱۸۷)

یعنی سرکار اقدس ﷺ کے لئے وسیلہ طلب کرنے کا ثواب ان کے ارشادِ عالی کی اطاعت کرنے کی بناء پر ہمیں کو حاصل ہوتا ہے اور یہ ان پر درود وسلام بھیجنے کی طرح ہے۔

Marfat.com

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہم درود شریف میں رب کریم کی بارگاہ میں حضور اقدس ﷺ کے لئے نزولِ رحمت کی دعا کرتے ہیں اور اس کا ثمرہ بے شمار رحمت وغفران کی صورت میں ہمیں کو ملتا ہے اسی طرح سرکار کے لئے وسیلہ طلب کرنے کا ثواب جزیل بھی رضائے مولیٰ اور شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ کی صورت میں ہمیں کو ملے گا۔

حضرت سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب یہ بات مسلم ہے کہ حضور اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ عبودیت کے اعتبار سے اعظم خلائق ہیں اور عرفانِ باری تعالیٰ میں ساری مخلوق سے عارف تر ہیں اور خشیتِ الٰہی میں سب سے بڑھ کر ہیں اور محبت الٰہی میں سب سے زیادہ محبوب ہیں تو یقیناً آپ کی منزل تمام منازل میں عظیم تر ہوگی۔ اور جنت میں آپ کا درجہ سب سے اعلیٰ ہوگا۔ لہٰذا حق تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے لئے جو کمالات اور اعلیٰ درجات رکھے ہیں اور جن کا وعدہ فرمایا ہے وہ امت مسلمہ کی دعا وسوال پر موقوف نہیں ہے بلکہ ان کی اس دعا کا فائدہ بھی انہیں کو پہنچے گا۔ جس طرح کہ حضور اکرم ﷺ پر درود وسلام بھیجنے والے کو ایک کے بدلے میں خدا کی دس رحمتیں ملتی ہیں یہی صورتِ حال وسیلہ میں بھی ہے کہ اس دعا اور سوال کرنے والے کو ثواب جزیل قربِ خداوندی۔ زیادتی ایمان۔ رضائے مولیٰ اور شفاعتِ رسول حاصل ہوگی۔

سید الایام جمعہ کے دن حضور سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجنے کی فضیلت

صَلُّو عَلَيْهِ كُلَّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ — صَلُّوا عَلَيْهِ عَشِيًّا وَصَبَاحًا
صَلُّو عَلَيْهِ كُلَّمَا ذُكِرَ اسْمُهُ — فِي كُلِّ حِيْنٍ غُدُوَّةً وَرَوَاحًا

حضور خیر الانبیاء روحی فداہ ﷺ پر ہر دن اور ہر رات میں درود وسلام کا پڑھنا نہایت مستحسن ہے بالخصوص جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں اور بھی زیادہ افضل ہے۔ کیونکہ

Marfat.com

جمعہ کا دن اور جمعہ کی رات ہفتہ کے پورے دنوں اور راتوں میں سب سے زیادہ افضل اور بہتر ہیں اور اس دن خاص طور پر امت کا درود و سلام بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش کیا جاتا ہے اور شرفِ قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَکْثِرُ مِنَ السَّلَامِ عَلَی نَبِیِّکُمْ کُلَّ جُمُعَۃٍ فَاِنَّہٗ یُوْتَی بِہٖ مِنْکُمْ فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ

ترجمہ: ہر جمعہ کو اپنے نبی پر کثرت سے درود و سلام بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود و سلام سرکار کی بارگاہ میں ہر جمعہ کو پیش کیا جاتا ہے۔

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۰۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَکْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَّی یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِکَ کُنْتُ لَہٗ شَہِیْدًا اَوْشَافِعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں کثرت سے درود بھیجو۔ جو شخص ایسا کرے گا میں قیامت کے دن اس کا نگہبان یا شفیع ہوں گا۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آقائے دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَکْثِرُ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَّی فِیْ کُلِّ جُمُعَۃٍ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً کَانَ اَقْرَبُھُمْ مِنِّی مَنْزِلَۃً

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۰۰)

ترجمہ: مجھ پر جمعہ کے دن خوب زیادہ درود بھیجا کرو اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ کو مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص میرے لئے سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہوگا وہ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔

حضرت سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں۔ صحیح حدیث میں وارد ہے: اَکْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَّی یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ جمعہ کے دن

Marfat.com

اور جمعہ کی رات میں مجھ پر کثرت سے درود بھیجو (مدارج النبوۃ)

امام بیہقی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابن عدی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اور ابو یعلی نے حضرت حسن و خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فِی اللَّیْلَۃِ الْغَرَّاءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْھَرِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ

ترجمہ: مجھ پر روشن رات (جمعرات) اور روشن ترین دن (جمعہ) میں کثرت سے درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

ان ارشاداتِ عالیہ میں جمعرات اور جمعہ کے دن کثرت سے درود و سلام پیش کرنے کا حکم صریح موجود ہے۔ سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن کثرت سے درود و سلام بھیجنے کی خصوصیت یہ ہے کہ جمعہ کا مبارک دن بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں درود و سلام پیش ہونے اور قبول ہونے کا موجب ہے اور حضور سید المرسلین ﷺ کی خوشنودی حاصل ہونے کا سبب ہے اور یہی دنیا و آخرت میں مومن کی عظیم پونجی ہے۔ مواہب لدنیہ کے حوالہ سے مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن میں حضور اقدس ﷺ پر درود و سلام بھیجنے میں ایک خاص مناسبت یہ بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سید انام یعنی ساری مخلوق کے سردار ہیں اور جمعہ کا دن سید الایام یعنی تمام دنوں کا سردار ہے لہٰذا یہ دن درود و سلام بھیجنے میں جو خاص مناسبت رکھتا ہے وہ دوسرے دنوں کو حاصل نہیں ہے۔

جمعہ کے دن کثرت سے درود و سلام بھیجنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امت مسلمہ کو دنیا و آخرت کی ساری نعمتیں جو حاصل ہوئی ہیں یا حاصل ہوں گی وہ سب کی سب حضور جانِ نعمت ﷺ کے مقدس صدقہ میں ملی ہیں اور ملیں گی۔ ربّ کریم کی پہچان انہیں سے ہوئی۔ اعمالِ حسنہ کی جان ایمان انہیں کے صدقہ میں ملا۔ معدنِ رشد و ہدایت قرآن انہیں کے طفیل میں ملا۔ یومِ عاشوراء، بارہ ربیع الاوّل (یومِ ولادت)، شب معراج، شب برأت، ماہِ رمضان، لیلۃ القدر، عید الفطر، یوم عرفہ، عید الاضحیٰ، ایامِ تشریق اور ہر ہفتہ میں جمعہ کا دن، غرض یہ کہ انوار و برکات کے سبھی لیل و نہار انہیں کے صدقہ میں ملے ہیں (ﷺ) آخرت میں حور و

Marfat.com

قصور، جنت وکرامت اور سب سے عظیم نعمت رویت باری تعالیٰ انہیں کے طفیل جمعہ کے دن حاصل ہوگی۔ الحاصل امت مسلمہ کو دنیا و آخرت کی ساری نعمت و کرامت حضور سرورِ کائنات ﷺ کے صدقہ میں ملی ہے اور ملے گی۔ لہٰذا شکر گزاری نعمت اور حق شناسی کے حقوق کی ادائیگی کے لئے ادنیٰ ذریعہ یہی ہے کہ حضور سید الانام ﷺ پر سید الایام میں بہت کثرت سے درود وسلام بھیجا جائے:

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِم

اسّی (۸۰) سالہ گناہ کی معافی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃُ عَلَیَّ نُورٌ عَلَی الصِّرَاطِ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوبُ ثَمَانِیْنَ عَامًا (القول البدیع)

ترجمہ: حضور سید العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر درود پڑھنا پل صراط پر نورانیت کا سبب ہوگا اور جو شخص جمعہ کے دن اسّی (۸۰) مرتبہ مجھ پر درود بھیجے۔ اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

علامہ سخاوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّم تَسْلِیْمًا اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہوں گے۔ اور اس کے لئے اسّی (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بعض اکابر سے یہ منقول ہے: اِنَّ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَیْلَةَ الْجُمُعَةِ ثَلٰثَةَ آلَافٍ رَایَ مَنَامَهٗ ذَالِکَ الْجَنَابُ الْعَالِی (روح البیان سورہ احزاب)

جو شخص جمعہ کی رات میں حضور نبی اکرم ﷺ پر تین ہزار مرتبہ درود بھیجے وہ خواب میں سرکار کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

خواب میں حضور پر نور ﷺ کے دیدار کی دولت کبریٰ سے مشرف ہونے کا مفصل

Marfat.com

بیان بعض خاص درود و سلام کی فضائل کے باب میں آرہا ہے۔

دنیا و آخرت کی سو (۱۰۰) ضروریات کی تکمیل:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمُ القيامة اكثركم على صلوٰة في الدنيا ومن صلى على يوم الجمعة وليلة الجمعة قضى الله له مائة حاجة سبعين من حوائج الآخرة وثلاثين من حوائج الدنيا

ترجمہ: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر دنیا میں سب سے زیادہ درود بھیجنے والا قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور جس نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کی سو (۱۰۰) ضرورتیں پوری فرمائے گا۔ ستر (۷۰) ضرورتیں آخرت اور تیس (۳۰) ضرورتیں دنیا کی۔

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۰۱)

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سید الکونین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اوپر روشن رات (جمعرات) اور روشن دن (جمعہ) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ اور میں تمہارے لئے دعا و استغفار کرتا ہوں۔ (القول البدیع ص ۱۵۹)

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا ۔۔۔ عَلٰی حَبِيْبِکَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِم

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ صَلٰوتُهُ حَتّٰى يَفْرَغَ مِنْهَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ

(رواہ ابن ماجہ مشکوٰۃ ص ۱۲۱)

Marfat.com

حضور تاجدار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ یہ مبارک دن ہے۔ فرشتے اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے مکمل ہوتے ہی میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ حضور نے ارشاد فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ انبیاء کرام (علیہم السلام) کے جسموں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔

مشکوٰۃ میں بحوالہ ابو داؤد حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے حضور فخر موجودات ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے بہترین دنوں میں جمعہ کا دن ہے اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور اسی دن ان کا وصال ہوا اسی دن نفخہ (پہلا صور) ہوگا اور اسی دن صعقہ (دوسرا صور) ہوگا پس جمعہ کے دن کثرت سے مجھ پر درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کا درود آپ کی بارگاہ میں کیسے پیش کیا جائے گا آپ تو قبر مبارک میں بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ حضور نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔ (مشکوٰۃ باب الجمعہ ص ۱۲۰)

صحابہ کرام کا شبہ:

حیاتِ ظاہری کے بعد بارگاہِ رسالت میں درود و سلام کے پیش ہونے پر صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جو شبہ ظاہر کیا اس کی توضیح میں مشکوٰۃ کے فاضل محشی مرقاۃ کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ یقیناً صحابہ کرام کا یہ اعتقاد تھا کہ بعد وصال امت کا درود و سلام بارگاہِ نبوت میں پیش ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے حضور صادق و مصدوق ﷺ کی زبان حق بیان سے یہ سنا تھا: فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَیَّ یعنی بلاشبہ تمہارا درود میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے البتہ ان کو شبہ اس امر میں لاحق ہوا کہ اِنَّ الْعَرْضَ هَلْ عَلَی الرُّوْحِ الْمُجَرَّدِ اَوْ عَلَی الْمُتَّصِلِ بِالْجَسَدِ درود و سلام صرف آپ کی روحِ مقدس پر پیش ہوگا یا جسم پر نور پر بھی۔ (حاشیہ مشکوٰۃ باب الجمعہ ص ۱۲۰)

حضور روحِ کائنات ﷺ نے حَرَّمَ اللهُ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ارشاد فرما کر صحابہ کرام کے شبہ کو دور فرما دیا اور یہ بتلا دیا کہ انبیاء کرام کے اجسام

Marfat.com

مبارک بھی نہیں مرتے ہیں لہٰذا درود وسلام ان کے جسم و روح کے مجموعہ پر پیش ہوتا ہے۔
چنانچہ علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ الباری حدیث مذکور کے ماتحت ارشاد فرماتے ہیں:

فِیْهِ اِشَارَةٌ اَنَّ الْعَرْضَ عَلٰی مَجْمُوْعِ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ مِنْهُمْ

ترجمہ: اس حدیث پاک میں یہ اشارہ ہے کہ درود و سلام بعد وصال انبیاء کرام علیہم السلام کی روح و جسم دونوں پر پیش ہوتا ہے۔

حضرت انبیاء کرام کے اجسام پاک و ارواح طیبات ساری مخلوقات سے ممتاز و منفرد ہوتی ہیں اور عالم اسباب کی طرح عالمِ برزخ میں بھی ان کے جسم اطہر اور روحِ انور کی شان بڑی نرالی اور انوکھی ہوتی ہے۔ ہم ان کی انوکھی شان کے بارے میں کتاب وسنت کے ارشادات اور آئمہ دین کی تشریحات کو پیش کریں گے لیکن پہلے عام اجسام و ارواح کے برزخی وغیرہ برزخی حالات کو ملاحظہ کر لیجئے۔

عام اجسام وارواح کے حالات:

امام تقی الدین سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں:

اَلْاِنْسَانُ فِیْهِ اَمْرَانِ جَسَدٌ وَنَفْسٌ

ترجمہ: انسان میں دو چیزیں ہیں: ایک جسم، دوسری روح۔

روح اور اس کی ماہیت کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے تاہم یہ سب کے نزدیک مسلم ہے: اِنَّهٗ شَیْءٌ بِمُفَارِقَتِهٖ یَمُوْتُ الْاِنْسَانُ وَبِملازِمَتِه لَه یَبْقٰی یعنی روح وہ چیز ہے جس کے وصال سے انسان کو زندگی ملتی ہے اور اسکی جدائی پر موت عادی طاری ہو جاتی ہے۔ (روح البیان سورہ اسریٰ ج ۵ ص ۱۹۷)

رُوح کی پانچ حالتیں:

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے روح کی مندرجہ ذیل پانچ حالتیں بیان فرمائی ہیں:

1- روح کی پہلی حالت عدم کی ہے جب روح کی پیدائش ہی نہیں ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسی حالت کو اس آیۃ مبارکہ میں بیان فرمایا ہے:

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا

Marfat.com

ترجمہ: بے شک انسان پر ایک وقت وہ گزرا کہ کہیں اس کا نام بھی نہیں تھا۔

-2 روح کی دوسری حالت وجود کی ہے جب وہ عالمِ ارواح میں موجود ہوئی۔ حدیث قدسی میں ہے: خَلَقْتُ الْاَرْوَاحَ قَبْلَ الْاَجْسَادِ بِاَلْفَی سِنَۃٍ میں نے ارواح کو اجسام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا۔

-3 روح کی تیسری حالت تعلق بالجسم کی ہے جب وہ بدن میں داخل ہوئی۔ قرآن کریم میں ہے: وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ اور میں نے آدم (علیہ السلام) میں اپنی معزز روح ڈال دی۔

-4 روح کی چوتھی حالت افتراق کی ہے۔ جب روح بدن سے علیحدہ ہوتی ہے۔ قرآن حکیم میں ہے: کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَۃُ الْمَوْتِ ہر جان (ذی روح) کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

-5 روح کی پانچویں حالت اعادہ کی ہے جب روح دوبارہ بدن میں داخل ہوگی۔

ان سطور منقولہ سے معلوم ہوا کہ روح اپنی تیسری حالت میں جسم کے ساتھ عالم اسباب میں موجود رہ کر اعضاء بدن میں تصرف کرتی ہے۔ ہم اسی حالت کو انسان کی زندگی سے تعبیر کرتے ہیں اور روح اپنی چوتھی حالت بدن سے علیحدہ ہو جاتی ہے اور ہم اسی حالت کو انسان کی موت سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس وقت ہم روح کے اسی دور سے بحث کریں گے۔ یہ ذہن نشین رکھیے کہ ہر شخص کی موت کے بعد عالمِ برزخ میں روح کا ورد شروع ہو جاتا ہے اور قیامت کے قائم ہونے تک رہتا ہے۔ عالمِ برزخ میں روح کی حیات و بقاء پر دلائل و شواہد ملاحظہ کرنے سے پہلے آیئے عالم کی تعداد پر ایک نظر ڈال لی جائے اور یہ دیکھ لیا جائے کہ روح کس عالم کی باشی ہے۔

عالم کی کل تعداد:

عالم کی تعداد کے بارے میں صاحبِ روح البیان رقم طراز ہیں: خَلَقَ ثَلَاثَ مِائَۃٍ وَسِتِّیْنَ اَلْفَ عَالَمٍ وَلٰکِنَّہٗ جَعَلَھَا مَحْصُوْرَۃً فِی عَالَمِیْنَ اثْنَیْنِ وَھُمَا الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ کَمَا قَالَ تَعَالیٰ اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ۔

(روح البیان سورہ اسریٰ ج ۵ ص ۱۹۸)

Marfat.com

رب قدیر نے ساٹھ ہزار تین سو (۶۰۳۰۰) عالم پیدا فرمائے لیکن ان سب کو دو عالموں یعنی عالم امر اور عالم اسباب میں محصور فرمادیا جیسا کہ خود باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ عالمِ اسباب اور عالم امر اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔

علامہ حقی رحمۃ اللہ علیہ آیۃ مبارکہ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

روح کا تعلق کس عالم سے ہے:

مَعْنَاہ مِنْ عَالَمِ الْاَمْرِ وَالْبَقَاءِ لَامِنْ عَالَمِ الْخَلْقِ وَالْفَنَاءِ اس آیۃ کا معنی یہ ہے کہ روح عالم اسباب وفناء کی شئے نہیں ہے بلکہ عالم امر و بقاء کی چیز ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

وَاعْلَمْ اَنَّ الرُّوْحَ الْاِنْسَانِی ھُوَ اَوَّلُ شَیئٍ تَعَلَّقَتْ بِہ الْقُدْرَۃُ جَوْھَرَۃٌ نُوْرَانِیَۃٌ وَلَطِیْفَۃٌ رَبَّانِیَّۃٌ مِنْ عَالَمِ الْاَمْرِ

ترجمہ: جان لو بلاشبہ قدرتِ الٰہی نے عالم امر میں سب سے پہلے روح کو پیدا فرمایا روح عالم امر کا جوہر نورانی اور لطیفہ ربانی ہے۔

اس تفسیری بیان سے واضح ہوگیا کہ روح عالمِ اسباب وفنا کی چیز نہیں ہے بلکہ وہ عالم امر و بقاء کی چیز ہے۔ پس بعد الموت روح کی حیات پر مزید دلائل و براہین پیش کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہی کیونکہ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ جب روح عالمِ فنا کی چیز ہی نہیں ہے تو پھر اس پر فناء طاری ہونے کا سوال کیسے پیدا ہوگا۔ تاہم ذیل میں روح کی برزخی زندگی پر دلائل وشواہد کی روشنی میں جائزہ لیا جارہا ہے تاکہ نفس مسئلہ پوری طرح بے نقاب ہوجائے۔

شہداء کی برزخی زندگی پر قرآن کی شہادت:

شہداکرام کی حیات برزخی کو رب قدیر نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

یُرْزَقُوْنَ فَرِحِیْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ (آل عمران)

ترجمہ: وہ (شہداء) رزق دیئے جاتے ہیں اور خوش باش رہتے ہیں اس چیز کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں عطا فرمائی۔

مومنین کی حیاتِ برزخی پر قرآن کی وضاحت:

عام مومنین کے لئے خالقِ کائنات نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَالَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرلِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ المكْرَمِيْنَ

مردہ سے عالم برزخ میں کہا جائے گا جنت کی راحتوں میں داخل ہو جا۔ وہ کہے گا کاش میری قوم جان لیتی کہ میرے رب کریم نے میری کیسی بخشش فرمائی اور کس طرح مجھے عزت والوں میں شامل کیا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ عالمِ برزخ میں شہداء اور مومنین کی ارواح پر فنا طاری نہیں ہوتی بلکہ وہ زندہ رہتی ہیں ورنہ پھر شہدا کو رزق دیا جانا ان کا خوش باش ہونا اور مومنین کا جنت کی راحتوں سے استفادہ کرنا بے معنی ہو جائے گا۔

کفار کی حیاتِ برزخی پر قرآن کی شہادت:

قرآن کریم نے کفار کے لئے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَلَايَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ وَكَذَالِكَ نَجْزِي الْمُجْرِمِيْنَ (سورہ اعراف)

جن لوگوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلہ میں تکبر کیا، ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے یہاں تک کہ داخل ہو اونٹ سوئی کے ناکے میں اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں گناہ گاروں کو۔

اس آیۃ سے واضح ہے کہ مجرمین کی روحیں موت کے بعد فنا نہیں ہوتی ہیں بلکہ آسمانوں پر لے جانے کے بعد انتہائی ذلت کے ساتھ واپس کر دی جاتی ہیں اور انہیں ان کے کرتوتوں کی سزا دی جاتی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا:

قَالُو رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ط (فمن اظلم سورہ مومن)

ترجمہ: کفار کہیں گے اے ہمارے رب تو نے ہمیں دوبارہ مردہ کیا اور دوبارہ زندہ کیا۔ اب ہم اپنے گناہوں پر مصر ہوئے تو آگ سے نکلنے کی بھی کوئی راہ ہے۔

Marfat.com

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر علماء نے اس آیت سے عذاب قبر پر استدلال کیا ہے۔ وہ اپنی دلیل کی تقریر میں یہ بیان کرتے ہیں کہ آیۃ مبارکہ رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ الخ. سے دو موت ثابت ہے جس میں ایک موت دنیا میں واقع ہوئی پھر لازمی طور پر دوسری زندگی قبر کی ماننی ہوگی۔

وَذَالِکَ یَدُلُّ عَلٰی حُصُولِ الحَیَاۃِ فِی القَبْرِ

(تفسیر کبیر ج ۷ سورہ مومن ص ۲۹۰)

ترجمہ: اور یہ بات قبر کی زندگی پر دلالت کرتی ہے۔

علامہ موصوف نے یہاں پر چند شبہات کا ذکر کیا پھر ان کے متعدد جوابات دے کر عذابِ قبر پر اثبات کیا ہے۔

مَنْ یَشَاءُ التَّفْصِیْلَ فَلْیُطَالِعِ الجزْءِ السَّابِعَ مِنَ التَّفْسِیْرِ الکَبِیْرِ

علامہ خازنؒ آیۃ مبارکہ النار یعرضون علیها غُدُوًّا وَعَشِیًّا کے تحت ارشاد فرماتے ہیں:

یُسْتَدَلُّ بِھٰذِہِ الآیَۃِ عَلٰی اِثْبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

(خازن ج ۴ سورہ مومن ص ۹۶)

ترجمہ: اس آیت سے عذابِ قبر پر استدلال کیا جاتا ہے۔

حیاتِ برزخی پر احادیث کی شہادت

1- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانا اس پر پیش کیا جاتا ہے۔ اگر جنتی ہے تو جنت کا ٹھکانا اور اگر دوزخی ہے تو دوزخ کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ پھر اس شخص سے کہا جاتا ہے:

ھٰذِہٖ مَقْعَدُکَ حَتّٰی یَبْعَثَکَ اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھے قیامت کے دن ادھر بھیجے گا۔ (مشکوٰۃ باب عذاب القبر)

Marfat.com

-2 حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں سرکار مصطفیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب بندے کو قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو اِنَّہٗ یَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِھِمْ وہ ان کے جوتوں کی آہٹ کو سنتا ہے۔ اسی حدیث میں یہ بھی ہے کہ جب مومن بندہ منکر نکیر کے سوالات کے جوابات صحیح دے دیتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں کہ اپنا دوزخ کا ٹھکانا دیکھ لو جسے اللہ تعالیٰ نے جنت کے ٹھکانے سے بدل دیا ہے اور منافق و کافر کو لوہے کے ہتھوڑوں سے مار ماری جاتی ہے جس سے وہ ایسی چیخیں مارتا ہے کہ سوائے جن و انس کے تمام نزدیک کی چیزیں سنتی رہیں۔

-3 اسی کے مثل ایک حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ مومن کی قبر ستر گز لمبی اور ستر گز چوڑی کر کے پھر قبر میں روشنی کر دی جاتی ہے اور اس مردے سے دونوں فرشتے کہتے ہیں: نَمْ کَنُوْمَةِ الْعُرُوْسِ ۔ دلہن کی طرح سو جا۔

-4 عذابِ قبر سے متعلق ایک عبرت ناک روایت ملاحظہ کیجئے:

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ بِنَاحِیَةِ بَدْرٍ اِذْخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ حَضُرَةٍ فِی عُنُقِہٖ سِلْسِلَةٌ فَنَادَانِی یَاعَبْدَ اللّٰہِ اَسْقِنِیْ وَخَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ تِلْکَ الْحَضْرَةِ فِی یَدِہٖ سُوْطٌ فَنَادَانِی یَاعَبْدَاللّٰہِ لَا تَسْقِہٖ فَاِنَّہٗ کَافِرٌ ثُمَّ ضَرَبَہٗ بِالسَّوْطِ حَتّٰی عَادَ اِلٰی حَضُرَةٍ فَاَتَیْتُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَبَرْتُہٗ فَقَالَ بِی اَوَقَدْرَأَیْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَالِکَ عَدُوُّ اللّٰہِ اَبُوْجَھْلٍ وَذَاکَ عَذَابُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ

- ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بدر کے نواح میں جا رہا تھا اچانک قبر کے گڑھے سے ایک شخص باہر نکلا جس کے گلے میں زنجیر تھی اس نے مجھے پکار کر کہا اے عبداللہ مجھے پانی پلا۔ اس گڑھے سے ایک اور شخص نکلا جس کے ہاتھوں میں کوڑا تھا۔ اس نے مجھے پکار کر کہا اے عبداللہ اسے پانی نہ پلانا یہ کافر ہے پھر اسے کوڑے مارتا رہا یہاں تک کہ وہ گڑھے کی طرف واپس چلا گیا۔

Marfat.com

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے یہ واقعہ حضور کے سامنے عرض کیا تو سرکار نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا میں نے عرض کیا ہاں حضور میں نے اسے دیکھا۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا وہ اللہ کا دشمن ابو جہل تھا اور وہ اس کا عذاب تھا جو اسے قیامت تک رہے گا۔

(مقالاتِ کاظمی دوم ص ۹۳ بحوالہ ابن ابی الدنیا والطبرانی)

روح کی حیاتِ برزخی پر آئمہ مفسرین کے اقوال

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم برزخ میں روح کی زندگی پر سولہ دلیلیں بیان فرمائی ہیں۔ ہم ان میں سے صرف تین دلیلیں اجمالاً نقل کرتے ہیں۔

روح کی حیاتِ برزخی اور علامہ رازی:

1- عالمِ برزخ میں روح کی زندگی پر دلیل یہ ہے کہ روح اور جسم الگ الگ دو چیزیں ہیں۔ اور ان میں سے کسی ایک کا وجود دوسرے کے وجود پر موقوف نہیں ہے اور نہ ہی ایک کا فنا دوسرے کے فنا کو مستلزم ہے۔ یعنی ایسا ممکن ہے کہ جسم مر جائے اور روح زندہ رہے۔ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ اور اللہ کے راہ میں شہید ہونے والوں کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کی جانب سے رزق دیئے جاتے ہیں۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَهٰذَا النَّصُّ صَرِيْحٌ فِي اَنَّ اُولٰئِكَ الْمَقْتُوْلِيْنَ اَحْيَاءٌ وَالْحِسُّ يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْجَسَدَ مَيِّتٌ

ترجمہ: یہ آیۃ مقدسہ راہِ خدا میں شہید ہونے والوں کی زندگی پر نص صریح ہے حالانکہ آنکھ دیکھتی ہے کہ شہید کا جسم بے جان ہے۔

2- مردہ کافروں کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا:

Marfat.com

اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوا النَّارَ

ترجمہ: اپنی کیسی خطاؤں پر ڈبوئے گئے پھر آگ میں داخل کیے گئے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَلْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْحُضْرَۃٌ مِنْ حُضَرِ النَّارِ

ترجمہ: قبر جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری ہے یا جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے:

مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُہٗ

ترجمہ: جو شخص مر گیا اس کے لئے قیامت قائم ہوگئی۔

ان آیات واحادیث کو ذکر کرنے کے بعد امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کُلُّ ھٰذِہِ النُّصُوْصِ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّ الْاِنْسَانَ یَبْقٰی بَعْدَ مَوْتِ الْجَسَدِ

ترجمہ: یعنی یہ سب نصوص صراحتاً دلالت کرتے ہیں کہ جسم کی موت کے بعد انسان باقی رہتا ہے۔

-3 حضور عالم ماکان وما یکون ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَتّٰی اِذَا حُمِلَ الْمَیِّتُ عَلٰی نَعْشِہٖ رَفْرَفَ رُوْحُہٗ فَوْقَ النَّعْشِ وَیَقُوْلُ یَااَھْلِی وَیَاوَلَدِیْ لَا تَلْعَبَنَّ بِکُمُ الدُّنْیَا کَمَا لَعِبَتْ بِیْ جَمَعْتُ الْمَالَ مِنْ حِلِّہٖ وَغَیْرِ حِلِّہٖ فَالْغِنٰی لِغَیْرِیْ وَالتَّبِعَۃُ عَلَیَّ فَاحْذَرُوْا مِثْلَ مَاحَلَّ بِیْ

ترجمہ: جب میت کی لاش اٹھائی جاتی ہے تو اس کی روح نعش کے اوپر سے کہتی ہے اے میرے گھر والو اے میری اولاد (خبردار ہو جاؤ) دنیا تمہارے ساتھ کھیل نہ کرے جیسا کہ اس نے میرے ساتھ کیا۔ میں نے جائز وناجائز مال اکٹھا کیا۔ بس مال و دولت دوسروں کے لئے ہے اور اس کا وبال مجھ پر ہے تو تم میری طرح ہونے سے بچو۔

Marfat.com

اس حدیث میں وجہ استدلال یہ ہے کہ حضور صادق و مصدوق ﷺ نے صریحاً جسم کو نعش یعنی بے جان فرمایا اور ایک دوسری چیز کے زندہ موجود ہونے کا ذکر فرمایا جو پکار کر کہتی رہی کہ اے میرے گھر والو اے میری اولاد میری طرف غفلت میں زندگی گزارنے سے بچو ظاہر ہے جو اپنے اہل وعیال کے دنیا کی تباہ کاری سے متنبہ کرتی ہے وہ یہی روح ہے اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت جسم مردہ تھا اس وقت روح زندہ تھی۔ ان عبارتوں سے یہ بات آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے کہ روح عالم برزخ میں زندہ رہتی ہے اور اس کا تعلق قبر سے رہتا ہے۔

ایک اشکال کا جواب:

رہا یہ اشکال کہ یہ سب بیانات قرآن کریم کی آیۂ مبارکہ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (ہر نفس چکھنے والا ہے موت کو) سے بظاہر معارض ہیں کیونکہ یہ آیت روح کی موت پر نص صریح ہے۔

اس اشکال کا جواب ہے کہ روحوں کی وفات مسلم ہے مگر روحوں کی موت کا مفہوم یہ نہیں کہ وہ فنا ہو جاتی ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس کے اعضاء کا بدن میں تصرف کا عمل منقطع ہو جاتا ہے۔ روح البیان میں ہے:

اَلْمُرَادُ اَنَّ اللّٰہَ یَتَوَفَّی الْاَرْوَاحَ حِیْنَ مَوْتِ اَبْدَانِھَا بِمَفَارَقَةِ اَرْوَاحِھَا

ترجمہ: یعنی روحوں کی وفات سے مراد یہ ہے کہ اللہ جل شانہ ان کو بدن سے جدا فرما دیتا ہے۔

دوسری جگہ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَھُوَ لَا یَفْنٰی بِخَرَابِ ھٰذَا الْبَدَنِ وَاِنَّمَا یَفْنٰی تَصَرُّفُہٗ فِی اَعْضَاءِ الْبَدَنِ

ترجمہ: یعنی بدن کے خراب ہونے سے روح فنا نہیں ہوتی بلکہ اعضاء بدن میں اس کے تصرف کرنے کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔

کتاب و سنت اور اقوال آئمہ کے ان غیر مبہم بیانات سے عالم برزخ میں روح کی زندگی اور اس کے لئے عذاب اور ثواب کا ہونا روز روشن سے زیادہ ظاہر ہو گیا۔ چنانچہ اہلِ

Marfat.com

سنت و جماعت کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ہر مردہ سے منکر و نکیر سوال کرتے ہیں میت دفن کی جائے یا نہ کی جائے یہاں تک کہ اگر کسی کو درندے نے کھالیا یا وہ جل کر راکھ ہو گیا یا دریا میں ڈوب گیا تو اس سے بھی سوالات ہوتے ہیں اور وہ نیکی کا بدلہ اور برائی کی سزا پاتا ہے اس طرح ثواب و عذاب کا تعلق روح و بدن دونوں سے رہتا ہے۔ العقائد الاسلامیہ میں ہے:

اِنَّ النَّعِيْمَ اَوِ الْعَذَابَ عَلَى النَّفْسِ وَالْبَدَنِ

(العقائد الاسلامیہ ص ۳۴۷)

بلاشبہ ثواب و عذاب کا تعلق روح و بدن دونوں سے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ اس بیان سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ روح عالم برزخ میں ہوتے ہوئے بھی میت کے اجزاء اصلیہ سے متعلق کر دی جاتی ہے اگرچہ وہ اجزاء اصلی دنیا میں بکھرے ہوئے ہی ہوں بہرحال روح کا تعلق بدن سے رہتا ہے۔ یہاں بدن سے مراد اس کے اجزاء اصلیہ ہیں جو سڑنے گلنے اور جلنے سے محفوظ رہتے ہیں۔

عالمِ برزخ میں روح کا قیام:

اب عالم برزخ میں روح کے قیام سے متعلق بھی چند روایات ملاحظہ کریں: عالم برزخ میں سعید و شقی روحیں مختلف مقامات پر رہتی ہیں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح الصدور میں متعدد مقامات کا ذکر فرمایا ہے:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ شہداء کی ارواح اللہ تعالیٰ کے پاس سبز پرندوں کے پپوٹوں میں رہتی ہیں اور جنت کی نہروں میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

کتاب الروح میں ہے:

وَاَمَّا قَوْلُ مَنْ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي بَرْزَخٍ مِنَ الْاَرْضِ تَذْهَبُ حَيْثُ شَاءَتْ فَهٰذَا مَرْوِيٌّ مِنْ سُلْمَان فَارَسِيْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

ترجمہ: یعنی مومنین کی روحیں عالمِ برزخ میں زمین پر رہتی ہیں اور جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ یہ حدیث حضرت سلمان فارسیؓ سے بھی مروی ہے۔

Marfat.com

ایک شبہ کا ازالہ:

عالمِ برزخ میں روح کے قیام سے متعلق مختلف روایات کو پڑھ کر یہ گمان نہ کیا جائے کہ احادیث مبارکہ آپس میں متعارض ہیں کیونکہ روح کی حالت جسم کی حالت سے بالکل مختلف ہے اور روح علیین میں رہ کر بھی اسی وقت قبر میں ملنے والے انعام سے بہرہ ور ہوتی ہے اور قبر پر سلام کرنے والوں کو جواب بھی دیتی ہے۔ الحاصل روح کسی مقام پر بھی ہو اس کا تعلق قبر اور بدن سے رہتا ہے۔

وَاَنَّهَا مَعَ كَوْنِهَا فِي الْجَنَّةِ فَهِيَ فِي السَّمآءِ وَتَتَّصِلُ بِفَنَاءِ الْقَبْرِ وَالْبَدَنِ فِيْهِ وَهِيَ اَسْرَعُ شَيْئٍ حَرَكَةً وَانْتِقَالاً وَصُعُوْدًا وَهُبُوْطاً

ترجمہ: یعنی روح کی جنت میں رہنے کے باوجود اس کا تعلق قبر اور بدن سے رہتا ہے اور روح نقل و حرکت اور اترنے چڑھنے میں بہت تیز رفتار ہے۔ (العقائد الاسلامیہ)

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سونے کے وقت روح نکل جاتی ہے اور اس کی رمق بدن میں باقی رہتی ہے اور جب اس کو جگایا جاتا ہے عَادَرُوْحُهُ اِلٰى جَسَدِهٖ بِاَسْرَعَ مِنْ لَحْظَةٍ تو اس کی روح ایک لمحہ سے بھی پہلے بدن میں لوٹ آتی ہے۔
(روح البیان سورہ زمر)

علامہ ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مَعَ ذَالِكَ بِكُلِّ رُوْحٍ مِنْهَا اِتِّصَالٌ لِجَسَدِهٖ فِي قَبْرِهٖ وَلاَ يُدْرَكُ كُنْهُهٗ اِلَّا اللّٰهُ وَبِذَالِكَ الاِتِّصَالُ يَسْمَعُ سَلاَمَ الزَّائِرِ وَيُجِيْبُ الْمُنْكَرَ وَالنَّكِيْرَ وَنَحْوَ ذَالِكَ

ترجمہ: یعنی علیین اور سجین میں رہنے کے باوجود ہر روح کا اپنے جسم کے ساتھ اپنی قبر میں ایک تعلق ہے جس کی حقیقت کو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے اسی تعلق کی وجہ سے میت اپنے زائر کے سلام کو سنتی ہے اور منکر و نکیر کے سوالوں کا جواب دیتی ہے۔ اسی طرح دوسرے احوال جو کتاب و سنت سے ثابت ہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ علامہ پانی پتی

Marfat.com

اس کی مثال دیتے ہیں کہ جبریل کا اصل مقام تو آسمانوں میں ہے لیکن وہ وہاں ہوتے ہوئے بھی بارگاہِ رسالت سے اس قدر نزدیک ہوتے ہیں کہ اپنا ہاتھ حضور کی رانوں پر رکھ دیتے ہیں:
(ضیاٗ القرآن سورہ المطففین)

عالمِ برزخ میں روح کی قوت اور ادراک

عالم برزخ میں پہنچنے کے بعد روح کی قوت وتوانائی اور اس کے علم وادراک کی وسعت کے بارے میں علامہ شیخ عزالدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

الرُّوحُ مُنَزَّهَةٌ عَنِ الْجِهَةِ وَالْمَكَانِ وَفِي قُوَّتِهَا الْعِلْمُ بِجَمِيعِ الْاَشْيَاءِ وَالْاِطِّلَاعُ عَلَيْهَا

ترجمہ: یعنی روح جہت ومکان سے پاک ہوتی ہے اور اس کے علم وادراک کی وسعت کا عالم یہ ہوتا ہے کہ وہ تمام اشیاء کا علم واطلاع رکھتی ہے۔ (روح البیان سورہ حجر ج ۴ ص ۴۶۰)

حضرت سیدی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات میں تحریر فرماتے ہیں:

وتحقیق ثابت شدہ است بآیات واحادیث کہ روح باقی است واوراعلم وشعور بزائران واحوال ایشاں ثابت است (اشعۃ اللمعات ج ا ص ۷۱۵)

اور تحقیق یہ ہے کہ آیات واحادیث سے ثابت ہے کہ روح باقی رہتی ہے اور اس کو زائرین اور ان کے احوال کا علم وشعور بھی ہوتا ہے۔

روح کے علم سے متعلق شاہ عبدالرحیم کا دلچسپ واقعہ:

آخر میں روح کے علم وادراک سے متعلق شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کا یہ دلچسپ واقعہ پڑھئے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کا یہ واقعہ تحریر فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مرزا محمد زاہد ہروی رحمۃ اللہ علیہ کے درس سے واپس آرہے تھے راہ میں ایک لمبی گلی پیش آئی اس وقت شاہ صاحب حضرت شیخ

Marfat.com

سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

جز یاد دوست ہر چہ کنی عمر ضائع است
جز سرِ عشق ہر چہ بخوانی بطالت است
سعدی بشوئے لوحِ دل از نقش غیر حق
علمیکہ رہ بحق ننماید جہالت است

یعنی مولیٰ کی یاد کے سوا جو کچھ تو کرے گا وہ زندگی برباد کرنا ہے اور عشق الٰہی کے رموز واسرار کے علاوہ جو کچھ تو پڑھے گا وہ بیکاری ہے اے سعدی تو دل کی تختی کو غیر اللہ کے نقش سے صاف کر دے اس لئے کہ جو علم خدا کی طرف راہ نہ دکھائے وہ علم جہالت ہے۔

آخری مصرعہ ''علمیکہ رہ بحق ننماید جہالت است'' شاہ صاحب کو یاد نہیں آتا تھا اس وجہ سے ان پر ایک اضطرابی کیفیت طاری ہوگئی۔ اشعار کو بار بار دہراتے تھے مگر مذکورہ مصرعہ یاد نہیں آتا تھا۔ اچانک ایک درویش آپ کی داہنی طرف نمودار ہوئے اور کہا ''علمیکہ رہ بحق ننماید جہالت است'' یہ سنتے ہیں شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بے قراری دور ہوگئی۔ آپ نے اس درویش سے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے میری پریشانی دور فرمادی پھر آپ نے پان پیش فرمایا۔ درویش نے تبسم فرمایا اور کہا کیا آپ مصرعہ یاد دلانے کا محنتانہ پیش فرما رہے ہیں؟ شاہ صاحب نے فرمایا نہیں یہ شکرانہ ہے درویش نے کہا شکریہ میں پان نہیں کھاتا ہوں۔ اس کے بعد درویش نے قدم اٹھایا اور گلی کے آخری کنارہ پر رکھا تب شاہ صاحب سمجھ گئے کہ یہ روح مجسم ہے آپ نے درویش کو آواز دی اے بندۂ خدا آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟ جواب دیا سعدی ہمیں فقیر است، سعدی اسی فقیر کا نام ہے۔ (فتاویٰ رحیمیہ ج ۲ ص ۳۱۱)

اب تک عام انسانوں کی حیات بعد الممات (برزخی زندگی) پر گفتگو کی گئی اور عالم برزخ میں ان کی ارواح کی طاقت وتوانائی اور علم وادراک کی وسعت کو دلائل وشواہد کی روشنی میں پیش کیا گیا اسی سے عالم برزخ میں نفوس قدسیہ کی پاک ارواح کی طاقت وتوانائی کی عظمت اور ان کے علم وادراک کی وسعت کا اندازہ بخوبی لگ جاتا ہے تاہم آئندہ صفحات میں حضرات انبیاء کرام اور بالخصوص حضور سید الانبیاء ﷺ کی پرنور برزخی حیات اور آپ کی خداداد عظیم طاقت وقوت اور بے پایاں علم وادراک کے بارے میں کتاب وسنت اور آئمہ

Marfat.com

دین کے ارشادات کو پیش کر رہے ہیں تا کہ قلب و ذہن کو بھرپور آسودگی حاصل ہو جائے لیکن پہلے جسم اطہر کی انوکھی شان اور روح پرنور کی تابناک شعاعوں کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے۔

انسان جس مٹی سے بنایا گیا اسی میں مدفون ہوتا ہے:

قرآن کریم میں رب قدیر نے ارشاد فرمایا:

مِنهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنهَا نُخرِجُكُمْ تَارَةً اُخرَىٰ

ترجمہ: زمین ہی سے ہم نے تم کو بنایا اور اسی میں پھر تمہیں لے جائیں گے اور اسی میں سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

ابونعیم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث اس طرح روایت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَامِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا وَقَدْذَرَّ عَلَيْهِ مِنْ تُرَابِ حَضْرَتِهٖ

ترجمہ: یعنی کوئی بچہ پیدا نہیں ہوتا مگر جس پر اس کی قبر کی مٹی نہ چھڑکی گئی ہو۔

نسیم الریاض میں ہے:

اِنَّ كُلَّ اَحَدٍ يُدْفَنُ فِي التُّرْبَةِ الَّتِي خُلِقَ مِنْهَا

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۳۱)

ترجمہ: ہر انسان اسی مٹی میں دفن کیا جاتا ہے جس مٹی سے وہ پیدا کیا گیا۔

خطیب نے کتاب المتفق والمفترق میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت اس طرح نقل کی ہے۔ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مامن مولود الا وفی سرته من تربة التی خلق منها حتی یدفن فیها وانا وابوبکر وعمر خلقنا من تربة واحدة فیها تدفن

ترجمہ: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اس میں دفن کیا جائے گا میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہما یک ہی مٹی سے بنے ہیں۔

Marfat.com

ان احادیث سے ظاہر ہے کہ انسان جس مٹی سے بنایا گیا اسی میں مدفون ہوتا ہے۔ آیئے اب یہ ملاحظہ کیجئے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ کا جسدِ اطہر کس مٹی سے بنایا گیا۔

سید الکونین کے جسدِ اطہر کی تخلیق کس مٹی سے ہوئی:

عوارف المعارف میں حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنَّ اَصَلَ طِيْنَتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سُرَّةِ الْاَرْضِ وَهُوَ مَوْضَعُ الْكَعْبَةِ (نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۳۱)

ترجمہ: یعنی حضور خیر الانبیاء ﷺ کا مبارک جسم عنصری بہترین حصۂ زمین کا ہے اور وہ مقدس حصہ خانہ کعبہ کی زمین کا ہے۔

ایک اشکال کا حل:

عوارف المعارف کی اس روایت سے جسمِ پرنور کا خاص کعبۃ اللہ کی مقدس مٹی سے بنایا جانا محقق ہو گیا اور ماسبق میں نقل کردہ احادیث سے یہ لازم آیا کہ سرکار کا جسدِ اطہر خاص بیت اللہ شریف کی مقدس سرزمین پر مدفون ہو حالانکہ ساری خدائی جانتی ہے کہ گنبد خضریٰ کو اپنے دل کا نگینہ بنانے کی سعادتِ کبریٰ مدینہ منورہ کو حاصل ہے۔ اس اشکال کے جواب میں سید المفسرین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

لَمَّا تَمَوَّجَ الطُّوْفَانُ اَتٰی بِطِيْنَةٍ لِمَحَلِّ دَفْنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفِي الْحَقِيْقَةِ لَمْ يُدْفَنْ اِلَّا فِي الْكَعْبَةِ الَّذِيْ خُلِقَ مِنْهَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: یعنی جب طوفانِ نوح (علیہ السلام) آیا تو خانہ کعبہ کی مٹی کو سرکار کے روضۂ انور کی جگہ لے گیا۔ پس آپ درحقیقت خانہ کعبہ ہی کی زمین میں مدفون ہوئے ہیں۔

اسی لئے وہ بقعۂ نور آپ کے نزولِ اجلال فرمانے سے پہلے بھی مشرف و مکرم تھا اور شب و روز اس پر خدا کے انوار و برکات کا نزول ہوتا تھا۔ جس کی وجہ سے اللہ کے محبوبین اس جگہ کو اپنی نورانی بصیرت سے جانتے اور پہچانتے تھے۔ نسیم الریاض میں ہے:

ان سليمان عليه السلام زار فحل قبر نبينا واخبر انه تيقبر فيه

Marfat.com

ترجمہ: حضرت سلیمان علیہ السلام نے حضور کے روضۂ انور کی جگہ کی زیارت فرمائی اور لوگوں کو مطلع فرمایا کہ عنقریب سید المرسلین ﷺ اس جگہ مدفون ہوں گے۔

اس روایت سے واضح ہوگیا کہ گنبد خضریٰ کی مقدس سرزمین دراصل خانہ کعبہ ہی کا ایک جز ہے اور یہ مسلم ہے کل کو اپنے اجزاء پر بذاتہٖ کوئی شرف و فضل حاصل نہیں ہوتا اس لئے یہ ماننا پڑے گا کہ روضۂ انور کا مرتبہ پہلے ہی سے بیت اللہ شریف کے برابر تھا اور جب حضور سرورِ اصفیاء ﷺ اس جگہ رونق افروز ہوئے تو اس بقعۂ نور کی رفعت و عظمت ساری کائنات سے زیادہ ہوگئی۔ اور اس کا فضل و شرف کعبہ و عرشِ اعظم سے بھی فزوں تر ہوگیا۔ کیونکہ یہ مسلمہ اصول ہے کہ زِیَادَۃُ الْخَیْرِ خَیْرٌ خیر کی زیادتی باعثِ خیر ہوتی ہے۔ اب خیال فرمایئے جب محض خیر کی زیادتی سے شرف و فضل میں زیادتی ہو جاتی ہے تو پھر جہاں منبع خیرات اور معدنِ برکات جلوہ ریز ہوں اس کی شوکت و عظمت کا اندازہ کیسے لگایا جا سکتا ہے۔

روضۂ انور کعبہ و عرش اعظم سے زیادہ افضل ہے:

اسی لئے اکابر ملت اسلامیہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ روضۂ انور سرکار ابد قرار علیہ الصلوٰۃ والسلام بیت اللہ اور عرشِ اعظم سے زیادہ افضل واشرف ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَلَاخِلَافَ بَیْنَ الْعُلَمَاءِ الْمُحَدِّثِیْنَ فِی اَنَّ مَوْضَعَ تَبرِہٖ اَیْ اَلْمَوْضَعَ الَّذِیْ قَبْرُہٗ فِیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَمَّ جَسَدُہُ الشَّرِیْفُ اَفْضَلَ مِنْ سَائِرِ الْبُقَاعِ الْاَرْضِ کُلِّهَا بَلْ اَفْضَلُ مِنَ السَّمٰوٰتِ وَالْعَرْشِ وَالْکَعْبَۃِ

ترجمہ: یعنی تمام محدثین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ مدینہ منورہ کی زمین کا وہ حصہ جو حضور سید عالم ﷺ کے جسدِ اطہر سے مس ہونے کی نعمتِ عظمیٰ سے بہرور ہے وہ حصہ پر نور زمین و آسمان کے تمام حصوں سے افضل ہے بلکہ کعبہ اور عرش سے بھی افضل ہے۔

الدراء المنتقی میں علامہ علاؤ الدین الامام تحریر فرماتے ہیں:

وَمَا ضَمَّ اَعْضَاءَہٗ الشَّرِیْفَۃَ اَفْضَلُ الْبُقَاعِ عَلَی الْاِطْلَاقِ

Marfat.com

حَتّٰی مِنَ الْکَعْبَةِ مِنْ کُرْسِی وَعَرْشِ الرَّحْمٰنِ

(مقالاتِ کاظمی دوم ص ۱۰۸)

جو زمین اعضاء شریفہ سے متصل ہے (یعنی روضۂ اقدس) وہ مطلقاً تمام مقامات سے افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ سے اور کرسی سے اور عرش رحمٰن سے بھی افضل ہے۔

جنت الفردوس افضل ہے یا روضۂ انور؟:

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ، ہادی اعظم ﷺ کے جسدِ اطہر کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَقَدْ یُقَالُ هٰذِه اَفْضَلُ مَادَامَ فِیهَا فَاِذَا صَارَفِی الْجَنَّةِ صَارَ مَنْزِلُه اَفْضَلُ

ترجمہ: یعنی جب تک روضۂ اقدس کو سرکار کے جسدِ اطہر سے قرب ونزدیکی کا شرف ہوگا وہ جنت الفردوس سے افضل ہوگا اور جب حضور کے نزولِ اجلال فرمانے کی نعمت کبریٰ سے جنت الفردوس سرفراز ہوگی تو وہ روضۂ اقدس سے شرف وفضل میں بڑھ جائے گی۔

سچ ہی کہا ہے کہنے والے نے کہ مکان کی زینت مکین سے ہوتی ہے۔ اب رہی یہ بات کہ روضۂ انور جنت الفردوس میں منتقل ہو جائے گا یا جنت الفردوس روضۂ اقدس پر حاضر ہوگی۔ تو اس کے بارے میں صاحب نسیم الریاض فرماتے ہیں:

وَقَدْ یُقَالُ یَجُوزُ اَنْ یَکُونَ هٰذِه مَنْقُوْلَةً مِنْ مَنْزِلِه فِی الْجَنَّةِ اَوْیَنْقِلُ اِلَیْهَا (نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۳۲)

ترجمہ: اور کہا یہ جاتا ہے کہ روضۂ اقدس یا تو جنت میں منتقل ہو جائے گا یا جنت الفردوس ہی روضۂ انور میں چلی آئے گی۔

ان بیانات سے حضور خلاصۂ کائنات ﷺ کے جسم پاک کی نرالی شان پوری طرح واضح ہے۔ اب ذیل میں حضور مقصودِ کائنات ﷺ کی روح پرفتوح کے پرنور جلوے بھی دیکھ لیجئے۔

Marfat.com

رُوحِ محمدّی کے پُرنور جلوے

پچھلے اوراق میں ارواحِ تخلیق سے متعلق روح البیان کی یہ عبارت نقل کی گئی ہے:

وَاعْلَمْ اَنَّ الرُّوْحَ الْاِنْسَانِي هُوَ اَوَّلُ شَيِّي تَعَلَّقَتْ بِهِ الْقُدْرَةُ

ترجمہ: عالمِ امر میں قدرتِ الٰہی نے سب سے پہلے روحِ انسانی کو پیدا فرمایا۔ کتبِ احادیث و تفاسیر میں اول مخلوقات کے بارے میں متعدد روایات وارد ہیں۔ کسی روایت میں اول مخلوق [1] روحِ محمدی ﷺ کو کہا گیا ہے اور کسی میں نور محمدی ﷺ کو اور کسی میں عقل کو اور کسی میں جوہر کو اور کسی میں ملک اور قلم وغیرہ کو اوّل مخلوق کہا گیا ہے۔

علامہ اسماعیل حقی رضی اللہ عنہ ان مختلف روایات کو نقل فرمانے کے بعد لکھتے ہیں:

فباعتبار انهٗ كان درة صدف المؤجودات سمى درة وجوهرة كما جاء في الخبر اول ماخلق الله جوهرة وباعتبار نورانية سمى نورًا وباعتبار وفور عقله سمى عقلا وباعتبار غلبات الصفات الملكية سمى ملكًا وباعتبار انهٗ صاحب القلم سمى قلمًا

ترجمہ: یعنی صدف موجودات کا دریکتا ہونے کی وجہ سے آپ ہی کو جوہر کہا گیا جیسا کہ حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جوہر کو پیدا کیا اور نورانیت کے اعتبار سے آپ کا نام نور رکھا گیا اور زیادتی عقل کی وجہ سے آپ ہی کو عقل کہا گیا اور آپ پر ملکوتی

---

[1] روحِ محمدی اور نور محمدی ﷺ دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے۔ علامہ ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں: قوله ماخلق اللہ نوری وفی روایۃ روحی معناھما واحد فان الارواح نورانیۃ

آپ کا فرمان سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا اور ایک روایت میں ہے کہ میری روح کو پیدا کیا دونوں کا معنی ایک ہی ہے کیونکہ ارواح نورانی ہی ہوتی ہیں (توضیح البیان علامہ سیدی) مرتب

Marfat.com

صفات کا غلبہ ہونے کی وجہ سے آپ ہی کو ملک کہا گیا اور صاحبِ قلم ہونے کی وجہ سے آپ ہی کا نام قلم رکھا گیا۔

علامہ موصوف مزید تحریر فرماتے ہیں:

وَلَارَیْبَ اَنَّ اَصْلَ الْکَوْنِ کَانَ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِہٖ لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْکَوْنَ فَھُوَا اَوْلٰی اَنْ یَکُوْنَ اَصْلاً وَمَا سِوَاء اَنْ یَکُوْنَ تَبعًا (روح البیان سورہ اسریٰ)

ترجمہ: یعنی یقیناً حضور اقدس ﷺ اصلِ کائنات ہیں حدیث قدسی میں ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو میں کائنات کو پیدا نہ کرتا پس بہتر یہی ہے کہ آپ ہی کو اصلِ کائنات مانا جائے اور دیگر مخلوقات کو آپ کی فرع مانا جائے۔

ان ارشاداتِ عالیہ سے ظاہر ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ قدرتِ الٰہی کے پہلے شاہکار ہیں۔ مولیٰ عزوجل نے اپنی قدرتِ کاملہ سے درختِ وجود کا پہلے بے مثال پھل روحِ محمدی ﷺ کو پیدا فرمایا اور اس کو خاص اپنی ذاتِ اقدس کی جانب منسوب فرما کر مشرف فرمایا اور جس طرح کہ بیت اللہ شریف کو سب سے پہلا گھر اپنی عبادت کے لئے بنایا اور اس کو اپنی جانب منسوب فرما کر بیتی فرمایا اسی طرح روحِ محمدی ﷺ کو ساری کائنات سے پہلے پیدا فرما کر اسے ''روحی'' فرمایا اور اسی معزز روح سے حضرت آدم علیہ السلام کی روح کو پیدا فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِی اور جب میں اسے ٹھیک بنالوں اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکوں۔

علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ آدم علیہ السلام اور جملہ بنی آدم کی ارواح یہ سب روحِ محمدی ﷺ سے پیدا ہوئی ہیں۔

فکان روح آدم علیہ السلام من روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الدلیل و کذالک ارواح اولادہ لقولہ تعالٰی ثم جعل نسلہٗ من سلالۃ من ماء مھین ثم سواہ ونفخ فیہ من روحہ

Marfat.com

ترجمہ: اس دلیل سے ثابت ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی روح حضور اقدس ﷺ کی روح پاک سے پیدا ہوئی اور اسی طرح قرآن کریم کی آیۂ مقدسہ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ الخ سے ثابت ہے کہ تمام نبی آدم کی ارواح بھی حضور کی روح پاک سے پیدا ہوئی ہیں۔

حضرت سیدی شیخ محی الدین بن عربی رضی اللہ عنہ فتوحاتِ مکیہ میں رقم طراز ہیں:

اِنَّ اَصْلَ اَرْوَاحِنَا رُوْحِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ اَوَّلُ الْآبَاءَ رُوْحًا وَآدَمُ اَوَّلُ الْآبَاءِ جِسْمًا

حضور مقصودِ کائنات ﷺ کی روح پرفتوح ہماری روحوں کی اصل ہے۔ پس آپ روحانی اعتبار سے اولین باپ ہیں جیسے کہ جسمانی لحاظ سے آدم علیہ السلام اولین باپ ہیں۔

(فتوحاتِ مکیہ ج ۳ ص ٦٤)

اس بیان کا بھی نتیجہ یہی ہے کہ حضور جانِ کائنات ﷺ کی روحِ پاک ہی مرکزِ ارواح ہے۔

ایک وہم کا ازالہ:

بعض حضرات اس وہم میں مبتلا ہیں کہ حضور فخر موجودات ﷺ کو بھی روح کا علم نہیں دیا گیا تھا۔ ہم ذیل میں منکرین کے اوہام وشکوک کے بطلان پر دلائل کی روشنی میں کلام پیش کرتے ہیں:

اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے حضور سرورِ کائنات ﷺ کو محبوبیتِ کبریٰ کی منزل پر سرفراز فرمایا اور آپ کے علوم ومعارف کی شان کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

وَعَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر رب کریم کی فضلِ عظیم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر رب کریم کا فضلِ عظیم ہے۔

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ القاری میں منکرین کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

Marfat.com

قُلْتُ وَجَلَّ مَنْصَبُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ حَبِیْبُ اللّٰہِ وَسَیِّدُ خَلْقِہٖ اَنْ یَکُوْنَ غَیْرَ عَالِمٍ بِالرُّوْحِ وَکَیْفَ قَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ لِقَوْلِہٖ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا

ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ جو اللہ تعالیٰ کے حبیب اور اس کی ساری مخلوق کے سردار ہیں۔ آپ کا منصب جلیل اس سے بہت بلند ہے کہ آپ کو روح کا علم نہ ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اپنا فضل عمیم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وعلمک مالم تکن تعلم الآیہ

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مظہری میں آیۃ کریمہ یسئلونک عن الروح کے ضمن میں فرماتے ہیں:

وَھٰذِہِ الْاٰیَۃِ لَا تَقْتَضِیْ نَفْیَ الْعِلْمِ بِالرُّوْحِ لِلنَّبِی وَلِاَصْحَابِ الْبَصَائِرِ مِنْ اِتْبَاعِہٖ

اس آیت سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضور اکرم ﷺ کو اور آپ کے ارباب بصیرت غلاموں کو روح کا علم نہیں تھا۔

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے یہ گمان کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو بھی روح کا علم نہیں عطا فرمایا گیا حالانکہ ان کا یہ گمان باطل ہے جو ذاتِ اقدس محبوب خدا کے درجہ رفیع پر فائز ہو وہ روح کے علم سے بے خبر کیسے رہ سکتی ہے۔ علامہ موصوف بر سبیل تنزل فرماتے ہیں:

اِحْسِبُوْ اَنَّ عِلْمَ الرُّوْحِ مِمَّا لَمْ یَکُنْ یَعْلَمَہٗ اَلَمْ یُخْبِرْ اِنَّ اللّٰہَ عَلَّمَہٗ مَالَمْ یَکُنْ یَعْلَمُ

ترجمہ: یعنی فرض کر لو روح کا علم ان چیزوں میں سے تھا جس کا علم پہلے سرکار کو نہیں دیا گیا تھا تو کیا پھر مولائے کریم نے یہ خبر نہیں دے دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ سب کچھ سکھلا دیا جو وہ نہیں جانتے تھے۔

اسی سلسلے میں علامہ موصوف اہلِ سلوک کے منازل کو بیان فرماتے ہوئے تحریر

Marfat.com

کرتے ہیں کہ:

اولیاء اللہ کے علم وعرفان کا عالم یہ ہوتا ہے کہ وہ نفس اور اس کی صفات کی معرفت حاصل کرنے کے بعد حریم قلب تک پہنچتے ہیں اور قلب مع اس کے صفات کی معرفت حاصل کرنے کے بعد عالم ارواح میں پہنچتے ہیں پھر روح کی روشنی میں عالم ارواح کی معرفت کے بعد مقام سر تک پہنچتے ہیں اور مقام خفی کی معرفت کے بعد بحرِ حقیقت کے ساحل تک پہنچتے ہیں اور پھر اس کے بعد وہ بحرِ حقیقت کی گہرائی میں اترتے ہیں۔

غور کیجئے جب اولیاء کرام کے علوم ومعارف کی شان یہ ہے کہ وہ راہِ سلوک کی پہلی ہی منزل میں نفس کی معرفت حاصل کر لیتے ہیں اور تیسری منزل میں سارے عالم ارواح کے علم وعرفان کو پا لیتے ہیں تو پھر انبیاء کرام کے علم وآگاہی کا حال کیا ہوگا جن کی وسعت علم کے سامنے اولیاء عظام کے جملہ علوم و معارف ایک قطرہ کے مانند ہیں اور پھر تاجدار علوم و معارف ﷺ کے علم وادراک کی وسعتِ بیکراں کا عالم کیا ہوگا جن کی وسعتِ علم کے سامنے تمام انبیاء ومرسلین کے علوم ایک قطرہ کی طرح ہیں۔

روح البیان میں ہے:

وَقَالَ بَعْضُ الْكِبَارِ عِلْمُ الْاَوْلِيَاءِ مِنْ عِلْمِ الْاَنْبِيَاءِ بِمَنْزِلَةِ قَطْرَةٍ مِنْ سَبْعَةِ اَبْحُرٍ وَعِلْمُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ عِلْمِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ

(روح البیان سورہ اسریٰ ج ۵ ص ۱۹۷)

بعض اکابر نے ارشاد فرمایا اولیاء کرام کا علم حضرات انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علم کے سامنے ایسا ہے جیسے ساتوں سمندروں کے مقابلہ میں ایک قطرہ اور جملہ انبیاء کے علوم ومعارف حضور سید المرسلین ﷺ کے علم بے پایاں کے سامنے اسی طرح ہیں۔

اسی لئے صاحبِ روح البیان فرماتے ہیں:

فَاِذَا كَانَ هٰذَا حَالُ الْمَوْلٰى نَكَيْفَ حَالُ مَنْ يَقُوْلُ عَلِمْتُ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُوْنُ

ترجمہ: یعنی جب یہ حال اولیاء کرام کے علوم و معارف کا ہے تو اس ذات والا صفات کے علم وادراک کا کیا ٹھکانا ہوگا جو اپنے رب کی

Marfat.com

حصے ہیں۔ یہ شہادت ہے جس نے گزشتہ اور آئندہ کے بھی علوم جانتے ہیں۔

اسی مفہوم کو حضرت شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اس شعر میں بیان فرماتے ہیں:

فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا   وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ترجمہ: یہ دنیا و آخرت آپ کی بخششوں میں سے ہے اور لوح و قلم کے علوم آپ ﷺ کے علم پاک کا ایک حصہ ہیں۔

فَاقَ النَّبِيِّيْنَ فِي خَلْقٍ وَفِي خُلُقٍ   وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِي عِلْمٍ وَلَا كَرَمِ

حضور سرورِ دو عالم ﷺ اپنی ظاہری شکل و صورت اور سیرت و اخلاق کے اعتبار سے تمام انبیاء سے بہتر ہیں کوئی نبی آپ کے مقامِ علم اور شانِ کرم کے قریب بھی نہیں پہنچ سکتا ہے۔

ان دلائل و براہین سے بالکل عیاں ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ کو روح کا پورا علم و ادراک حاصل رہا ہے اور آپ کو روح کی ماہیت اور حقیقت پر پوری طرح علم و آگہی بخشی گئی تھی اگر سرکار کو روح کی حقیقت سے پوری طرح واقف نہ بھی مانا جائے جیسا کہ منکرین کا زعمِ فاسد ہے تو یہ لازم آئے گا کہ آپ اپنی ذات سے بھی پوری طرح باخبر نہ تھے، اور پھر معاذ اللہ آپ کو خدا سے بھی بے خبر ماننا پڑے گا کیونکہ حدیث میں وارد ہے:

اَعْرَفُكُمْ بِنَفْسِهٖ اَعْرَفُكُمْ بِرَبِّهٖ

ترجمہ: تم میں سے جو اپنے نفس کو زیادہ پہچانتا ہے وہی اپنے رب کی بھی معرفت زیادہ رکھتا ہے۔

بعض دیگر کتب سماوی میں یہ بیان کیا گیا ہے:

اِعْرِفْ نَفْسَكَ يَا اِنْسَانُ تَعْرِفْ رَبَّكَ

ترجمہ: اے انسان تو اپنے نفس کو پہچان لے پھر تو اپنے رب کو پہچان لے گا۔ اور جب وہ یہ مسلم ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ ساری خدائی میں سب سے زیادہ عارف باللہ تھے تو لازماً یہ ماننا پڑے گا کہ آپ کو سب سے زیادہ روح کا علم تھا۔ علاوہ ازیں روح البیان میں ہے:

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَمَّا خَلَقَ رُوْحَ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْئًا اِلَّا رُوْحَہٗ

ترجمہ: یعنی جب اللہ تعالیٰ نے روحِ محمدی ﷺ کو پیدا فرمایا تو اس وقت ذاتِ باری تعالیٰ کے ساتھ سوائے روحِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور کوئی موجود نہیں تھا۔ ظاہر ہے کہ جب حضور سرورِ کون و مکان ﷺ ساری کائنات سے پہلے پیدا فرمائے گئے اور باقی جو کچھ ہوا وہ سب آپ کے سامنے ہوا پھر روح وغیرہ کسی چیز کا آپ سے پوشیدہ رہنا کیسے متصور ہو سکتا ہے۔

مشہور اعتراض کا جواب:

اب رہا منکرین کا یہ سوال کہ جب حضور معلم کائنات ﷺ روح کا علم و عرفان رکھتے تھے تو پھر چند دن تک روح کے سوال پر سکوت کیوں فرمائے ہوئے تھے؟ اس کے جواب میں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فَقَدْ کَانَ لِغُمُوضٍ یَرَی فِی مَعْنَی الْجَوَابِ وَدَقَّۃٍ لَا تفھمہا الْیَھُوْدُ بِلَادَۃِ طَبَاعِھِمْ وَقَسَاوَۃِ قُلُوْبِھِمْ وَفَسَادِ عقائدھم فَاِنَّہٗ وَمَا یَعْقِلُھَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ

ترجمہ: یعنی روح کے بارے میں یہودیوں کے سوال پر سرکار کا سکوت فرمانا اور وحی کے انتظار میں توقف فرمانا روح سے لاعلمی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ آپ کا سکوت فرمانا جواب کے طریقے پر غور فرمانے کے لئے تھا کیونکہ یہودیوں کو ان کے کند ذہنی، قساوتِ قلبی اور اعتقاد کی خرابی کی وجہ سے روح کے بارے میں سمجھانا بہت دشوار تھا۔

کتاب و سنت اور ارشاداتِ آئمہ ملت کی روشنی میں حضور جانِ کائنات ﷺ کے جسم مبارک اور روح پرنور کی انوکھی و نرالی شان ملاحظہ کرنے کے بعد اب آیئے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص حضور سید العالمین ﷺ کی پرنور برزخی زندگی اور آپ کی خداداد علم و آگہی کی عظیم وسعتوں کو ملاحظہ کیجئے۔ لیکن پہلے ان نفوسِ قدسیہ کی وفات اور حیاتِ بعد الممات کے بارے میں اہل سنت و جماعت کا یہ عقیدہ پڑھ لیجئے۔

Marfat.com

انبیاء کی حیات و وفات کے بارے میں اہل سنت و جماعت کا عقیدہ

انبیاء علیہم السلام کی موت اور قبض روح کے معنی یقیناً وہی ہیں جو آج تک ساری امت نے سمجھے یعنی بدن اقدس سے روح مبارک کا نکل کر رفیق اعلیٰ کی طرف جانا انبیاء علیہم السلام کی موت ہے پھر اس کے بعد ان کی حیات کے معنی یہ ہیں کہ اجسادِ مقدسہ سے باہر نکلی ہوئی روح طیبہ اپنے تمام اوصاف و کمالات سابقہ کے ساتھ رفیق اعلیٰ سے دوبارہ اجسادِ شریفہ میں لوٹ آتی ہیں لیکن باوجود اس کے ان کی حیات اور آثارِ حیات عادۃً ہم سے مستور رہتے ہیں اور ہماری نظروں سے اس طرح غائب کر دیئے جاتے ہیں جس طرح ملائکہ ہماری نظروں سے غائب کر دیئے گئے ہیں۔ (مقالات کاظمی دوم ص ۸۰)

حیات برزخی میں انبیاء علیہم السلام کی امتیازی شان

تمام انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص حضور رحمۃ للعالمین ﷺ حیات حقیقی اور جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں نماز پڑھتے ہیں گونا گوں لذتیں حاصل کرتے ہیں، سنتے ہیں، دیکھتے ہیں، جانتے ہیں، کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کا جواب دیتے ہیں چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں اپنی امت کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں اور مستفیضین کو فیوض و برکات پہنچاتے ہیں اس عالم دنیا میں بھی ان کے ظہور کا مشاہدہ ہوتا ہے آنکھوں والوں نے ان کے جمالِ جہاں آراء کی بار بار زیارت کی اور ان کے انوار سے مستنیر ہوئے ہیں۔ (مقالات کاظمی حصہ دوم ص ۱)

Marfat.com

انبیاء کرام کی حیاتِ برزخی پر قرآن کی شہادت

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ انباء الاذکیاء میں تحریر فرماتے ہیں:
وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الشُّھَدَاءِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوا فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ وَالْاَنْبِیَاءِ اَوْلٰی بِذَالِکَ فَھُمْ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ جَمَعَ مَعَ النُّبوۃَ وَصَفَ الشَّھَادَۃِ فَیَدْخُلُوْنَ فِی عُمُوْمِ لَفْظِ الْاٰیَۃِ (مقالاتِ کاظمی دوم ص ۱۴۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے شہداء کے بارے میں ارشاد فرمایا اور نہ گمان کروان لوگوں کے بارے میں جو قتل کیے گئے اللہ کی راہ میں مردہ بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے نزدیک رزق دیے جاتے ہیں اور انبیاء اس کے ساتھ اولیٰ ہیں اور وہ اجل و اعظم ہیں اور کوئی نبی نہیں لیکن اس نے نبوت کے ساتھ وصف شہادت کو بھی جمع کر لیا لہٰذا وہ لفظ کے عموم میں ضرور داخل ہوں گے۔

اس عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام میں شہادت کی صفت پائی جاتی ہے لہٰذا ان میں حیات بدرجۂ اولیٰ پائی جائے گی۔

انبیاء کرام کی حیاتِ برزخی احادیث کی روشنی میں

ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی نے کتاب الانبیاء میں روایت کی ہے:
عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَنْبِیَاءِ اَحْیَاءٌ فِی قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں

Marfat.com

نماز پڑھتے ہیں۔

امام بیہقی نے واقعہ معراج کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اور اس میں سرکار کے ان الفاظِ مبارک کو نقل فرمایا ہے:

وَقَدْ رَأَيْتَنِیْ فِی جَمَاعَةٍ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاِذَا مُوْسٰی قَائِم يُصَلِّی وَاِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ مِنْ رِجَالِ شَنُوْةٍ وَاِذَا ابْنُ مَرْيَمَ قَائِم يُصَلِّی اِذَا اِبْرَاهِيْمُ قَائِمٌ يُصَلِّی اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ يَعْنِی نَفْسَه فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ

ترجمہ: اور بے شک میں نے خود اپنے آپ کو بھی جماعت انبیاء علیہم السلام میں دیکھا پھر موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہیں ناگہاں وہ ایک ایسے آدمی ہیں جو دبلے پتلے گھنگھریالے بالوں والے ہیں گویا کہ وہ شنوہ کے آدمیوں میں سے ہیں اور اچانک ابن مریم کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں۔ اور اسی طرح ابراہیم علیہ السلام کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں وہ تمہارے صاحب سے بہت مشابہ ہیں۔ حضور نے لفظ صاحب کو اپنے آپ سے مراد لیا۔ پھر نماز کا وقت آ گیا تو میں نے ان سب انبیاء علیہم السلام کی امامت کی۔ (مقالات کاظمی دوم ص ۲۶)

مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ مَرَّ بِمُوْسٰی صَلٰوةٌ عَلَيْهِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّی فِی قَبْرِه

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار ابد قرار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کی قبر سے گزرا۔ وہ اس وقت اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔

کتاب وسنت کے یہ ارشادات حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر شاہد ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہم السلام کو ان کی قبروں میں نماز پڑھتے ہوئے ملاحظہ فرمایا یہ اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم

Marfat.com

السلام اپنے اپنے مبارک روضوں میں روح وجسم کے ساتھ زندہ ہیں اور یہ تو بالکل بدیہی بات ہے کہ جب جملہ انبیاء ومرسلین علیہم السلام کے لئے حیات ثابت ہے تو حضور سید الانبیاء والمرسلین ﷺ کے لئے بدرجہ اولیٰ واتم ثابت ہوگی۔

تاہم بالخصوص سید المرسلین ﷺ کی حیاتِ مقدمہ پر قرآن کریم اور حدیث پاک کی مزید شہادت ملاحظہ فرمالیجئے۔

رب قدیر جل شانہٗ نے ارشاد فرمایا:

وما ارسلناک الا رحمةً للعالمین

ترجمہ: اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو (اے محمد ﷺ) مگر رحم کرنے والا تمام جہانوں کے لئے۔

اس آیۃ مقدسہ کا مفہوم ومقصد یہ ہے کہ حضور جانِ دو عالم ﷺ کائنات کے ہر فرد کو فیض بخشتے ہیں جس طرح جڑ اپنی تمام شاخوں کو زندگی دیتی ہے اسی طرح تمام عالم موجودات کے لئے سرکار کا وجود مسعود اصل اور بنیاد ہے اور آپ عالمِ موجودات کے ہر ذرہ کو اس کے حسبِ حال فیض پہنچاتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ سرکار کا رحمۃ للعالمین ہونا ہی سرکار کے مرکز حیات ہونے کی تابناک دلیل ہے کیونکہ جب تک تاجدار کائنات ﷺ خود زندہ نہ ہوں کسی کو فیض رسانی نہیں فرماسکتے۔ (ماخوذ از مقالاتِ کاظمی)

ابو یعلی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے:

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لِیَنْزِلَنَّ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ ثُمَّ لَاَنْ قَامَ عَلٰی قَبْرِیْ فَقَالَ یَامُحَمَّدُ اُجِیْبَنَّهٗ

(مقالاتِ کاظمی دوم ص ۲۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور انور ﷺ کو یہ فرماتے سنا قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عیسیٰ بن مریم ضرور نازل ہوں گے پھر وہ اگر میری قبر پر کھڑے ہو کر اور یا محمد کہہ کر مجھے پکاریں گے تو میں ضرور جواب دوں گا۔

Marfat.com

عالم برزخ میں سید المحبوبین کا علم بیکراں:

حضور سید المحبوبین ﷺ کی بے مثال حیاتِ برزخی کے بعد اب آپ کے علم بے پایاں کی ایک جھلک ملاحظہ کیجئے۔ تفسیر نیشاپوری میں آیۂ کریمہ: وَجِئْنَابِکَ عَلٰی هٰؤُلَآءِ شَهِیْدًا کے تحت یہ مرقوم ہے:

لِاَنَّ رُوْحَہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَرْوَاحِ وَالْقُلُوبِ وَالنُّفُوسِ لِقَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اوّل ماخلق اللّٰه روحی

ترجمہ: یعنی اللہ جل شانہٗ نے قرآن حکیم میں یہ جو ارشاد فرمایا ہے کہ اے محبوب ہم ان سب پر آپ کو گواہ بنا کر لائیں گے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ حضور شاہد و مشہود ﷺ کی روحِ اقدس تمام عالم میں ہر ایک روح ہر ایک کے دل اور ہر ایک کے نفس کا مشاہدہ فرماتی ہے اور ان میں سے کوئی چیز آپ کی نگاہِ پاک سے پوشیدہ نہیں رہتی اسی لئے قیامت کے دن آپ سب پر گواہ بنا کر لائے جائیں گے۔

علامہ قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ مواہب لدنیہ تحریر فرماتے ہیں کہ حضور روحِ کائنات ﷺ کی موت و حیات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ جیسے پہلے اپنی امت کے احوال و اعمال اور دل کے خطرات اور ارادوں کو جانتے تھے وہ آج بھی گنبد خضریٰ میں تشریف فرما ہو کر امتِ مرحومہ کے احوال کی نگہبانی فرما رہے ہیں۔

مواہب لدنیہ کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

قَالَ عُلَمَاءُ نَا لَا فَرْقَ بَیْنَ مَوْتِهٖ وَحَیَاتِهٖ فِی مُشَاهَدَتِهٖ لِاُمَّتِهٖ وَمَعْرِفَتِهٖ بِاَحْوَالِهِمْ وَنِیَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ ذَالِکَ جَلِّی عِنْدَه وَلَا خِفَاءَ بِه

ترجمہ: ہمارے علماء نے فرمایا کہ رسولِ اکرم ﷺ کی موت و حیات میں کوئی فرق نہیں ہے امت کے احوال، ان کی نیتیں، ان کے عزائم، ان کے دل کے خطرات یہ سب حضور کے سامنے بالکل واضح ہیں اسی میں کوئی اخفاء نہیں ہے۔

Marfat.com

بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں دُرودوسلام پیش ہونے کے طریقے

حضور جانِ دو عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں متعدد طریقے سے درودوسلام پیش ہوتا ہے، ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

1- بہت سارے فرشتے زمین میں گشت لگاتے رہتے ہیں، اور جب کوئی درودوسلام پڑھتا ہے تو وہ ملائکہ سیاحین بارگاہِ اقدس میں درودوسلام کو پڑھنے والے کے نام و نسب کے ساتھ پیش کرتے ہیں:

فقیہ امت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مروی ہے:

اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِی عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ (رواہ النسائی)

ترجمہ: سرکار مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔

حضرت امِ حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَیْثُمَا کُنْتُمْ فَصَلُّوا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ تبلغنی (نسیم الریاض، جلد سوم) تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو، بے شک تمہارا درود فرشتے مجھے پہنچاتے ہیں۔

2- اسماع الخلق یعنی ساری مخلوق کی باتیں سننے والا ایک فرشتہ سرکار کی ڈیوڑھی پر مقرر ہے۔ جب کوئی شخص درودوسلام پڑھتا ہے تو وہ فرشتہ درودوسلام پڑھنے والے کے نام ونسبت کے ساتھ بارگاہ انور میں یوں عرض کرتا ہے: یارسول اللہ ﷺ، فلاں بن فلاں نے آپ پر یہ درودوسلام بھیجا ہے۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

Marfat.com

قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللہَ وَکَّلَ بِقَبْرِیْ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا یُصَلِّیْ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا اَبْلَغَنِیْ بِاسْمِہٖ وَاِسْمَ اَبِیْہِ ھٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلّٰی عَلَیْکَ (القول البدیع)

ترجمہ: سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے۔ جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت عطا فرما رکھی ہے، پس جو شخص مجھ پر قیامت تک درود و سلام بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا رہے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ اس حدیث کو علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے نسیم الریاض میں اس طرح نقل کیا ہے:

اِنَّہٗ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللہَ مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَھُوَ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ اِذَا مِتُّ فَلَیْسَ اَحَدٌ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا قَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ، صَلّٰی عَلَیْکَ فُلَانٌ فَیُصَلِّی الرَّبُّ عَلٰی ذَالِکَ الرَّجُلِ بِکُلِّ وَاحِدَۃٍ عَشْرًا (نسیم الریاض) جلد۳ ص۵۰۳)

ترجمہ: حضور سید عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک باری تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسکو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت اللہ نے دی ہے، وہ فرشتہ میرے وصال کے بعد میری قبر پر کھڑا ہوگا۔ پس جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجے گا، وہ فرشتہ مجھ سے کہے گا، یا محمد ﷺ، فلاں شخص نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ بس ربِ کریم اسی آدمی پر ہر درود کے بدلے میں دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

علامہ موصوف نے اسی طرح کی ایک دوسری حدیث بھی نقل فرمائی ہے۔ جس میں ہے کہ وہ فرشتہ قیامت تک میری قبر پر مقرر رہے گا۔ پس میری امت میں سے جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا، وہ فرشتہ مجھ سے کہے گا، یا رسول اللہ فلاں بن فلاں نے آپ پر اتنی اتنی مرتبہ

Marfat.com

درود بھیجا ہے۔ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا، میرے رب کریم نے اپنے کرم سے، مجھ سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں اس حدیث پاک کو اس طرح روایت کی ہے:

عَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا اَعْطَاهُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِی فَمَا مِنْ اَحَدٍ يُصَلِّي عَلَّي صَلوٰةً اِلَّا بَلَّغَنِيْهَا

ترجمہ: حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک خاص فرشتہ ہے جسے اللہ نے ساری مخلوق کی باتیں سننے کی طاقت دی ہے وہ میری قبر کے پاس کھڑا ہے۔ پس کوئی شخص نہیں جو مجھ پر درود بھیجے مگر وہ فرشتہ اس کا درود مجھے پہنچا دیتا ہے۔

اس مفہوم کی ایک حدیث امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ''حیاۃ الانبیاء'' میں اور علامہ اصبہانی نے ''ترغیب'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس حدیث پاک میں حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، جس شخص نے جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات میں مجھ پر سو (۱۰۰) مرتبہ درود پڑھا تو اس کی سو (۱۰۰) ضرورتیں پوری ہوں گی۔ ستر (۷۰) حاجتیں آخرت کی اور تیس (۳۰) حاجتیں دنیا کی۔ پھر یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے درود شریف کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے جو اسے میری قبر میں پہنچایا کرتا ہے۔ جس طرح تم کو ہدایا پہنچائے جاتے ہیں۔ بے شک موت کے بعد بھی میرا علم ایسا ہے جس طرح کہ زندگی میں ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی روایت اس طرح منقول ہے:

يُخْبِرُنِي مَنْ صَلَّى عَلَّي بِاِسْمِهٖ وَنَسَبِهٖ فَاُثْبِتُهٗ فِيْ صَحِيْفَةٍ بَيْضَاءَ

ترجمہ: یعنی وہ فرشتہ درود پڑھنے والے کا نام اور اس کا نسب مجھے بتاتا ہے، میں اسے ایک چمکتے ہوئے صحیفہ میں رکھ لیتا ہوں۔

ان احادیث سے واضح ہو گیا کہ جب بھی سرکار کا کوئی امتی قریب و بعید سے درود و

Marfat.com

سلام بھیجتا ہے تو اس کا درود و سلام اسماع الخلائق (ساری مخلوق کی باتیں سننے والا فرشتہ) اور دوسرے ملائکہ بارگاہِ عالی میں درود و سلام پڑھنے والے کے نام و نسب کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں۔

3- حضور محبوبِ کبریا ﷺ ہر شخص کا درود و سلام بہ نفس نفیس خود بھی سماعت فرماتے ہیں، درود و سلام پڑھنے والا چاہے روضۂ اقدس سے قریب ہو یا بعید۔

نسیم الریاض میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَامِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّاللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِی حَتّٰی اَرُدَّعَلَیْہِ السَّلَامَ

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۹۹)

ترجمہ: حضور سید العالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی شخص مجھ پر سلام پڑھے تو اللہ تعالیٰ میری جانب میری روح کو لوٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔

اس حدیث مبارکہ میں ما نافیہ ہے اور احد نکرہ ہے۔ اہلِ علم جانتے ہیں کہ نکرہ جب حیزِ نفی میں ہوتا ہے تو اس سے عموم کا فائدہ حاصل ہوتا ہے [1] اس مسلمہ قاعدے کی روشنی میں حدیثِ مذکور کا مطلب یہ ہوا کہ درود و سلام پڑھنے والے ہر شخص کا دود و سلام سرکارِ اقدس ﷺ بہ نفسِ نفیس خود سنتے ہیں، درود پڑھنے والا چاہے روضۂ اقدس سے قریب ہو یا دور۔

صاحب نسیم الریاض نے حدیث مذکور کی تشریح میں امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

مِعْنَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی رَدَّرُوْحَہِ الشَّرِیْفَۃَ لِاَجْلِ رَدِّسَلَامِ مَنْ یُسَلِّمُ عَلَیْہِ ثُمَّ اسْتَمَرَّتْ فِی جَسَدِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۹۹)

ترجمہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے آپ کی روحِ اقدس کو جسم اطہر میں لوٹا دیا تاکہ آپ درود و سلام بھیجنے والوں کے سلام کا جواب عطا فرمائیں، پھر ہمیشہ کے لئے آپ کی روحِ طیبہ جسدِ اطہر میں موجود ہوگئی۔

---

[1] النکرۃ فی موضع النفی تعم

Marfat.com

وَقِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَأَیْتَ صَلٰوۃَ الْمُصَلِّیْنَ عَلَیْکَ مِمَّنْ غَابَ اَوْیَاتِیْ بَعْدَکَ مَاحَالُھُمَا عِنْدَکَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلٰوۃَ اَھْلِ مُحَبَّتِیْ وَاَعْرِفُھُمْ وَتُعْرَضُ عَلَیَّ صَلٰوۃُ غَیْرِھِمْ عَرْضًا (دلائل الخیرات ص ۲۸)

ترجمہ: سرکارِ دو عالم ﷺ سے عرض کیا گیا، یارسول اللہ ﷺ، جو لوگ موجود نہیں یا بعد میں پیدا ہوں گے ان کے صلوٰۃ و سلام کے بارے میں آپ کا کیا ارشاد ہے۔ ان لوگوں کے صلوٰۃ و سلام پیش ہونے کی کیا کیفیت ہوگی۔ سرکار نے فرمایا کہ اہل محبت کے درود و سلام کو میں خود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا ہوں اور ان کے علاوہ اور لوگوں کا درود و سلام بھی میری بارگاہ میں پیش کیا جاتا ہے۔

ابن قیم نے اپنی مشہور کتاب ''جلاء الافہام'' میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ یہ حدیث نقل کی ہے:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُ الْمَلٰئِکَۃِ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّابَلَغَنِیْ صَوْتُہٗ حَیْثُ کَانَ قُلْنَا وَبَعْدُ وَفَاتِکَ، قَالَ وَبَعْدَ وَفَاتِیْ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو۔ اس لئے کہ وہ یوم مشہود ہے۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں، کوئی بندہ (کسی جگہ سے) مجھ پر درود نہیں پڑھتا مگر اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ جہاں بھی ہو۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم (صحابہ) نے عرض کیا، حضور، آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا، ہاں میری وفات کے بعد بھی، بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرمادیا ہے۔ کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

Marfat.com

اس ارشاد کی تفصیل یہ ہے کہ حضور جانِ دو عالم ﷺ روضۂ اقدس میں جسمانی اور حقیقی زندگی کے ساتھ جلوہ فرما ہیں اور درود و سلام پیش کرنے والوں کے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ کیونکہ حدیث مذکورہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ جب بھی کوئی شخص بارگاہِ اقدس میں درود و سلام بھیجتا ہے تو آپ کی روحِ مقدسہ جسم اطہر میں لوٹا دی جاتی ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ چوبیس گھنٹے میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرتا جس میں پوری دنیا میں کسی جگہ بھی آپ پر درود نہ بھیجا جاتا ہو بلکہ ہر لمحہ کہیں نہ کہیں سے ضرور بھیجا جاتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ روحِ اقدس ہمہ وقت جسم پر نور میں موجود رہتی ہے۔ چنانچہ علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ حَيَاةً مُسْتَمِرَّةً لِاَنَّ الْكَوْنَ لَايَخْلُوا مِنْ مُسْلِمٍ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ فِي كُلِّ لَحْظَةٍ

ترجمہ: یعنی حدیثِ مذکور اس بات پر دلیل ہے کہ حضور سید عالم ﷺ اپنی حیاتِ جاودانی کے ساتھ زندہ ہیں۔ کیونکہ شب و روز میں ایک لمحہ بھی ایسا خالی نہیں کہ جس میں سارے عالم میں آپ پر کہیں سے سلام نہ بھیجا جاتا ہو۔ جب کہ ہر لمحہ میں نہ صرف ایک بار بلکہ بے شمار درود و سلام بھیجا جاتا ہے۔

دُرود و سلام جہاں سے بھی پڑھا جائے سرکارِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سماعت فرماتے ہیں

حضرت علامہ ابو عبداللہ محمد سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ نے دلائل الخیرات شریف میں یہ حدیث نقل فرمائی ہے:

Marfat.com

یہ دونوں احادیث اس بات پر نصِ صریح ہیں کہ دور و نزدیک جہاں سے بھی درود و سلام پڑھا جائے حضورِ انور ﷺ اسے سماعت فرماتے ہیں۔ اب اس بارے میں واقعاتی شہادتیں ملاحظہ فرمالیں۔

حضرت ابراہیم بن شیبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر سلام عرض کیا، فَسَمِعْتُ مِنْ دَاخِلِ الْقَبْرِ یَقُوْلُ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ تو میں نے سنا، سرکار روضۂ اقدس سے وَعَلَیْکَ السَّلَامُ فرماتے ہیں۔
(نسیم الریاض ج ۳ ص ۵۰۳)

علامہ سلیمان بن سحیم رحمۃ اللہ علیہ خود اپنا یہ واقعہ بیان فرماتے ہیں:

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰؤُلَآءِ الَّذِیْنَ یَاتُوْنَکَ فَیُسَلِّمُوْنَ عَلَیْکَ اَتَفْقَہُ سَلَامَھُمْ قَالَ نَعَمْ وَاَرُدُّ عَلَیْھِمْ

ترجمہ: میں نے حضور رحمتِ عالم ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو میں نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ جو لوگ آپ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، کیا آپ ان کے درود و سلام سے واقف ہیں۔ سرکار نے فرمایا، ہاں میں جانتا ہوں اور ان کے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ (نسیم الریاض ج ۳ ص)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضرت شیخ کبیر سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ جب روضۂ مبارکہ پر حاضر ہوئے اور درود و سلام کے بعد عرض کیا۔

فِیْ حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوْحِیْ کُنْتُ اُرْسِلُھَا
تَقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّیْ وَھِیَ نَائِبَتِیْ
وَھٰذِہٖ نَوْبَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِیْ

ترجمہ: یعنی اے نانا جان دوری کی حالت میں اپنی روح کو حضور میں بھیج دیا کرتا تھا۔ وہ میری نائب ہوکر زمین بوس ہوجاتی تھی۔ اب جسم کی حاضری کی نوبت آئی ہے تو اپنا داہنا دستِ انور دیجئے تاکہ میرا

Marfat.com

لب اس کے بوسے سے مشرف ہو۔ چنانچہ آپ کی التجا پر حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کا نورانی ہاتھ روضۂ انور سے باہر نکلا اور آپ اس کے بوسہ سے مشرف ہوئے۔ (سعادۃ الدارین ص۴۳۲)

حضرت سید عبدالعزیز دیرینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک زمانہ میں ملک شام کے شہر دیرین میں بڑے بڑے صاحبِ روحانیت بزرگ تشریف فرما تھے۔ آپ میں اتفاقِ رائے سے یہ طے پایا کہ یہاں پر جتنے بزرگانِ دین ہیں ان میں سے ہر ایک بزرگ مسجد کی محراب میں کھڑے ہو کر حضورِ اقدس ﷺ کو پکارے۔ حضور جس کی التجا پر جواب عنایت فرمائیں اسی کو شیخ وقت تسلیم کر لیا جائے۔ ہر ایک بزرگ نے معروضہ پیش کیا یَــا جَـدِّیْ یَـارَسُوْلَ اللّٰہِ لیکن حضور نے کسی کی نداء پر لبیک نہیں فرمایا۔ جب سب بزرگ فارغ ہو چکے تو آخر میں حضرت سید عبدالعزیز دیرینی رحمۃ اللہ علیہ آگے بڑھے اور عرض کیا یَــا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ، حضور نے ارشاد فرمایا:

لَبَّیْکَ یَاعَبْدَ الْعَزِیْزِ (جواہر البحار، ج۲ص۱۲۰)

شبہ کا ازالہ:

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعب الایمان میں اور علامہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ترغیب'' میں روایت کی ہے:

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عِنْدَ قَبْرِی سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیاً بَلَغْتُهٗ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود پڑھا، میں اسے خصوصی توجہ کے ساتھ خود سنتا ہوں اور جس نے دور ہونے کی حالت میں مجھ پر درود پڑھا وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔

بعض حضرات اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ بیان کرتے ہیں کہ حضور انور ﷺ کا درود و سلام سننا اسی وقت ہوتا ہے جب روضۂ انور کے قریب پڑھا جائے۔ اور جو درود و سلام دور سے پڑھا جاتا ہے سرکار اسے نہیں سنتے ہیں۔ بلکہ وہ فرشتوں کے ذریعہ بارگاہِ عالی میں

Marfat.com

پہنچایا جاتا ہے۔

اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ ماسبق میں دور سے درود وسلام سماعت فرمانے کے متعلق دلائل وشواہد پیش کئے جا چکے ہیں، مزید برآں عرض یہ ہے کہ اس حدیث میں حضور نے یہ کہاں ارشاد فرمایا ہے کہ دور سے درود وسلام والے کا درود وسلام صرف ملائکہ کے ذریعے مجھے پہنچتا ہے۔ میں اسے مطلقاً نہیں سنتا ہوں، اور اگر فرشتوں کے ذریعہ سننے کو حضور اقدس ﷺ کے سننے کے منافی قرار دیا جائے تو مندرجہ ذیل حدیث سے یہ لازم آئے گا کہ روضۂ انور پر جو درود وسلام پڑھا جاتا ہے حضور اسے بھی سماعت نہیں فرماتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَّى عِنْدَ قَبْرِی وَكَّلَ اللهُ بِهٖ مَلَكٌ يُبَلِّغُنِىْ وَكَفٰى اَمْرَ دُنْيَاهُ وَآخِرَهٗ وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَهِيْدًا وَّشَفِيْعًا

(القول البدیع، ص ۱۵۶)

ترجمہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص میری قبر کے پاس آکر مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کا درود مجھے پہنچا دیتا ہے، اور وہ اپنے امورِ دنیا اور آخرت کے کفایت کیا جاتا ہے اور میں قیامت کے دن اس کا نگہبان اور شفیع ہوں گا۔

اس حدیثِ پاک سے ظاہر ہے کہ روضۂ مبارک کے پاس جو درود پڑھا جاتا ہے اس کو بھی ملائکہ کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے۔ پس اگر فرشتوں کے ذریعہ درود وسلام کا پہنچایا جانا حضور کے نہ سننے کے لئے لازم قرار دیا جائے تو یہ دونوں حدیثیں آپس میں معارض ہو جائیں گی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ فرشتوں کا بارگاہِ رسالت میں درود وسلام کا پہنچانا سمعِ اقدس کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر دربارِ رسالت میں درود پہنچانا سرکار کی لاعلمی کی وجہ سے ہوتا تو روضۂ اطہر پر پڑھے ہوئے درود وسلام کو ملائکہ کے ذریعے پہنچانے کی ضرورت نہ ہوتی۔ پس واضح ہو گیا کہ روضۂ انور پر جو درود وسلام پڑھا جاتا ہے، سرکار اسے سنتے بھی ہیں اور ملائکہ اسے پیش بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح دور سے جو درود وسلام پڑھا جاتا ہے اسے فرشتے بھی پیش کرتے ہیں اور سرکار خرقِ عادت کے طور پر سماعت بھی فرماتے ہیں۔

Marfat.com

دور سے درود وسلام سماعت فرمانے پر ایک کھلی ہوئی دلیل یہ بھی ہے کہ جب شاہی بارگاہ کی ڈیوڑھی پر حاضر رہنے والے درباری صا سماع الخلائق فرشتہ) کی قوتِ سماعت اتنی شاندار ہے کہ وہ ساری مخلوقات کی باتیں سنتا ہے تو اس دربارِ عالی کے شہنشاہ کی طاقتِ سماعت اور عظمتِ بیکراں کا ان کا کیونکر کیا جا سکتا ہے۔ اب رہا یہ سوال ....؟

ایک سوال کا جواب:

کہ جب سرکار خود ہی امت مرحومہ کے ہر فرد کا درود وسلام بہ نفسِ نفیس سماعت فرماتے ہیں تو پھر درود وسلام کو فرشتوں کے ذریعہ بارگاہِ نبوت میں پیش ہونے کی کیا ضرورت ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ کے دربارِ شاہی کی رفعت وعظمت کو ظاہر فرمانے کے لئے رب قدیر نے ملائکہ کو اس بات کے لئے مامور فرما دیا ہے کہ وہ امت کا درود وسلام حضور خیر الانبیاء ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں پیش کریں۔ نیز اس سے درود وسلام پڑھنے والے کی محبوبیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ درود بھیجنے والا صرف ایک بار درود پڑھتا ہے مگر اس کا نام بار بار حضورِ اقدس میں پیش ہوتا ہے۔ کبھی روضۂ انور پر متعین فرشتہ کہتا ہے، یا رسول اللہ ﷺ فلاں آپ کے امتی نے آپ پر درود وسلام بھیجا ہے، اور کبھی زمین پر گشت لگانے والے فرشتے عرض کرتے ہیں، یا حبیب اللہ آپ کے فلاں امتی نے درود وسلام کا تحفہ پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ مالکِ ارض وسماء کی اس میں بے شمار حکمتیں ہوں گی۔ اس کی نظیر اس حدیث میں ہے کہ روزانہ بندوں کے اعمال بارگاہِ خداوندی میں پیش ہوتے ہیں، حالانکہ یہ بالکل بدیہی بات ہے کہ ربّ العالمین جل شانہٗ عالم الغیب والشہادہ ہے۔ وہ ساری مخلوقات کی ہر ایک حرکت کو جانتا ہے۔ اس سے کوئی ذرہ بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ پھر بھی اس نے نیکی اور بدی کو لکھنے کے لئے کراماً کاتبین (فرشتوں) کو مقرر فرما رکھا ہے۔ اور کائنات کے دیگر امور پر بھی فرشتوں کی ڈیوٹی لگا رکھی ہے۔ ظاہر ہے ایسا کرنے میں اس کی ہزارہا حکمتیں ہیں۔ اسی طرح درودِ پاک کا مسئلہ ہے۔ اسی نے اپنے محبوبِ معظم ﷺ کو دور ونزدیک سننے کی طاقت وتوانائی عطا فرما رکھی ہے اور وہی ملائکہ کے ذریعے سے اپنے حبیب کریم کی بارگاہ میں درود وسلام کو پیش کراتا ہے۔

Marfat.com

دُورونزدیک سے دُرودوسلام سننے کے بارے میں

(اقوالِ ائمہ)

احادیث اور واقعات کی روشنی میں آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ حضور کا کوئی امتی کہیں سے کسی وقت بھی درود وسلام بھیجتا ہے تو حضور سرور کائنات ﷺ اس کو بہ نفسِ نفیس سماعت فرماتے ہیں۔ اب لیجئے اس بارے میں ائمہ دین وملت کے ارشادات بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ حدیث اِلَّا رَدَّ اللہُ اِلَـــی رُوْحِـــی کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

وَهُوَ اَنْ يَكُوْنَ الرُّوْحُ كِنَايَةً عَنِ السَّمْعِ وَيَكُوْنُ الْمُرَادَاللهِ تَعَالٰى يَرُدُّ عَلَيْهِ سَمْعَته الخَارِقَ لِلْعَادَةِ بِحَيْثُ يَسْمَعُ سَلَامَ الْمُسْلِمِ وَاِنْ بَعُدَ قُطْرَهٗ

ترجمہ: یعنی روحِ اقدس لوٹانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم ﷺ پر آپ کی سمع خارق للعادۃ کو لوٹا دیتا ہے، اس طرح کہ سرکار سلام بھیجنے والے کے سلام کو سنتے ہیں چاہے وہ کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔

(مقالاتِ کاظمی، دوم ص ۵۸، بحوالہ انباہ الاذکیا)

علامہ ابوالیمن ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَاِذَا جَازَ رَدُّهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ مِنَ الزَّائِرِيْنَ لِقَبْرِهٖ جَازَ رَدُّهٗ عَلٰى مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ مِنْ جَمِيْعِ الْآفَاقِ مِنْ اُمَّتِهٖ عَلٰى بُعْدِ مَسَافَةٍ

(نسیم الریاض، ج ۳ ص ۵۰۰)

ترجمہ: یعنی جب یہ بات واضح ہے کہ آپ روضۂ اقدس کی زیارت کرنے والوں کے صلوٰۃ وسلام کا جواب عطا فرماتے ہیں تو یہ بھی درست ہے کہ آپ ساری کائنات میں دور سے صلوٰۃ وسلام عرض

Marfat.com

کرنے والے اپنے ہر امتی کو جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

اس طرح علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''القول البدیع'' میں ارشاد فرمایا ہے:

حضرت سیدی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

بدانکہ دے علیہ السلم می بیندو می شنود کلام ترا زیرکہ دے علیہ السلام متصف است بصفاتِ الٰہیہ و یکے از صفاتِ الٰہیہ آنست اَنَا جَلِیْسٌ مَنْ ذَکَرَنِیْ مرپیغمبر را صلی اللہ علیہ وسلم نصیب وافراست (مدارج النبوۃ، ج ۲ ص ۸۸۷) جان لو کہ حضور اقدس ﷺ تمہیں دیکھتے ہیں اور تمہارے کلام کو سنتے ہیں، کیونکہ حضور ﷺ صفاتِ الٰہی سے متصف ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ایک صفت اَنَا جَلِیْسٌ مَنْ ذَکَرَنِیْ ہے یعنی جو میرا (خدا) ذکر کرے میں اس کا ہم نشین ہوں، اور حضورِ اقدس ﷺ کو اس صفت سے پورا پورا حصہ ملا ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

وَظَاهِرُ الْاَطْلَاقُ الشَّامِلُ لِکُلِّ مَکَانٍ وَزَمَانٍ وَمَنْ خَصَّ الرَّدَّ بِوَقْتِ الزِّیَارَۃِ فَعَلَیْهِ الْبَیَانُ.

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ حدیث اِلَّا رَدَّاللّٰهُ اِلَی رُوْحِی میں صلوٰۃ وسلام پیش کرنے والے کو جواب مرحمت فرمانا مطلقاً ارشاد فرمایا گیا ہے، یعنی کوئی شخص کہیں سے کسی وقت بھی درود وسلام عرض کرتا ہے تو سرکار اس کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اس میں زمان و مکان کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔ پھر اگر کوئی شخص کہے کہ حضور صرف، روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر درود وسلام عرض کرنے والے کے درود کو سنتے ہیں اور جواب عطا فرماتے ہیں تو اس بات کے قائل پر لازم ہے کہ وہ اپنے قول کی سچائی پر دلیل لائے۔ علامہ موصوف مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہا جائے کہ صرف روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر عرض کرنے والوں کا درود وسلام سرکار سنتے ہیں اور جواب سے سرفراز فرماتے ہیں تو اس میں حضور سرورِ کائنات ﷺ کی کوئی تخصیص نہ ہوگی۔ کیونکہ صحیح حدیث میں وارد ہے:

مَامِنْ اَحَدٍ یَمُرُّ بِقَبْرِ اَخِیْهِ الْمُؤْمِنِ کَانَ یَعْرِفُه فِی الدُّنْیَا فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّا عَرَفَه وَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ

ترجمہ: یعنی جب کوئی مومن بھائی کی قبر سے گزرتا ہے جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا، پس جب وہ اس کو سلام کرتا ہے تو صاحبِ قبر اس کو

Marfat.com

پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

حدیثِ مذکور سے بالکل عیاں ہے کہ ہر وفات یافتہ مسلمان اپنی قبر پر آنے والے کو پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔ پھر اگر حضور خلاصۂ کائنات ﷺ کے لئے بھی یہی علم و ادراک کی قوت مانی جائے تو اس میں حضور سید العالمین ﷺ کے لئے کوئی امتیازی خصوصیت نہیں پائی جائے گی، اور یہ تخیل بلاشبہ باطل ہے۔

غزالیٔ دوراں علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب مدظلہ العالی ارشاد فرماتے ہیں کہ:

''جب عام اولیاء کرام جو قربِ نوافل کے درجہ پر فائز ہوتے ہیں ان کے لئے بخاری شریف کی حدیث میں وارد ہے، اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں ارشاد فرماتا ہے: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِىْ يَسْمَعُ بِىْ وَبَصَرَهُ الَّذِىْ يَبْصُرُبِىْ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیرِ کبیر میں اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللهِ سَمْعًالَهٗ سَمِعَ الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ وَاِذَا صَارَ ذَالِكَ النُّوْرُ بَصَرًالَهٗ رَاَى الْقَرِيْبِ وَالْبَعِيْدَ (تفسیر کبیر، ج ۸ ص ۶۸۸، طبع مصر)

ترجمہ: یعنی اللہ کے جلال کا نور جب بندے کی سمع ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور بعید کی چیزوں کو سنتا ہے، اور یہی نورِ جلال جب بندے کی بصر ہو جاتا ہے تو وہ قریب اور دور کی چیزوں کو دیکھتا ہے، دور کی چیزوں کو دیکھنا اور سننا جب اولیائے کرام کے لئے دلیلِ شرعی سے ثابت ہے تو نبی کریم ﷺ جو ولایت کاملہ کی صفت سے متصف ہیں، کی ذاتِ مقدسہ سے یہ کمال کیسے منفی ہو سکتا ہے۔''

منکرین کے شبہ کو دور کرتے ہوئے علامہ موصوف مزید فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی قبر انور پر ایک فرشتہ مقرر فرما دیا ہے جسے تمام مخلوقات کی آوازیں سننے کی طاقت دی گئی ہے وہ سب کا درود سنتا ہے اور بارگاہِ اقدس میں پہنچاتا ہے۔ تمام آوازوں کو سننے کی صفت اگر غیر اللہ کے لئے محال قرار دی جائے تو آخر فرشتہ بھی تو غیر

Marfat.com

اللہ ہے۔ اس کو یہ صفت کیسے عطا ہوگئی۔ اور اگر ممکن ہے تو رسول اللہ کے حق میں اس امکان کا عقیدہ کیوں ضلالت قرار پایا، حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایسے باطنی کان اور آنکھیں ثابت ہیں جو ماورائے عالمِ اجسام کا ادراک کرتے ہیں۔'' (مقالات کاظمی، دوم ص ۴۷)

درود سے درود و سلام سننے پر عقلی ثبوت:

علامہ کاظمی مدظلہ العالی نے دور سے درود و سلام کے سننے پر عقلی دلیل بیان فرمائی ہے، جو پوری توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے۔ موصوف فرماتے ہیں:

''عقل سلیم کی روشنی میں بھی دور سے درود شریف سننے کا استحالہ قابلِ تسلیم نہیں ہوسکتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ قبر انور پر جو درود پڑھا جاتا ہے سرکار اسے ضرور سنتے ہیں اب ہمیں یہ بتایا جائے کہ قبر انور پر درود پڑھنے والے کی آواز کس ذریعہ سے حضور کو پہنچتی ہے۔ جس طرح عادۃً دور کی آواز کا حضور تک پہنچنا محالِ عادی ہے بالکل اسی طرح قبر انور پر صلوٰۃ و سلام کا حضور علیہ السلام کی سمعِ اقدس تک پہنچ جانا بھی یقیناً محالِ عادی ہے کیونکہ قبر انور میں جس مقام پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہیں وہاں نہ دنیا کی کوئی ہوا پہنچ سکتی ہے نہ عالمِ اسباب کے مطابق کسی آواز وغیرہ کا پہنچنا ممکن ہے، اس کے باوجود بھی حضور علیہ السلام قبر انور پر درود و سلام کی آوازیں سن لیتے ہیں، تو اگر اسی طرح بعید کی آوازیں بھی سن لیں تو کون سا استحالہ لازم آتا ہے۔

باب سوم

فوائدِ دُرود وسلام اقوالِ ائمہ کی روشنی میں

گزشتہ اوراق میں درودوسلام کے فضائل وفوائد کو کتاب وسنت کی روشنی میں پیش کیا گیا، اب ذیل میں درودوسلام کے محامد وثمرات ائمہ دین کے ارشادات کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں:

مَـولاىَ صَـلِّ وَسَـلِّـمْ دَائـمًـا اَبَـدًا
عَـلٰـى حَبِيْبِكَ خَيْـرِ الـخَـلْقِ كُـلِّهِـم

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''قول بدیع'' میں، سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''سعادۃ الدارین و مدارج النبوۃ'' میں، علامہ خفاجی نے ''نسیم الریاض'' میں اور دیگر ائمہ دین رحمھم اللہ اجمعین نے اپنی مبارک کتب ورسائل میں درودوسلام کے بے شمار فوائد وثمرات کا ذکر فرمایا ہے، ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

درودوسلام پڑھنے کا ثواب دس غلاموں کے آزاد کرنے اور دس جہادوں میں شریک ہونے کے برابر ہے، اور یہ کہ اس کے پڑھنے سے دعا قبول ہوتی ہے، اور حضور سید الانبیاء ﷺ کی شفاعت، آپ کی شہادت اور درجہ قرب میسر آتا ہے۔ درود خواں کے لئے بابِ جنت کو کھلوانے میں حضور کا اپنے دستِ انور کو تکلیف دینا اور اس کا سب سے پہلے قیامت میں حضور کے ساتھ دوسروں سے پہلے داخل ہونا اور اس دن کی تمام شدتوں پر حضور کا متکفل ہونا اور تمام مہمات وقضایا میں آپ کی کفایت فرمانا اور تمام حوائج اور مغفرتِ گناہ میں کوشش فرمانا، اور تمام غلطیوں اور کوتاہیوں کا محو فرمانا، یہ سب درود شریف ہی کی برکتیں ہیں، اور بعض کا قول ہے کہ درود وشریف کے فوائد میں سے ایک یہ ہے کہ فرائض میں جو کوتاہیاں ہوئی ہیں، درود شریف ان کا کفارہ بن جاتا ہے اور صدقہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے بلکہ اس سے افضل واعلیٰ ہے۔

مَـولاىَ صَـلِّ وَسَـلِّـمْ دَائـمًـا اَبَـدًا
عَـلٰـى حَبِيْبِكَ خَيْـرِ الـخَـلْقِ كُـلِّهِـم

Marfat.com

تکلیفوں کا دور ہونا، بیماریوں سے شفا پانا، خوف وخطر اور بھوک کا جاتے رہنا، تہمتوں سے بری و پاک ہونا، اس کی صلوٰۃ کا خدائے عزوجل کی صلوٰۃ اور فرشتوں کی صلوٰۃ سے مل جانا، مال میں زیادتی و پاکیزگی کا ہونا۔ طہارتِ ذات، صفائی قلب اور فارغ البالی کا ہونا اور تمام امور میں برکتوں کا حاصل ہونا حتیٰ کہ اسباب واموال اور اولاد در اولاد چار پشتوں تک برکتیں نازل ہونا۔ یہ سب درود کے فوائد ہیں:

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

اور قیامت کی ہولناکیوں سے نجات پانا، سکراتِ موت میں آسانی پیدا ہونا دنیا کی ہلاکتوں سے چھٹکارا پانا۔ زمانہ کی تنگی سے خلاصی پانا۔ بھولی چیزوں کا یاد آ جانا۔ فقر واحتیاج کا جاتے رہنا۔ بخل و جفا کی برائیوں سے محفوظ رہنا۔ ناک گرد آلود ہونے کی دعا سے محفوظ رہنا۔ مجلس کا معطر و پاکیزہ ہونا۔ رحمتوں کا چھا جانا۔ صراط سے گزرتے وقت ایک نور کا تاباں ہونا اور اس حال میں ثابت قدم و برقرار رہنا، اور پلک جھپکتے پل صراط سے گزر جانا۔ برخلاف تارکِ درود کے مسلمانوں کے دل میں جاگزیں ہونا۔ رسولِ کریم ﷺ کی محبت دل میں مستحکم ہونا۔ روز قیامت حضور کا مصافحہ فرمانا۔ خواب میں حضور کے جمالِ جہاں آرا کو دیکھنا۔ ملائکہ کا مرحبا کہنا۔ اس کے درود کی کتابت سونے کے قلم سے چاندی کے کاغذ پر ہونا۔ درود وسلام کے فرشتوں کا اس کے لئے خیر میں زیادتی کی دعا اور استغفار کرنا۔ یہ سب درود وسلام کے اعظم فوائد ہیں، اور سب سے اہم اور بڑی بات تو یہ ہے کہ جوابِ سلام کے حصول کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ سنتِ مستمرہ بلکہ لازم کردہ فرض ہے۔ اس سے بڑی سعادت اور کون سی ہوگی کہ حضورِ اکرم ﷺ کی سلامتی وخیر کی دعا اس کے شامل حال ہوگی۔ اگر مدت العمر میں یہ سعادت ایک مرتبہ بھی ہاتھ آجائے تو ہزارہا کرامتوں کا موجب اور بے شمار برکتوں کا باعث ہے۔ اور بکثرت ایسے حضرات ہیں جنہوں نے اپنا سلام پیش کرنے سے پہلے حضور اقدس کا سلام پایا۔ کیونکہ آپ کی عادتِ کریمہ تھی کہ کان یبادر بالسّلام یعنی آپ سلام کرنے میں پہل فرماتے تھے، اور بہت سے خوش نصیب حضرات ایسے بھی ہیں جو اپنے سلام کے بعد جوابِ سلام سے مشرف ہوئے اور پھر سرکار نے اپنے کرم خسروانہ سے خود بھی سلام سے نوازا۔

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِم

Marfat.com

رسولِ کریم ﷺ پر درود بھیجنے کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دونوں فرشتے یعنی کراماً کاتبین تین دن تک اس کے گناہ لکھنے سے رُکے رہتے ہیں (تاکہ وہ گناہ سے توبہ کرلے) اور لوگوں کو اس کی عیب جوئی سے باز رکھتے ہیں۔ اور قیامت کے روز درود شریف پڑھنے والا عرش کے نیچے ہوگا اور درود اس کے نیک اعمال کے پلڑے کو وزنی کر دے گا اور وہ پیاس سے محفوظ رہے گا، اور دنیا و آخرت کے معاملات میں رشد و ہدایت میسر آئے گی۔ اور حضورِ اکرم ﷺ پر درود پڑھنا ذکرِ الٰہی کو بھی شامل ہے اور اس کی نعمتوں کے شکر اور معرفتِ حق کو متضمن ہے، اور درود کی بدولت بیکراں اور وافر نعمتیں ملتی ہیں۔

دُرود و سلام کے مخصوص فضائل و فوائد

حضور سید العالمین ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کے لئے کوئی خاص صیغہ و مقدار مقرر نہیں ہے۔ ہر وہ درود جس میں صلوٰۃ و سلام اور حضور کی شایانِ شان الفاظ مستعمل ہوں، پڑھا جائے تو حکمِ الٰہی کی تعمیل ہو جائے گی۔ چنانچہ علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ سعد الدین محمد الحموی قدس سرہٗ العزیز کے واسطے سے نقل فرمایا ہے کہ مشرق و مغرب کے مسلمانوں میں بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) طریقوں سے حضور سید الکونین ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا معمول رہا ہے۔

(روح البیان، سورہ احزاب، ج ۷ ص ۲۳۳)

غرض یہ کہ حضور سید المرسلین ﷺ پر درود و سلام بھیجنے میں جتنی زیادہ مقدار اور کیفیت میں زیادتی ہوگی اتنا ہی اس پر ربِ کریم جل شانہٗ کی بارگاہ رحمت سے رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا اور اس کے لئے انوار و برکات کے تمام دروازے کھل جائیں گے اور اس میں دونوں جہاں میں رحمتِ خداوندی کا نزول ہوگا۔

حضور سرورِ کائنات ﷺ پر مطلقاً درود و سلام بھیجنا ہی قربِ الٰہی کی منازل پر فائز کرنے کے لئے بھرپور ضمانت ہے البتہ ہمارے ائمہ دین اور سلفِ صالحین نے مخصوص الفاظ کے ساتھ درود و سلام پڑھنے پر خاص فوائد و ثمرات کا ذکر فرمایا ہے۔ ہم ان میں بعض کو درج ذیل کر رہے ہیں:

Marfat.com

تنبیہ:

القول البدیع میں ہے، حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا سَلَّمْتُمْ عَلَیَّ فَسَلِّمُوْا عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

(القول البدیع ص ۵۲)

ترجمہ: جب تم مجھ پر سلام بھیجو تو مرسلین پر بھی سلام بھیجو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے:

اِذَا صَلَّیْتُمْ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ فَصَلُّوْا عَلَیَّ مَعَهُمْ فَاِنِّیْ رَسُوْلٌ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ

ترجمہ: جب تم مرسلین عظام پر درود بھیجو تو اس کے ساتھ مجھ پر بھی درود بھیجو۔ کیونکہ میں مرسلین میں سے ایک رسول ہوں۔

اسی مضمون کی ایک حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جس میں سرکار نے ارشاد فرمایا:

صَلُّوْا عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ بَعَثَهُمْ كَمَا بَعَثَنِیْ

ترجمہ: انبیائے کرام و مرسلین عظام پر درود بھیجو، بے شک اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی اسی طرح مبعوث فرمایا جس طرح کہ مجھے مبعوث فرمایا ہے۔

صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا

ان احادیث مبارکہ کے پیش نظر بہتر ہے کہ حضور سید العالمین ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کے بعد:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

پڑھا جائے تاکہ جملہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی مقدس بارگاہوں میں ہدیہ صلوٰۃ و سلام پیش ہو جائے۔

Marfat.com

دُرودِ ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

حضورِ اکرم ﷺ نے اس درود پاک کو خاص طور سے نماز میں پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ چنانچہ احناف کے نزدیک نماز میں اسی درود شریف کا پڑھنا افضل واولیٰ ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ:

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نماز کے اندر اور باہر صرف درودِ ابراہیمی کو پڑھنا چاہئے اور دوسرا کوئی درود نہیں پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ حضورِ اقدس ﷺ نے امتِ مسلمہ کو صرف درودِ ابراہیمی ہی پڑھنے کی تعلیم دی ہے۔

گزارش ہے کہ آیۃ مذکورہ میں خداوند قدوس نے مومنین کی صلوٰۃ وسلام دونوں کے پڑھنے کا حکم صادر فرمایا ہے، اور درود ابراہیمی پڑھنے سے صرف صلوٰۃ کی تعمیل ہوگی۔ اور وسلّمو تسلیما پر عمل نہ ہوگا۔ کیونکہ درود ابراہیمی میں صرف صلوٰۃ کا ذکر ہے۔ لہٰذا آیۃ کریمہ پر پوری طرح عمل کرنے کے لئے درود شریف میں صلوٰۃ وسلام دونوں کا پڑھنا ضروری ہے۔ چنانچہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارح مسلم شریف نے اپنی کتاب ''اذکار'' میں اور برکۃ الرسول سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''جذب القلوب'' میں صرف صلوٰۃ پڑھنے کو مکروہ بتایا ہے۔

اب رہا یہ امر کہ حضور معلم کائنات ﷺ نے ہمیں درودِ ابراہیمی میں صرف صلوٰۃ کی تعلیم دی ہے تو اس کی وجہ احادیث کے بیان سے بالکل عیاں ہے کہ التحیات میں سلام پڑھنے کی تعلیم پہلے ہی دی جا چکی ہے۔ اس لئے سرکار نے درود ابراہیمی میں صرف صلوٰۃ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ احادیث میں وارد ہے کہ جب آیۃ کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ

Marfat.com

الخ نازل ہوئی تو صحابہ کرامؓ نے عرض کیا:

اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْکَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّیْ عَلَيْکَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِی صَلٰوتِنَا یارسول اللہ ﷺ، سلام کو تو ہم نے خوب سمجھ لیا ہے۔ (یعنی ہم سب التحایت میں اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ پڑھتے ہیں) تو جب ہم نماز پڑھیں تو آپ پر اپنی نماز میں درود شریف کس طرح پڑھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ عالی میں عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّیْ عَلَيْکَ يَعْنِیْ فِی الصَّلٰوةِ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ

ترجمہ: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہم آپ پر نماز میں کیسے درود پڑھیں۔ حضور نے فرمایا، تم کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ

ان احادیث کے بیان سے پوری طرح واضح ہو جاتا ہے کہ درود ابراہیمی نماز کے لئے مخصوص ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کے علامہ شوکانی ''تحفۃ الذاکرین'' میں تحریر کرتے ہیں:

وَفِيْهِ تَقْيِيْدُ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلٰوةِ فَيُفِيْدُ ذَالِکَ اَنَّ هٰذِهِ الْاَلْفَاظَ الْمَرْوِيَّةَ مُخْتَصَّةٌ بِالصَّلٰوةِ وَاَمَّا خَارِجَ الصَّلٰوةِ فَيَحْصُلُ الْاِمْتِثَالُ بِمَا يُفِيْدُهٗ قَوْلُهٗ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ

ترجمہ: اور اس حدیث میں آپ ﷺ پر نماز میں درود پڑھنا مقید کیا گیا ہے۔ پس مذکورہ عبادت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ یہ (درود ابراہیمی کے) الفاظ جو مروی ہیں یہ نماز کے ساتھ خاص ہیں، نماز کے علاوہ ایسا درود شریف پڑھنا چاہئے جس سے آیۃ اِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ کی پوری تعمیل ہو جائے۔ یعنی درود میں صلوٰۃ و سلام دونوں ہوں۔

Marfat.com

اس دُرود پاک کا ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضور سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پیاری ہو کہ جب وہ ہمارے اہل بیت پر درود پڑھا کرے تو اس کا ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے تو اس کو چاہیے کہ ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھا کرے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

القول البدیع میں حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے بھی یہ حدیث مروی ہے درود شریف کا ثواب بڑے پیمانے میں ناپے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا ثواب بہت زیادہ ملے گا۔ علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ جو چیزیں تھوڑی مقدار میں ہوتی ہیں وہ ترازو میں تولی جاتی ہیں اور جو زیادہ مقدار میں ہوتی ہیں ان کا ترازو میں آنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو بڑے پیمانے میں ناپا جاتا ہے۔

اسّی (۸۰) سالہ گناہ معاف ہو جائیں گے

حضرت سہل بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن عصر کی

Marfat.com

نماز کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے اسّی مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اس کے اسّی سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے اور اس کے لئے اسّی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔
دار قطنی کی ایک روایت میں ہے، حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسّی مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اس کے اسّی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ درود شریف کس طرح پڑھا جائے۔ سرکار نے فرمایا، اس طرح پڑھو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

اُمّی حضور سید المعلمین ﷺ کا معجزانہ لقب ہے۔ آپ کے اس مبارک لقب کو توریت و انجیل اور دیگر آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں ذکر فرمایا گیا ہے۔ بعض حضرات امی کا ترجمہ ان پڑھ اور جاہل کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ ترجمہ کرنا ہی سب سے بڑی جہالت و نادانی ہے۔ اہلِ علم جانتے ہیں کہ سرکار کا امی ہونا دعوائے نبوت میں سے ایک دلیل ہے۔ آپ ﷺ علم و عرفان سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے لائے تھے۔ آپ بغیر اکتسابِ علم، علم و معرفت کے اس اعلیٰ مقام پر فائز تھے کہ جہاں تک اولین و آخرین کے علوم کی رسائی ناممکن ہے۔ چنانچہ صاحب روح البیان فرماتے ہیں:

وَالْمَقَامُ الْاُمِّي الَّذِىْ هُوَ مَخْصُوْصٌ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ الْاَنْبِيَاءِ

ترجمہ: یعنی امی کا مقام یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے درمیان صرف حضور سید المرسلین ﷺ کا وصفِ خاص ہے۔
علامہ موصوف امیّ کے معنی بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَمَعْنَى الْاُمِّي اَنَّهٗ اُمُّ الْمَوْجُوْدَاتِ وَاَصْلُ الْمَكْنُوْنَاتِ كَمَا قَالَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ وَقَالَ حِكَايَتَهٗ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْكَوْنَ فَلَمَّا كَانَ هُوَ اَوَّلُ الْمَوْجُوْدَاتِ وَاَصْلُهَا وَكَمَا سُمِّيَ اُمُّ الْكِتَابِ اُمًّا لِاَنَّهٗ مَبْدَأُ الْكِتَابِ وَاَصْلُهَا

Marfat.com

ترجمہ: یعنی امی کے معنی یہ ہیں کہ حضور باعثِ تخلیق کائنات ﷺ منبع موجودات اور اصلِ کائنات ہیں۔ جیسا کہ حضور نے خود ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میری روح کو خلعتِ وجود سے نوازا۔ اور حدیث قدسی میں ہے، اے محبوب ﷺ اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں دنیا کو نہ پیدا کرتا۔ پس معلوم ہوگیا کہ حضور مقصودِ کائنات ﷺ ہی اولِ موجودات اور اصلِ کائنات ہیں، اور جس طرح قرآن کریم کو اصلِ کتاب اور مبداء کتاب ہونے کی وجہ سے امّ الکتاب کہا جاتا ہے، اور کعبۂ معظمہ کو اول الارض اور اول البیوت ہونے کی وجہ سے ام القریٰ کہا جاتا ہے، اسی طرح حضورِ اقدس ﷺ کا اصل کائنات ہونے کی وجہ سے امی کہا جاتا ہے۔

(روح البیان، سورہ اعراف، ج ۳ ص ۲۵۵)

امّی و دقیقہ دانِ عالم بے سایہ و سائبانِ عالم

(مولانا جامیؒ)

وہ ناطق جس کے آگے مہر بلب بلبلِ سدرہ
وہ امّی جس کے آگے عقلِ کُل طفلِ دبستانی

(ڈاکٹر اقبالؔ)

ظالموں اور رہزنوں سے تحفظ

اس درود شریف کا پڑھنے والا انشاء اللہ تمام خوف و ہراس خصوصاً ڈاکوؤں اور رہزنوں کی لوٹ مار سے محفوظ و مامون رہے گا۔ لہٰذا جن راستوں پر ڈاکوؤں کی لوٹ مار کے خطرات ہوں ان راستوں سے گزرتے وقت اس درود شریف کا ورد کثرت سے کرنا چاہئے۔

روح البیان میں ہے:

وَاٰمَنَ مِنَ الْمَخَاوِفِ مُطْلَقًا خُصُوصًا اِذَا كَانَ عَلٰى طَرِيْقٍ يُخَافُ فِيْهِ مِنْ قُطَّاعِ الطَّرِيْقِ وَاَهْلِ الْبَغْيِ

Marfat.com

ترجمہ: یعنی اس درودِ شریف کا پڑھنے والا ہر خوف و ہراس سے مامون و محفوظ رہے گا۔ خصوصاً ان راستوں پر بے خوف رہے گا جہاں ڈاکوؤں اور ظالموں کا ڈر ہو۔ درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِی اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُصَلّٰی عَلَیْہِ

مال میں خیر و برکت

صاحبِ روح البیان فرماتے ہیں: مَنْ صَلّٰی ھٰذِہِ الصَّلٰوۃَ کَثُرَ مَالُہٗ یَوْمًا فَیَوْمًا جو شخص اس درودِ پاک کو پڑھے گا اس کا مال و دولت دن بدن بڑھے گا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

شیطان کے شر سے تحفظ

حضرت شیخ المشائخ سعد الدین الحموی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، جو شخص اس درود پاک کو پڑھے گا وہ شیطان کے شر و فساد سے مامون و محفوظ رہے گا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُفَرِّقِ الْکُفْرِ وَالطُّغْیَانِ وَمُشَتِّتِ بُغَاۃِ جُیُوْشِ الْقَرِیْنِ وَالشَّیْطَانِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ (روح البیان، سورۂ احزاب)

Marfat.com

دنیاوآخرت کی سُرخرُوئی

قرآن کریم کی تلاوت کے بعد جوشخص اس درود پاک کو پڑھے گا وہ دنیاوآخرت میں سرخ رورہے گا۔ (روح البیان، سورہ احزاب)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَافِی جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا

دُرودِ دَہ ہزاری

جوشخص اس درود پاک کوایک مرتبہ پڑھے گا اس کودس ہزار (۱۰۰۰۰) مرتبہ درود پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ صاحبِ روح البیان تحریر فرماتے ہیں کہ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک خوش نصیب شخص حاضر ہوااوراس نے عرض کیا، عالی جاہ مجھ ذرّہ بے مقدار کے دل میں ایک مدت سے یہ خواہش تھی کہ کاش ساری کائنات کے ملجاء وماویٰ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کے دیدارِ پرانوار کی سعادت خواب میں میسر آجائے تو اپنی مفلوک الحالی و جگرسوزی کا حال امت کے غم خوار حضور رحمتِ عالم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں عرض کروں گا۔ گزشتہ رات مولائے کریم جل شانہٗ کا فضلِ بیکراں ہوااور مجھ ناچیز سیاہ کار کی بخت آوری نقطہ عروج پر پہنچا۔ اور غمزدوں کے والی ﷺ کی زیارت سے سرفراز ہوا۔ بے کسوں کے فریادرس کی بارگاہِ غریب نواز میں غموں کا بوجھ ہلکانہ ہوتا تو پھر کہاں ہوتا۔ غلام نے چارہ سازِ بے کساں ﷺ کی بارگاہ میں یہ التجا پیش کی:

''یارسول اللہ ہزار درم قرض دارم واداے اوراقادر نیستم ومی ترسم کہ اجل دررسدودام درگردنِ من بماند''

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم میں ہزار درہم کا مقروض ہوں اوراس کے ادا کرنے کی میں میں استطاعت نہیں رکھتا ہوں۔ ڈرتا ہوں، ایسا نہ ہو کہ موت آجائے اور قرضہ کا بوجھ میری گردن پر باقی رہ جائے۔

Marfat.com

حضور شفیع عاصیاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: محمود سبکتگین کے پاس جاؤ اور اس سے اپنی مطلوبہ رقم لے لو۔ میں نے عرض کیا فِدَاکَ نَفْسِی یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّم شاید سلطان محمود مجھ بے نوا کی بات پر اعتماد نہ کریں اور مجھ سے میرے قول کی صداقت پر کوئی نشانی طلب فرمائیں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا:

''بگو برآں نشانے کہ در اوّلِ شب کہ تکیہ می کنی سی ہزار بار بر من درود می دہی و بآخرِ شب کہ بیدار می شوی سی ہزار نوبت دیگر صلوٰت می فرستی دام مرا ادا کن۔'' محمود سے کہو، نشانی یہ ہے کہ تم سونے سے پہلے مجھ پر تیس ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہو اور رات کے پچھلے پہر بیدار ہونے کے بعد مجھ پر تیس ہزار بار بھیجتے ہو، میرا قرضہ ادا کر دو۔

جب اس شخص نے سلطان محمود کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنی التجا پیش کی اور سرکار کا ارشادِ عالی محمود کو سنایا تو محمود کی آنکھیں خوشی سے چھلک پڑیں اور اس نے فوراً قرض کی ادائیگی کا حکم دیا اور مزید ایک ہزار درہم عطا کئے۔

سلطان محمود کے وزراء اور دیگر ارکانِ سلطنت کو اس اجنبی کی بات اور سلطان کی تصدیق پر سخت تعجب ہوا۔ وزرائے مملکت نے سلطان سے عرض کیا، عالی جاہ آپ نے اس اجنبی شخص کی ناممکن بات پر مہر تصدیق ثبت فرما دی۔ حالانکہ ہم لوگ صبح و شام حضور کی خدمتِ عالیہ میں حاضری کی سعادت سے سرفراز رہتے ہیں اور نہیں دیکھتے کہ عالی جاہ اس قدر درود و سلام بھیجنے کے لئے کسی وقت خلوت نشینی اختیار فرماتے ہیں اور بالفرض اگر سلطان عالی جاہ نے اپنی جانب سے کسی شخص کو درود و سلام پڑھنے پر مقرر فرما دیا ہے، جب بھی شب و روز کے اوقاتِ مستحبہ میں ساٹھ ہزار بار درود و سلام کا بھیجنا سخت دشوار ہے۔ پھر رات کے اول و آخر مختصر وقت میں اتنی کثیر تعداد میں عالی جاہ کا درود بھیجنا کیسے ممکن ہوگا.......... سلطان محمود نے فرمایا کہ میں نے ایک درود شریف کے بارے میں علمائے کرام سے یہ سنا تھا کہ جو شخص اس درود پاک کو ایک بار پڑھے گا وہ دس ہزار بار درود پڑھنے کا ثواب پائے گا۔ چنانچہ میں نے اپنا یہ معمول بنالیا ہے کہ سونے سے پہلے تین مرتبہ اور رات کے پچھلے پہر جاگنے کے بعد تین مرتبہ اس درود شریف کو پڑھتا ہوں اور اپنے دل میں پورے وثوق کے ساتھ یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے ساٹھ ہزار مرتبہ درود پڑھنے کا ثواب پالیا۔ اور آج اس خوش بخت انسان کی

Marfat.com

معرفت علمائے ملت کے بیان کی تصدیق حضور صادق ومصدوق ﷺ کی زبانِ حق بیان سے ہوگئی۔ لیجئے آپ بھی اس درود پاک کا پڑھنا معمول بنالیجئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَااخْتَلَفَ الْمَلَوَانُ وَتَعَاقَبَ الْعَصْرَانُ وَکَرَّوَ الْجَدِیْدَانُ وَاسْتَقَلَّ الْفَرْقَدَانُ وَبَلِّغْ رُوْحَہٗ وَاَرْوَاحَ اَھْلِ بَیْتِہٖ مِنَّا التَّحِیَّۃَ وَالسَّلَامُ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ کَثِیْرًا

طاعون سے مامون

حضرت شیخ شمس الدین کیشی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ ولایت میں ایک مرتبہ طاعون کی بڑی زبردست وبا پھیل گئی۔ جس کی وجہ سے خوف ناک تباہی مچی ہوئی تھی۔ شیخ موصوف نے حضور مسیح دوعالم ﷺ کی بارگاہ میں التجا پیش کی:

''یارسول اللہ امرادعائے تعلیم وہ کہ ببرکتِ آں از بلیہ طاعون ایمن شوم'' یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی دعا سکھلا دیجئے۔ جس کی برکت سے طاعون کی بلا سے نجات پاسکوں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہر کہ بدیں نوع بر من صلوٰت وہد از طاعون امان یابد'' جوشخص مجھ پر اس طرح کا درود بھیجے گا وہ طاعون کی بلا سے مامون رہے گا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَدَوَاءٍ

گرزِ آفت دوراں شکستہ حال شوی
اماں طلب زجنابِ مقدسِ نبوی

ترجمہ: اگر تو زمانہ کی مصیبت سے پریشان حال ہوجائے تو نبی کریم ﷺ کی بارگاہِ اقدس سے امان طلب کر۔

گر سہامِ حوادث ترا نشانہ کند
پناہ بر بحصارِ درودِ مصطفوی

Marfat.com

ترجمہ: اگر تجھ کو حوادثِ روزگار اپنا نشانہ بنالیں تو تم درودِ مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قلعہ میں پناہ حاصل کرو۔

مغفرت کا پروانہ

علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک مرد صالح موسمِ بہار میں جنگل میں تشریف لے گئے اور دیکھا کہ ہرے بھرے درخت پھولوں اور پھلوں سے لدے ہوئے کھڑے ہیں۔ ربِ قدیر کی قدرتِ کاملہ کو دیکھ کر بے ساختہ ان کی زبان پر مندرجہ ذیل درود شریف جاری ہوگیا، تو انہوں نے سنا کہ ہاتفِ غیبی یہ آواز دیتا ہے۔ اے اس درود کے پڑھنے والے تو نے کراماً کاتبین کو مشقت میں ڈال دیا۔ یعنی اس درودِ پاک کا ثواب بہت زیادہ ہے۔ جس کے لکھنے میں کراماً کاتبین کو دشواری پیش آرہی ہے۔ اور اے اس درود کے پڑھنے والے، ارحم الراحمین جل شانہ نے اپنی رحمت سے تیری مغفرت فرمادی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ هٰذِهِ الْاَشْجَارِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ الْوَرْدِ وَالْاَنْوَارِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ رَمْلِ الْقِفَارِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ دَوَابِ الْبَرَارِیْ وَالْبِحَارِ (روح البیان، سورہ احزاب)

حل مشکلات کے لئے

(صلوٰۃ تُنَجِّیْنَا)

حضرت شیخ صالح ابو موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ لوگوں کے ہمراہ کشتی میں بیٹھا سمندری سفر کر رہا تھا۔ اچانک سمندر میں خوفناک طوفان آ گیا اور کشتی طوفان میں پھنس گئی۔ ملاحوں نے اس طوفان سے کشتی کا بچ نکلنا ناممکن خیال کیا اور

Marfat.com

ب کو اس طوفان کی ہولنا کی سے باخبر کر دیا۔ کشتی کے سبھی لوگ اپنی اپنی زندگی مایوس گئے۔ حضرت شیخ فرماتے ہیں کہ اچانک میری آنکھ لگ گئی اور میں حضور مونس بے کساں ﷺ کے دیدارِ پرانوار سے سرفراز ہوا۔ سرکار نے فرمایا، اے ابوموسیٰ کشتی والوں سے کہو یہ ود مجھ پر ہزار مرتبہ بھیجیں۔ میں نے بیدار ہو کر اہل کشتی سے یہ مبارک واقعہ بیان کیا اور ہم ب ایک ساتھ اس درود پاک کو پڑھنے لگے۔ ابھی صرف تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ کشتی صحیح و الم طوفان کی زد سے باہر ہو گئی۔ یہ درود شریف صلوٰۃ تنجینا کے نام سے بہت مشہور ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْآفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ

عَلَی الْمُصْطَفٰی صَلُّوْا فَاِنَّ صَلٰوتَہٗ
اَمَانٌ مِنَ الْآفَاتِ وَالْخَطَرَاتِ
تَحِیَّۃَ اَھْلِ الْمَیَا مِنْ فَاطْلُبُوْا
بِھَا جَمِیْعَ الْخَیْرَاتِ وَالْبَرَکَاتِ

جسمانی وروحانی بیماریوں کا علاج

جو شخص اس درود پاک کا کثرت سے ورد کرے گا وہ جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفایاب ہوگا۔ (ان شاء اللہ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ (جواہر البحار، ج ۳ ص ۴۰)

Marfat.com

نسیان کا علاج

اگر کسی شخص کو نسیان یعنی بھول جانے کی بیماری ہو تو وہ نماز مغرب اور عشاء کے درمیان اس درود شریف کو کثرت سے پڑھے۔ ان شاء اللہ سوءِ حفظ کی بیماری دور ہو جائے گی اور حافظہ قوی ہو جائے گی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْکَامِلِ وَعَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَا نِھَایَۃَ لِکَمَالِکَ وَعَدَدَ کَمَالِہٖ

(افضل الصلوٰۃ ص ۱۹۱)

دُرودِ غوثیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

دُرودِ چشتیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِائَۃَ اَلْفِ اَلْفَ مَرَّۃٍ

(دُرودِ نقشبندیہ)

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِبْرَاسِ الْاَنْبِیَاءِ وَنَیِّرِ الْاَوْلِیَاءِ وَزِبْرِقَانِ الْاَصْفِیَاءِ وَیُوْحِ الثَّقْلَیْنِ وَضِیَاءِ الْخَافِقَیْنِ

Marfat.com

گرفتارِ بلا کے لئے نسخہ ٔ کیمیا

خزینۃ الاسرار میں حضرت شیخ عارف محمد حقی نازلی رحمۃ اللہ علیہ، امام قرطبی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود پاک کو ہر دن اکتالیس (۴۱) بار یا سو (۱۰۰) بار پڑھے گا بفضلہٖ تعالیٰ اس کا رنج والم اور اس کی تکلیف و پریشان دور ہو جائیں گے اور اس کے رزق میں کشادگی ہوگی۔ اور وہ بھوک اور محتاجی سے بچے گا اور اس پر بھلائیوں اور نیکیوں کے بہت سے دروازے کھل جائیں گے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلٰوۃً کَامِلَۃً وَسَلِّمْ سَلاَمًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ وَتُقضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ وَتَنَاوَلُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الخواتِمُ وَیَسْتَسْقِی الْغَمَامُ بِوَجْہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِی کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفْسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُومٍ لَّکَ

چھ (۶) لاکھ بار دُرود پڑھنے کا ثواب ملے گا

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ جو شخص اس درود شریف کو ایک بار پڑھے گا تو اس کو چھ لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثوال ملے گا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِی عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

ترجمہ: سخت مشکلات میں اکابرِ ملت نے اس درود پاک کو پڑھا ہے:

مفتی دمشق حضرت حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بار سخت مصائب و آلام کا سامنا ہو گیا۔ دمشق کا وزیر ان کا جانی دشمن بن گیا۔ موصوف رات بھر انتہائی کرب و اضطراب کے عالم میں رہے، اور جب ان پر نیند کا غلبہ ہوا تو حضور رسول کریم ﷺ خواب میں تشریف

Marfat.com

لائے اور انہیں تسلی دی، اور یہ درود شریف تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا، جب تو اس کو پڑھے گا رب کریم تیری مشکلات کو حل فرما دے گا:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ، اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہِ (افضل الصلوات ص ۵۱۴)

اکابرین ملت نے اس درود شریف کے پڑھنے کا طریقہ یہ تحریر فرمایا ہے:

نماز عشاء کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قل یا یھا الکافرون اور دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ قل ھو اللہ احد پڑھے، اور نماز پوری کر لینے کے بعد جہاں سونا ہو قبلہ رو بیٹھے اور سچے دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْم پڑھے، بعد دو زانو مودّب بیٹھ کر یہ خیال کرے کہ وہ انیس الغریلبین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو کر اپنی التجا پیش کر رہا ہے۔ اور پھر مسلسل اس درود پاک کا ورد کرتا رہے یہاں تک کہ جب اس پر نیند کا غلبہ ہو تو پھر اسی جگہ دائیں کروٹ پر قبلہ رو ہو کر سو جائے۔ جب پچھلی رات بیدار ہو تو اسی جگہ دو زانو مودّب بیٹھ کر نمازِ فجر تک درود شریف پڑھتا رہے۔ پڑھتے وقت اپنی ضرورت کا دل میں خیال رکھے۔ ان شاء اللہ تین راتوں میں مقصد بر آئے گا۔ آخری رات جمعہ کی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

دُرودِ فتح

یہ درود شریف علمائے دین میں درود فتح کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ اس کے فضائل و خواص بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں: جو شخص کسی بھی جائز مقصد کے لئے اس درود شریف کو پڑھے گا، انشاء اللہ وہ پورا ہوگا۔ جو شخص نمازِ پنجگانہ کے بعد اس درود شریف کو چالیس مرتبہ پڑھے اس کے مشکل کام آسان ہوں گے۔ اور دشمنوں پر کامیابی ہوگی۔ اگر قید خانہ میں ہو گا رب کریم اس سے رہائی عطا فرمائے گا۔

انتباہ:

اس درود شرف کو پڑھتے وقت حضور سید العالمین ﷺ کو حاضر سمجھے اور دل میں

Marfat.com

خیال رکھے کہ بارگاہ اقدس میں بالمشافہ اپنا معروضہ پیش کر رہا ہے جب خوش بختی سے سرکار اعظم ﷺ کی ڈیوڑھی پر حاضری کی نعمتِ عظمیٰ میسر آئے تو خصوصاً یہ صلوٰۃ وسلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کرے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللهِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللهِ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْلَ اللهِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَفِیَّ اللهِ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَجِیَّ اللهِ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ اَرْسَلَهُ اللهُ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ اخْتَارَهُ اللهُ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ زَیَّنَهُ اللهُ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ اَرْسَلَهُ اللهُ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ شَرَّفَهُ اللهُ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ عَظَّمَهُ اللهُ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنْ کَرَّمَهُ اللهُ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْاَوَّلِیْنَ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْآخِرِیْنَ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاقَائِدَ الْمُرْسَلِیْنَ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْاُمَّةِ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاعَظِیْمَ الْهِمَّةِ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَامِلَ لِوَاءِ الْحَمْدِ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَاقِیَ الْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ. لصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَکْثَرَ النَّاسِ تَبَعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ. اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ وُلْدِ آدَمَ. اَلصَّلٰوۃُ

Marfat.com

وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابَشِیْرُ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَذِیْرُ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَادَاعِیَ اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَالسِّرَاجَ الْمُنِیْر ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ التَّوْبَۃِ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ الرَّحْمَۃِ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُقْفِیْ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاعَاقِبُ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَاشِرُ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُخْتَارُ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَاحِیْ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااَحْمَدُ ۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَنَا مُحَمَّدُ صَلَوٰاتُ اللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَرُسُلِہٖ وَحَمَلَۃِ عَرْشِہٖ وَجَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

(روح البیان، سورہ احزاب، ج ۷ ص ۲۳۵۔۲۳۶)

تسلیماتِ سبعہ

جو شخص پریشانیوں اور مصیبتوں میں گھرا ہو اس کو چاہیے کہ تسلیمات سبعہ کو ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد لکھے ہوئے سلام کو سات مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ العزیز اس کی مشکلات جلد ہی دور ہو جائیں گی اور اس کی دین و دنیا کی حاجتیں پوری ہوں گی:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااِمَامَ الْحَرَمَیْنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااِمَامَ الْخَافِقَیْنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ الثَّقَلَیْنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ مَنْ فِی الْکَوْنَیْنِ وَشَفِیْعَ مَنْ فِی الدَّارَیْنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ الْقِبْلَتَیْنِ ۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاجَدَّ السِّبْطَیْنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلٰی عِتْرَتِکَ

Marfat.com

وَاَسْــرَتِکَ وَاَوْلَادِکَ وَاَحْـفَـادِکَ وَاَزْوَاجِکَ وَاَفْـوَاجِکَ وَخُلَـفَـائِکَ وَنُقَبَـائِکَ وَنُجَبَـائِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاَحْزَابِکَ وَاَتْبَاعِکَ وَاَشْيَاعِکَ ۔ سَلَامُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

يَانَبِیَّ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ — اِنَّمَا الْفَوْزُ وَالْفَلَاحُ لَدَيْکَ
بسلام آمدم جوابم ده — مرہم بردلِ خرابم نہ
بس بود جاہ و احترام مرا — یک علیک از تو صد سلام مرا
رازیؔ من شنو، تکلم کن — گریۂ من نگر، تبسم کن
لب بجنباں پئے شفاعتِ من — منگر در گناہ وطاعتِ من

دُرود کاملہ

حضور سید المرسلین ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں درود و سلام بھیجنے کی مختلف کیفیات احادیث میں مذکور ہیں۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بہتر ہے ایسے الفاظ کے ساتھ درود پاک پڑھا جائے جس میں، احادیث میں مذکور سبھی طریقے کے الفاظ موجود ہوں اور اس درود میں تقریباً سبھی الفاظ شامل ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِکْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِی الْعَالَمِيْنَ اِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

Marfat.com

شفیع المذنبین کی شفاعت ضرور حاصل ہوگی

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص یہ درود شریف پڑھے گا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمُقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ (رواہ الطبرانی)

مقعدِ مقرب کے بارے میں علماء کے چند اقوال ہیں:

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مقعد مقرب سے مراد مقامِ محمود ہے۔ اس لئے کہ روایت میں یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کا لفظ مذکور ہے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْمَقْعَدُ الْمُقَرَّبُ یَحْتَمِلُ اَنْ یُّرَادَ بِہِ الْوَسِیْلَۃُ اَوِ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ وَجُلُوْسُہٗ عَلَی الْعَرْشِ اَوِ الْمَنْزِلُ الْعَالِی وَالْقَدْرُ الرَّفِیْعُ (القول البدیع ص ۴۳)

ترجمہ: یعنی مقعدِ مقرب سے مراد وسیلہ ہے یا مقام محمود یا آپ کا عرش پر نزولِ اجلال فرمانا یا آپ کا جنتی محل جو سب سے اعلیٰ وارفع ہے۔

بعض علماء نے فرمایا کہ حضور سید الابرار ﷺ کے دو مقام الگ الگ ہیں۔ ایک مقام وہ ہے جو عرشِ معلیٰ کے دائیں جانب ہے۔ جس پر جملہ اولین و آخرین کو رشک ہوگا۔ جب حضور تاجدارِ دو عالم ﷺ حشر کے میدان میں اس عالی مقام پر تشریف فرما ہوں گے۔ اور دوسرا مقام آپ کا جنتی محل ہے۔ جس سے ارفع کوئی درجہ نہیں ہے۔

وجوب شفاعت کے سلسلے میں ایک دوسری روایت ہے جس میں حضور روحِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو شخص سات جمعہ تک ہر جمعہ کو سات مرتبہ اسی درود شریف کو پڑھے گا اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً وَّاَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ

Marfat.com

وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِی وَعَدتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَاهُوَ اَهْلُهٗ
وَاَوْجِزْهُ عَنَّا مِنْ فَضْلِ مَاجَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ عَلٰی
جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّنَ وَالصَّالِحِيْنَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

دُرودِ تاج

اس درود شریف کے فوائد بہت زیادہ بیان کیے گئے ہیں۔ان میں سب سے عظیم فائدہ یہ ہے کہ اس درود پاک کے پڑھنے والے کو حضور جانِ دو عالم ﷺ کی زیارت بابرکت میسر آئے گی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلاَ مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ
وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ، دَافِعِ الْبَلاَءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ
وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ، اِسْمُهٗ مَكْتُوبٌ مَّوْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ
فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ، سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ، جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ
مُعَطَّرٌ مُطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِی الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ، شَمْسِ الضُّحٰی
بَدْرِالدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُورِ الْهُدٰی كَهْفِ الْوَرٰی ، مِصْبَاحِ
الظُّلَمِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ،
وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ
سَفَرُهٗ وَسِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ
وَالْمَطْلُوبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ . سَيِّدِ
الْمُرْسَلِيْنَ خَاتِمِ النَّبِيِّنَ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ
رَحْمَةِ لِّلْعَالَمِيْنَ ، رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ
الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ ، مُحِبِّ
الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ ، سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَيْنِ
اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِی الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ
مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَالْمَغْرِبَيْنِ ، جَدِّ الْحَسَنِ

Marfat.com

وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ، يٰاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ وَصَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

خواب میں دیدارِ پُرانوار میسر ہوگا

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص آرزومند ہو کہ حضور جانِ دو عالم ﷺ کی دولتِ زیارت خواب میں میسر آئے وہ اس درود پاک کو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى

حضرت سیدی استاذ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ترغیبِ اہل السعادت میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار قل هو الله احد پڑھے، اور پھر بعد سلام سو (۱۰۰) بار یہ درود شریف پڑھے۔ ان شاء اللہ تین جمعہ گزرنے نہ پائیں گے کہ حضور مقصودِ کائنات ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ

سیدی شاہ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مندرذیل درود پاک کے فضائل کو بیان کرتے ہوئے یہ تحریر فرمایا کہ جو شخص سوتے وقت ستر مرتبہ مندرجہ ذیل درود شریف کو پڑھے گا اس کو سرکارِ اعظم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَمَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرُوْسِ مَمْلَكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيْقِ شَرِيْعَتِكَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِيْدِكَ اِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ

Marfat.com

وَالسَّبَبِ فِی کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ اَلْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَاءِ کَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَتَبْقٰی بِبَقَائِکَ لَامُنْتَھٰی لِھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَتُرْضِیْهِ بِھَا عَنَّا یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ

زیارتِ پُرنور کے لئے سیدنا خضر علیہ السلام کا بیان فرمودہ عمل:

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''نوادر'' میں حضرات اولیائے کرام کے واسطے سے سیدنا خضر علیہ السلام کے بہت سے اعمال کو نقل فرمایا ہے۔ان میں سے ایک عمل یہ ہے:

ابدال میں سے ایک بزرگ نے سیدنا خضر علیہ السلام کی بارگاہ میں یہ التجا پیش کی کہ حضور مجھے کوئی عمل بتائیں جس سے سرکار اعظم ﷺ کے دیدار کی نعمتِ کبریٰ حاصل ہو۔ سیدنا خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ نماز مغرب سے نماز عشاء تک نفل نمازوں میں مشغول رہا کرو۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرو،اور ہر رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ اور تین بار قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھو۔نماز عشاء کے بعد بغیر کسی سے بات کئے ہوئے اپنے گھر جاؤ۔گھر پہنچ کر دو رکعتِ نماز نفل اس طرح پڑھو کہ ہر رکعت میں ایک بار سورہ فاتحہ اور سات مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھو۔نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ایک سجدہ کرو۔جس میں سات بار استغفار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھو۔پھر سات مرتبہ درود شریف پڑھو (بہتر ہے درود ابراہیمی پڑھے)اور سات مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھو۔یہ پڑھنے کے بعد سجدہ سے سر اٹھاؤ اور ہاتھ پھیلا کر یہ دعا پڑھو۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَاذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا اِلٰهَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَارَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَرَحِیْمَھُمَا یَارَبِّ یَارَبِّ یَا اللّٰہُ یَااللّٰہُ یَا اللّٰہُ

پھر اسی حالت میں ہاتھ پھیلائے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو کر دوبارہ یہی دعا پڑھو۔پھر داہنی کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ جاؤ،اور جب تک سو نہ جاؤ برابر درود پڑھتے رہو۔جو شخص ایمان و یقین اور بھرپور خلوص ولگن کے ساتھ اس عمل پر مداومت کرے گا اس شخص کو مرنے سے پہلے خواب میں حضور سید المرسلین ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔بعض بزرگ جنہوں نے اس عمل کا تجربہ کیا انہوں نے اپنے گوہر مقصود کو پالیا اور شاہ

Marfat.com

مرسلاں ﷺ کے دیدار کی نعمتِ عظمیٰ سے مشرف ہوئے۔

خواب میں زیارتِ پُرنور کی نعمتِ عظمیٰ:

خواب میں حضور محبوب کبریا ﷺ کی زیارتِ پرنور کی سعادتِ کبریٰ کا حاصل ہو جانا مومن کی سب سے عظیم نعمت اور خوش بختی ہے اور یہ نعمتِ عظمیٰ محض فضل خداوندی سے بہت بڑے خوش نصیبوں کو ملتی ہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

سیدی شاہ عبدالحق محدثِ دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم ﷺ کے خصائص میں سے یہ ہے کہ جس نے حضورِ اقدس ﷺ کو دیکھا اس نے بے شک وشبہ آپ ہی کو دیکھا۔ اس لئے کے شیطان آپ کی صورت میں متمثل نہیں ہوسکتا۔ اور نہ ہی اسے اس کی قدرت دی گئی ہے کہ وہ حضور کا ہم شکل بن کر فریب و دھوکہ دے سکے۔ ایک روایت میں آیا ہے کہ مَنْ رَانِی فَقَدْ رَایَ الْحَقَّ جس نے مجھے دیکھا اس نے حق ہی دیکھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: مَنْ رَانِی فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَانِی یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا۔ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ حق تعالیٰ نے شیطان کو قدرت دی ہے کہ وہ جو صورت چاہے اختیار کرلے لیکن اسے حضور سید عالم ﷺ کی صورتِ مبارکہ میں آنے کی قدرت نہیں دی گئی ہے۔ اس لئے کہ حضور انور ﷺ مظہر رشد و ہدایت ہیں اور شیطان مظہر ضلالت و گمراہی ہے۔ اور ہدایت و ضلالت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ یہ فضیلت تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کے لئے عام ہے۔ اور شیطان کسی نبی کی صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ لیکن صاحبِ مواہب لدنیہ اس فضیلت کو حضور سرورِ عالم ﷺ کے خصائص کے بیان میں لائے ہیں اور یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ حضور محبوبِ کبریا ﷺ کو دیکھنے میں کسی خاص شکل وصورت میں دیکھنے کی شرط نہیں ہے۔ جو شخص جس صورت میں بھی دیدارِ اقدس سے بہرہ ور ہو یقیناً اس نے آپ ہی کو دیکھا۔ اور بعض نے راہِ شک اختیار کرتے ہوئے یہ کہا کہ یہ اس تقدیر پر ہے کہ اس نے بصورت خاص دیکھا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اس نے اس شکل وصورت میں دیکھا ہو جو واقعتاً حضور انور ﷺ کی صورتِ مبارکہ رہی ہو۔ اور بعض حضرات نے مزید یہ کہا ہے کہ آپ کو خاص اسی صورت میں دیکھا ہو جو صورتِ مبارکہ دنیا سے رحلت فرمانے کے وقت تھی۔

Marfat.com

حتیٰ کہ وہ آپ کی ڈاڑھی شریف میں سفید بالوں کی گنتی کا بھی شمار ملحوظ رکھتے تھے۔ یعنی آپ کی ڈاڑھی شریف میں بیس (۲۰) بال سے زیادہ سفید نہ تھے۔ علامہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ جو خواب کی تعبیر میں ماہر تھے، ان کے پاس اگر کوئی شخص آ کر کہتا کہ میں نے خواب میں حضور ﷺ کا دیدار کیا ہے تو وہ اس سے پوچھتے، بتاؤ کس صورت میں تم نے دیکھا ہے۔ اگر وہ ایسی صورت نہ بتاتا جیسی کہ حضور ﷺ کی تھی تو علامہ سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ تو نے حضور کی زیارت نہیں کی ہے۔ ایک شخص نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے خواب میں رسول کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے دریافت فرمایا، کس صورت میں دیکھا۔ اس نے کہا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کا ہم شکل دیکھا۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے درست دیکھا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ آپ کی خاص صورت اور جانی پہچانی صفات کے ساتھ دیکھنا آپ کی حقیقت کا ادراک ہے۔ اور اس کے سواء میں دیکھنا مثال کا ادراک ہے۔ لیکن درست بات۔ یہی ہے جس پر تمام محدثین متفق ہیں کہ جس صورت میں بھی دیکھے حقیقتاً حضور ہی کا دیکھنا ہے۔ لیکن آپ کی خاص صورتِ مبارکہ دیکھنا اتم واکمل ہے اور صورتوں میں تفاوت آئینہ خیال کا تفاوت ہے۔ جس کا آئینہ خیال نورِ اسلام سے جتنا صاف ستھرا اور منور ہوگا اس کی رویت اتنی ہی درست اور کامل تر ہوگی۔

بیداری کی حالت میں دیدارِ اقدس:

سرکار ﷺ کے وصال فرمانے کے بعد کسی کا بیداری کی حالت میں بھی زیارتِ اقدس سے بہرہ ور ہونا ثابت ہے۔ مسلم شریف کی روایت مَنْ رَآنِی فِی الْمَنَامِ فَسَيَرَانِی فِی الْيَقْظَةِ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ بہت جلد مجھے بیداری میں دیکھے، کے ضمن میں سید شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہبِ لدنیہ کے حوالے سے ابن ابی حمیرہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل فرمایا ہے کہ سلف و خلف کی ایک جماعت نے خواب میں حضور انور ﷺ کو دیکھا۔ اس کے بعد اس مبارک جماعت کے لوگ بیداری میں بھی دیدارِ اقدس سے مشرف ہوئے اور انہوں نے حضور سے اپنی پریشانیوں اور مشکلات سے نجات پانے کا ذریعہ معلوم کیا، اور حضور مونس بے کساں ﷺ نے ان مصائب سے چھٹکارا پانے کی راہیں تعلیم فرمائیں۔ مواہب لدنیہ میں اس قسم کی بہت سی حکایتیں بیان کی گئی ہیں۔ جن سے بیداری اور خواب دونوں حالتوں میں سرکار اعظم ﷺ کی زیارت ہونے کے

Marfat.com

واقعات موجود ہیں۔ امام حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''المنتقد من الضلال'' میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ اربابِ قلوب بیداری میں فرشتوں اور ارواحِ انبیاء علیہم السلام کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ ان کی آوازیں سنتے ہیں اور ان سے انوار کا اقتباس کرتے ہیں۔

حضرت سیدی شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہٗ العزیز ''عوارف المعارف'' میں حضور سیدنا غوث اعظمؓ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار سیدنا غوث اعظمؓ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اس وقت تک نکاح کرنے کا ارادہ نہ کیا جب تک رسول خدا ﷺ نے مجھے نکاح کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

صاحبِ مدارج النبوۃ نے بہجۃ الاسرار کے حوالے سے حضرت شیخ ابوالعباس احمد بن شیخ عبداللہ ازہری رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ نقل فرمایا ہے، حضرت شیخ ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس شریف میں حاضر ہوا۔ اس وقت آپ کی مجلس میں دس ہزار لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے بالکل سامنے تھے۔ اس لئے کہ ان کے بیٹھنے کی یہی جگہ مقرر تھی، انہیں غنودگی نے گھیرا۔ اس وقت غوثِ اعظم نے فرمایا، خاموش ہو جاؤ۔ چنانچہ تمام لوگ خاموش ہو گئے اور ان کی سانسوں کی آواز کے سواء کوئی دوسری آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ پھر حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ منبر شریف سے اترے اور شیخ علی ہیتیؒ کے سامنے باادب دست بستہ کھڑے ہو گئے اور خوب غور سے ان کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر جب شیخ علی ہیتی نیند سے بیدار ہوئے تو آپ نے فرمایا، اے شیخ کیا تم نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کا دیدار کیا ہے وہ کہنے لگے، ہاں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں اسی وجہ سے آداب بجالایا تھا، اور پھر فرمایا حضور انور ﷺ نے تمہیں کیا نصیحت فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے آپ کی خدمت میں حاضر رہنے کا حکم فرمایا ہے۔ اس وقت شیخ علی ہیتیؒ نے فرمایا کہ میں نے جو کچھ خواب میں دیکھا تھا۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے بیداری میں دیکھ لیا۔ اس روز سات آدمی خوفِ الٰہی سے فوت ہو گئے تھے۔

اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد حضرت شیخ محقق دہلویؒ نے مواہب لدنیہ کے حوالہ سے حضرت شیخ بدرالدین حسن بن اہدل رحمۃ اللہ علیہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ بیداری کی

Marfat.com

حالت میں روئے اقدس کا وقوع اولیاء کرام کی اطلاعات سے حدِ تواتر تک پہنچ گیا ہے۔ جن سے ایسا علم قوی حاصل ہوتا ہے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہیں رہتا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو کئی ہزار بنی اسرائیل کے ساتھ احرام باندھتے، تلبیہ پڑھتے اور حج کرتے دیکھا ہے۔

خلاصۂ کلام:

الحاصل حضور اکرم ﷺ کو بعد رحلت دیکھنا مثالی ہے۔ جیسا کہ نیند میں دیکھا جاتا ہے، اور اسی طرح بیداری میں بھی دیدار پر انوار سے مشرف ہوا جا سکتا ہے۔ اور وہ وجودِ مسعود جو مدینہ منورہ میں روضۂ انور میں آسودہ ہے وہی متمثل ہوتا ہے اور ایک آن میں متعدد مقامات پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ جو عوام کو خواب میں اور خواص کو بیداری میں دیدار سے مشرف فرماتا ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عوام جو کچھ خواب میں دیکھتے ہیں، خواص اسے حالتِ بیداری میں پاتے ہیں، اور عوام جو کچھ محنت و مشقت سے حاصل کرتے ہیں اولیاء کرام ان کو اللہ تعالیٰ کی موہبت یعنی عطا سے پاتے ہیں۔

دو (۲) تنبیہیں:

1- بعد رحلت اگرچہ حضور اکرم ﷺ کے دیدار سے بیداری وخواب میں مشرف ہونا بلاشبہ حق وثابت ہے لیکن بیداری میں دیدار سے مشرف ہونے والوں کو اصطلاحی صحابہ نہیں کہا جائے گا۔ البتہ بعض وجوہ کی بنا پر وہ خوش نصیب حضرات صحابی کے حکم میں ضرور ہوں گے۔

2- علمائے کرام نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ سرکار ﷺ سے خواب میں جو کچھ احکام کے قبیل سے سنے اس پر عمل کرے، البتہ اگر وہ احکام ایسے ہیں جو دین وشریعت کے مخالف ہوں تو ان پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ یہ اس لئے نہیں کہ حضورِ اقدس ﷺ کی روایتِ اقدس میں شبہ وتردد ہے بلکہ اس لئے کہ خواب یعنی نیند کی حالت میں ضبط وحفظ ناپید ہوتا ہے۔ بہت سے محدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے احادیث کریمہ کی تصحیح حضور اقدس ﷺ سے کی ہے اور جب دیدارِ پر انوار کے وقت بارگاہِ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ علیک وسلم کیا فلاں حدیث آپ سے

Marfat.com

روایت کی گئی ہے تو سرکار نے ہاں یا نہیں ارشاد فرمایا۔ اور بعض مشائخ کا بیداری کی حالت میں استفادۂ علوم کرنا بھی مروی ہے۔ علامہ ابن حجر ہیتی رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ حدیثیہ میں ابن الملقن کی ''طبقات الاولیاء'' کے حوالے سے حضرت سیدنا غوثِ اعظمؓ کا یہ واقعہ نقل فرمایا ہے:

حضرت سیدنا غوث اعظمؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ظہر کی نماز سے پہلے میں نے حضور سید عالم ﷺ کو بیداری کی حالت میں دیکھا۔ حضور نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یابُنَی لماتتکلم اے بیٹا تم لوگوں کو وعظ و نصیحت کیوں نہیں کرتے۔ میں نے عرض کیا: یاجدی فداک نفسی صلی اللہ علیک وسلم میں ایک عجمی آدمی ہوں، بغداد کے اہلِ زبان اور اصحابِ فصاحت و بلاغت کے سامنے کیسے بات کر سکتا ہوں۔ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا، اپنا منہ کھولو۔ میں نے منہ کھول دیا تو حضور نے سات مرتبہ میرے منہ میں اپنا لعابِ پاک ڈالا اور فرمایا، جاؤ اب وعظ کہو اور حکمت اور موعظِ حسنہ کے ساتھ لوگوں کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعوت دو۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے نماز ظہر ادا کی، اور وعظ کہنے کے لئے بیٹھ گیا۔ اور مخلوقِ خدا بہت زیادہ تعداد میں اکٹھا ہوگئی۔ جس کی وجہ سے مجھے بولنا دشوار ہوگیا تو میں نے دیکھا تو میں نے دیکھا کہ حضور مولیٰ علی رضی اللہ عنہ میرے سامنے کھڑے ہیں۔ انہوں نے فرمایا، بیٹا کیا بات ہے کیوں نہیں وعظ کہتے ہو۔ میں نے عرض کیا، ابا جان مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے بولنا مشکل ہو رہا ہے۔ آپ نے فرمایا، اپنا منہ کھولو۔ میں نے منہ کھول دیا۔ آپ نے میرے منہ میں چھ مرتبہ اپنا لعابِ مبارک ڈالا اور ارشاد فرمایا۔ وعظ کہو۔ اس کے بعد آپ غائب ہو گئے، اور میں نے وعظ کہنا شروع کر دیا۔

Marfat.com

باب چہارم

درود وسلام نہ پڑھنے والوں کی حسرت ناک بدبختیاں

آپ نے گزشتہ اوراق میں درود وسلام کے بھیجنے والوں پر بے پایاں رحمتِ باری کا نزول اوران کی عظیم خوش بختی وسرفرازی کے بارے میں آیات واحادیث نیز ارشاداتِ ائمہ کو ملاحظہ فرمایا اور اسی سے تارکِ صلوٰۃ وسلام کی فضل الٰہی سے محرومی اور اس کی حسرت ناک بدبختی پوری طرح معلوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ جس عمل کے کرنے میں اجر وثواب اور فضل وشرف جتنا زیادہ ہوگا، لامحالہ اس کا چھوڑنا اتنا ہی مذموم وقبیح اور باعثِ جرم وگناہ ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ائمہ دین وملت نے جس طرح صلوٰۃ وسلام پڑھنے کے فضائل ومحامد کو خاص اہتمام سے مستقل ابواب میں بیان فرمایا ہے اسی طرح اس کے نہ پڑھنے کی مذمت وبرائی کو پورے اہتمام سے الگ فصلوں میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ درود وسلام نہ پڑھنے کی مذمت وبرائی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَصْلٌ فِي ذَمِّ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: یہ فصل ان کی مذمت وگناہ کے بیان میں ہے جو حضور نبی کریم ﷺ پر درود نہیں پڑھتے۔

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت کی توضیح میں فرماتے ہیں:

وَمَعْنَاهُ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ ثَبَتَ فِي الْآيَةِ الشَّرِيْفَةِ وَجُوبِهَا فِي الْجُمْلَةِ (نسیم الریاض، ج ۳ ص ۴۹۴)

ترجمہ: یعنی یہ کہ گناہ سلام نہ پڑھنے پر بھی ہے۔ کیونکہ آیت شریفہ سے صلوٰۃ اور سلام دونوں کا وجوب ثابت ہے۔

اب ذیل میں ان احادیث مبارکہ کو ملاحظہ فرمائیے جن میں حضور سید عالم ﷺ پر درود وسلام نہ پڑھنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

Marfat.com

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَفَاءِ اَنْ اُذْکَرَ عِنْدَ رَجُلٍ فَلاَ یُصَلِّی عَلَیَّ

ترجمہ: حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا، یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی شخص کے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(القول البدیع ص ۱۴۶)

اس مفہوم کی اور بہت سی احادیث مذکور ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا: رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اس آدمی کی ناک خاک آلود ہو۔ (یعنی وہ شخص ذلیل ورسوا ہو) جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا۔

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور مصدرِ فیوض و برکات ﷺ نے ارشاد فرمایا اِنَّ الْبَخِیْلَ کُلَّ الْبَخِیْلَ مَنْ ذُکِرْتُ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ سب سے بدترین بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا۔

سید الشہداء امام عالی مقام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور مالکِ اقدس ﷺ نے فرمایا جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا اَخْطَیٔ بِہٖ طَرِیْقَ الْجَنَّۃِ تو وہ جنت کا راستہ بھٹک گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکار کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میرا ذکر جس شخص کے سامنے کیا گیا اور اس نے مجھ پر پورا درود نہیں بھیجا فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلاَ اَنَا مِنْہُ تو وہ نہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور رسول کریم ﷺ نے فرمایا، جس شخص کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا وہ جہنم رسید ہوا۔

روح البیان میں ہے، حضور انور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

لاَیَرَیٰ وَجْھِیْ ثَلاَثَۃِ اَقْوَامٍ اَحَدُھَا اَلْعَاقُ لِوَالِدَیْہِ وَالثَّانِیْ تَارِکُ سُنَّتِیْ وَالثَّالِثُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ

ترجمہ: تین قسم کے لوگ میرا چہرہ نہیں دیکھیں گے۔ اول، ماں باپ کی نافرمانی کرنے والے، دوم میری سنت کو ترک کرنے والے

Marfat.com

اور تیسرے وہ لوگ جن کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور انہوں نے مجھ پر درود نہیں پڑھا۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول بدیع میں یہ روایت نقل فرمائی ہے، ایک دن ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ بھور [1] کے وقت کچھ سی رہی تھیں، اچانک سوئی دستِ اقدس سے گر گئی اور اتفاقاً چراغ بھی بجھ گیا۔ اسی وقت حضور پر نور ﷺ کا شانۂ اقدس میں داخل ہوئے تو سراجِ منیر کی روشنی سے پورا گھر فی الفور جگمگا اٹھا اور گم شدہ سوئی مل گئی۔ ام المومنین رضی اللہ عنہ نے پر مسرت ہو کر عرض کیا مَا اَضْوَءَ وَجْهَکَ یَارَسُولَ اللّٰہِ اے رسول کریم ﷺ آپ کی رخِ انور کی تابانی کا کیا کہنا۔ سرکار نے فرمایا وَیْلٌ لِمَنْ لَّا یَرَانِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ اس شخص کے لئے ہلاکت ہے جو مجھے قیامت کے دن نہ دیکھ پائے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا فداک نفسی یا رسول اللہ، وہ کون بدنصیب ہے جو دیدار پاک سے محروم رہے گا۔ حضور نے ارشاد فرمایا بخیل ام المومنین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، وہ بخیل کون ہے۔ حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا اَلَّذِیْ لَا یُصَلِّی اِذَا سَمِعَ بِاِسْمِی جو میرا نام سنے اور درود نہ بھیجے۔ (القول البدیع ص ۱۴۸)

حلیۃ الاولیاء کے حوالہ سے علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایت بھی نقل فرمائی ہے ایک شکاری آدمی حضور اقدس ﷺ کے پاس سے گزرا اس کے ساتھ پکڑا ہوا ہرن تھا۔ رب قدیم جل شانہٗ نے ہرن کو طاقتِ گویائی بخشی۔ اور اس نے مونس بے کساں ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں یہ التجا پیش کی۔ اے دردمندوں کے ملجا و ماویٰ ﷺ میرے ننھے ننھے دودھ پیتے بچے ہیں جو اس وقت بھوکے ہیں۔ آپ مجھے اس شکاری سے مہلت دلا دیجئے۔ میں اپنے بچوں کو دودھ پلا کے آجاؤں گی۔ سرکار نے فرمایا، اگر تو واپس نہ آئی تو۔ ہرنی نے عرض کیا اِنْ لَّمْ اَعُدْ فَلَعَنَنِیَ اللّٰہُ کَمَنْ تُذْکَرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یُصَلِّ عَلَیْکَ اگر میں واپس نہ آؤں تو مجھ پر اس شخص جیسی لعنت ہو جس کے سامنے آپ کا تذکرہ ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ سرکار ﷺ نے ضامن ہو کر ہرنی کو چھٹکارا دلا دیا۔ وہ گئی اور دودھ پلا کے واپس آگئی۔

(القول البدیع ص ۱۴۸)

---

[1] علی الصبح۔ وقتِ فجر

Marfat.com

ایک دوسری روایت میں ہے کہ چار شخص ظالم ہیں۔اوّل کھڑے ہو کر پیشاب کرنے والا، دوم وضو پورا کرنے سے پہلے اپنی پیشانی کو پونچھنے والا، سوم اذان کا جواب نہ دینے والا اور چہارم حضور اقدس ﷺ کا ذکر مبارک سن کر درود نہ پڑھنے والا۔

آپ ان روایات کو بغور پڑھ کر سوچئے کہ دنیا و آخرت کی کون سی حرماں نصیبی اور بدبختی ایسی ہے جو تارک صلوٰۃ و سلام کی مقدر نہ بنی ہو۔خدا کی لعنت و پھٹکار اس پر برستی ہے، راہِ جنت سے وہ بھٹکتا ہے، مستحقِ نار وہ ہوتا ہے، اپنے کریم آقا پر ظلم وہ کرتا ہے، میدانِ حشر میں جمالِ جہاں آرا سے محروم وہ رہتا ہے اور اس کی بدبختیوں کی انتہاء یہ ہے کہ اس سے رحمت عالم ﷺ اپنا تعلق توڑ لیتے ہیں اور وہ دیدار الٰہی سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

سید الملائکہ اور دعائے بد

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْضُرُوا الْمِنْبَرِ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةً قَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّانِيَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ ثُمَّ ارْتَقَى الثَّالِثَةَ فَقَالَ اٰمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَاكُنَّا نَسْمَعُهُ فَقَالَ اِنَّ جِبْرِيْلَ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بُعِدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْلَهُ قُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بُعِدَ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ اٰمِيْنَ فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بُعِدَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ الْكِبَرِ عِنْدَهُ اَوْاَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ اٰمِيْنَ

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب حاضر ہو جاؤ، ہم سب لوگ حاضر ہو گئے۔ جب سرکار نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم

Marfat.com

مبارک رکھا تو آمین فرمایا، جب دوسرے درجہ پر قدم پاک رکھا تو پھر آمین فرمایا، جب تیسرے درجہ پر قدم مبارک رکھا تو پھر آمین فرمایا۔
جب حضور ﷺ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ آج ہم نے آپ سے منبر پر (قدمِ مبارک رکھتے وقت) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی۔ سرکار نے فرمایا، جبریل امین میرے پاس آئے (اور جب میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا) تو انہوں نے کہا اللہ کی رحمت سے دور کیا گیا وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ میں نے آمین کہا۔ پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا، تباہ ہوا وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکرِ مبارک ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے آمین کہا۔ پھر جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو جبریل نے کہا ہلاک ہوا وہ شخص جس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کی عمر کو پہنچے اور وہ شخص اس ضعیف یا ضعیفہ کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکے، میں نے آمین کہا۔
ذکرِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ﷺ پر درود و سلام نہ بھیجنے پر ہلاکت و تباہی کے پھٹ پڑنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعْظِیْمٌ لَہٗ وَثَوَابٌ لِقَائِلِہٖ وَعِزَّۃٌ لَہٗ بِاِعْزَازِ نَبِیِّہٖ فَمَنْ تَرَکَہٗ مَعَ سُھُوْلَتِہٖ عَلَیْہِ کَانَ مُسْتَحِقًّا لِلْاِھَانَۃِ

ترجمہ: یعنی بلاشبہ درود بھیجنے میں رسول کریم ﷺ کی تعظیم ہے اور درود بھیجنے والے کے لئے ثواب ہے اور درود خواں کی عزت اپنے نبی کی توقیر بجا لانے ہی میں ہے۔ پس جس نے سہولت کے باوجود آپ پر درود بھیجنا چھوڑ دیا وہ ذلت کا مستحق ہے۔

(نسیم الریاض ج ۳ ص ۴۹۴)

علامہ موصوف مزید یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر ذکرِ پاک کے وقت درود شریف کا

Marfat.com

چھوڑنا لہو ولعب میں مشغولیت کی وجہ سے ہوا فَتَكُونُ التَّرْكُ حِينَئِذٍ كَبِيْرَةٌ مُفَسِقَةٌ تو اس وقت درود شریف کا چھوڑنا گناہِ کبیرہ ہوگا۔ اور اگر معاذ اللہ استخفافِ حرمت کی وجہ سے ہو اجب تو وہ نورِ ایمان ہی سے محروم ہو جائے گا۔

نسیم الریاض کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ جبریل امین نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کیا قُلْ اٰمِیْنَ فَقُلْتُ اٰمِیْنَ اے محبوب کبریا ﷺ آمین کہیے پس میں نے آمین کہی۔

محدثین ارشاد فرماتے ہیں کہ حاملِ الٰہی سید الملائکہ کی دعائے ہلاکت ہی کیا کم تھی اور حضور سید المرسلین ﷺ کے آمین فرمانے سے تو اس کی ہلاکت وتباہی میں کوئی تردد ہی باقی نہ رہا۔ رب کریم اپنی شانِ کریمی سے اور حبیب لبیب ﷺ کی شانِ محبوبی کے صدقے میں امتِ مرحومہ کو ان چاروں افعال قبیحہ سے محفوظ رکھے۔ آمین يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ بِجَاهِ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس مجلس کی کیفیت جس میں درود وسلام نہ ہو

عَنْ جَابِرٍ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاجَلَسَ مَجْلِسًا ثُمَّ تَفَرَّقُوا مِنْهُ عَلٰى غَيْرِ صَلٰوةٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا تَفَرَّقُوا عَنْ اَنْتَنِ مِنَ الْجِيْفَةِ

(نسیم الریاض، ج ۳ ص ۴۹۷)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور خوشبوئے کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ کسی نشست میں بیٹھیں، پھر وہاں سے نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے بغیر اٹھ کر چلے گئے تو بلاشبہ وہ لوگ ایک بدبودار سڑے ہوئے مردار کے قریب سے اٹھے ہیں۔

اس ارشادِ پاک کا ماحصل یہ ہے کہ جو مجلس بغیر صلوٰۃ وسلام کے برخاست ہو جائے وہ بڑی گندی اور بدبودار ہوتی ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَايَجْلِسُ مَجْلِسًا لَا

Marfat.com

يُصَلُّوْنَ فِيْهِ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِمَا يَرَوْنَ مِنَ الثَّوَابِ

ترجمہ: حضور انور ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھیں اور اس میں نبی کریم ﷺ پر درود نہ بھیجیں تو وہ مجلس قیامت کے دن حسرت کا سبب ہوگی، بوجہ اس ثواب کے جس کو وہ دیکھیں گے اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائیں۔

صاحب نسیم الریاض لَایُصَلُّوْنَ فِیْهِ عَلٰی رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اَیْ فِیْ اِثْنَائِهٖ اَوْفِیْ آخِرِهٖ یعنی مجلس کے درمیان میں یا آخر میں درود و سلام نہ پڑھے تو وہ مجلس باعثِ حسرت ہوگی۔

اس حدیثِ پاک کا مفہوم یہ ہے کہ جو لوگ اپنی محافل میں صلوٰۃ و سلام نہیں پڑھتے ہیں وہ اگر اپنے دیگر اعمالِ خیر کی وجہ سے جنت میں داخل بھی ہو جائیں جب بھی وہ صلوٰۃ و سلام والی محفلوں کا اجرِ عظیم اور ثوابِ جزیل دیکھ کر افسوس سے ہاتھ ملیں گے۔

اسی مضمون کی ایک حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا، جو قوم کسی مجلس میں بیٹھی اور اس میں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا اور اپنے نبی اکرم ﷺ پر درود نہیں بھیجا تو وہ مجلس ان پر قیامت کے دن ایک وبال ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ ان کو معاف فرما دے یا عذاب دے۔

دُرود و سلام کے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّىْ فَاِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَىَّ ثُمَّ ادْعُهٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ

Marfat.com

ذَالِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّی اُدْعُ تُجَبْ

(مشکوٰۃ بَابَ الصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

ترجمہ: حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضور سید عالم ﷺ تشریف فرما تھے، اچانک ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی وَارْحَمْنِی (اے اللہ میری مغفرت فرما دے اور مجھ پر رحم فرما) کے ساتھ دعا کی۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے نمازی تو نے جلدی کر دی۔ جب تو نماز پڑھے تو پہلے اللہ جل شانہ کی حمد کر جیسا کہ اس کی شان کے لائق ہے، پھر مجھ پر درود پڑھ، پھر دعا مانگ۔ حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ایک دوسرے صاحب آئے۔ انہوں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا۔ سرکار ﷺ نے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا، اے نمازی، اب دعا کر تیری دعا قبول کی جائے گی۔

* حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تم میں سے کوئی چاہے کہ حق تعالیٰ سے کچھ مانگے اور دعا کرے تو اس کو چاہئے کہ پہلے خدا کی شان کے لائق حمد و ثنا کرے، اس کے بعد رسول کریم ﷺ پر درود بھیجے، پھر سوال کرے۔ اس لئے کہ یقیناً یہ طریقہ حاجت براری اور حصولِ مراد کے لئے سب سے بہتر ہے۔

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے، اوپر نہیں چڑھتی یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا جائے۔

اسی مقام پر مشکوٰۃ کے محشی نے طیبی کے حوالہ سے حضرت شیخ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول نقل کیا ہے:

اِذَا سَاَلْتَ اللّٰہَ حَاجَۃً فَابْدَأْ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ ثُمَّ ادْعُ بِمَا شِئْتَ ثُمَّ اُخْتُمْ بِالصَّلٰوۃِ

Marfat.com

عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ بِكَرَمِهٖ يَقْبَلُ الصَّلٰوتَيْنِ وَهُوَ اَكْرَمُ مِنْ اَنْ يَدَعَ مَابَيْنَهُمَا

ترجمہ: یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے اپنی ضرورت کا سوال کرو تو سب سے پہلے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجو پھر جو چاہو مانگو، پھر حضور اقدس ﷺ پر درود بھیج کر اپنی دعا کو ختم کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے دونوں درودوں کو قبول فرماتا ہے، اور یہ اس کی شان کریمی سے بعید ہے کہ وہ دعا کے اوّل و آخر حصوں کو قبول فرمائے اور درمیان کی دعا کو چھوڑ دے۔

روح البیان میں ہے کہ ہر دعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجاب رہتا ہے یہاں تک کہ حضور اقدس ﷺ اور آپ کی آل پر درود پڑھا جائے۔ پس جب درود پڑھا جاتا ہے تو حجاب ہٹ جاتا ہے اور دعا مقامِ قبولیت میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور جب درود نہیں پڑھا جاتا تو وہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ (روح البیان، سورہ احزاب)

دُرود و سلام کے بغیر دعا کیوں قبول نہیں ہوتی؟:

علامہ اسمٰعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ حضور مدنی تاجدار ﷺ کی بارگاہ اقدس میں درود و سلام بھیجے بغیر دعا مقبول نہ ہونے کی وجہ بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

ان نبینا علیہ السلام ھو الواسطۃ بیننا وبینہٗ تعالٰی والوسیلۃ ولابد من تقدیم الوسیلۃ قبل الطلب وقد قال اللہ تعالٰی وابتغوا الیہ الوسیلۃ

ترجمہ: یقیناً نبی کریم ﷺ ہمارے اور رب العالمین کے درمیان واسطہ اور وسیلہ ہیں اور طلب سے پہلے وسیلہ کا ہونا ضروری ہے، اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی بارگاہ میں وسیلہ تلاش کرو

(روح البیان، سورہ احزاب)

صاحب روح البیان بطور استشہاد فرماتے ہیں:

وَقَدْ تَوَسَّلَ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِسَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ فِى اسْتِجَابَةِ دَعْوَتِهٖ وَقَبُولِ تَوْبَتِهٖ كَمَا جَاءَ فِى الْحَدِيْثِ

Marfat.com

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی دعا اور توبہ کے قبول ہونے کے لئے حضور سید الکونین ﷺ کا وسیلہ اختیار فرمایا جیسا کہ حدیث میں وادر ہے۔

بے بدرقۂ دُرود او ہیچ دعا
البتہ ، بمنزل اجابت نرسد
بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے
حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

نزہۃ المجالس میں ہے کہ ایک شخص عالم بادشاہ کے ڈر سے بھاگ کر جنگل میں چلا گیا اور وہاں پر حضور اکرم ﷺ پر ہزار بار درود شریف پڑھ کر یوں دعا مانگی، اے ربّ کریم میں تیرے حبیب سید المرسلین ﷺ کے وسیلہ سے تیری رحمت کا طلب گار ہوں۔ مجھے اس ظالم بادشاہ سے نجات عطا فرما دے۔ ابھی وہ شخص یہ دعا مانگ ہی رہا تھا کہ غیب سے آواز آئی کہ صاحب قاب قوسین ﷺ تمام وسیلوں سے اچھا وسیلہ ہیں۔ تمہاری دعا شرف قبولیت سے نواز دی گئی اور تمہارے دشمن کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ چنانچہ جب وہ شخص شہر واپس آیا تو معلوم ہوا کہ بادشاہ مر گیا۔ (نزہۃ المجالس)

بارگاہِ ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاۗءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

ترجمہ: اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کریں اور (اے نبی) آپ کے حضور حاضر ہو کر اللہ سے مغفرت چاہیں اور رسول بھی ان کے لئے استغفار کریں تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا پائیں گے۔

حضور روح کائنات ﷺ کے روضہ انور کی زیارت کے لئے حاضری دینا سنتِ مؤکدہ قریب بواجب ہے۔ علامہ ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ شرح شفاء میں ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

وَزِيَارَةُ قَبرِهٖ عَلَيهِ السَّلَامُ سُنَّةٌ مِنْ سُنَنِ الْمُسْلِمِينَ بَلْ قِيلَ اِنَّهَا وَاجِبَةٌ

ترجمہ: حضور سید عالم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت اہل ایمان کی سنت ہے بلکہ بعض علمائے اسلام نے زیارت کو واجب کہا ہے۔

منبع انوار و برکات حضور سید المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہِ جود و کرم میں حاضری کی سعادتِ کبریٰ سے بہرہ ور ہونا دارین کی عظیم سعادتوں اور لازوال نعمتوں سے سرفراز ہونا ہے۔ اور استطاعت کے باوجود بارگاہِ اقدس میں حاضری سے محرومی سب سے بڑی شقاوتِ قلبی و بدبختی ہے۔

ذیل کی احادیث مبارکہ اس امر پر روشن ترین دلیل ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِی

ترجمہ: سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہے۔

(رواہ الدار قطنی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری حدیث میں ہے:

مَنْ زَارَنِی بَعْدَ مَوْتِی فَکَاَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی ـ

ترجمہ: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں زیارت کی۔ (رواہ الطبرانی)

ایک دوسری روایت میں ہے:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِی فَکَاَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی وَمَنْ لَمْ یَزُرْ قَبْرِی فَقَدْ جَفَانِی

ترجمہ: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو ایسا ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت کی۔ اور جس نے میری قبر کی

Marfat.com

زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ اُسْتُدِلَّ بِهٖ عَلٰى وَجُوْبِ الزِّيَارَةِ بَعْدَ الْاِسْتِطَاعَةِ

ترجمہ: یعنی محدثین نے اس حدیث سے شرطِ استطاعت وجوبِ زیارت پر استدلال کیا ہے۔

حضرت ابن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی

ترجمہ: حضور انور ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے حج بیت اللہ ادا کیا اور میری زیارت نہیں کی تو بلاشبہ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

ان احادیث مبارکہ سے روضۂ اقدس کی زیارت کرنے کی اہمیت پوری طرح واضح ہے۔ اوّل الذکر حدیث میں درِ اقدس پر حاضر ہو کر روضۂ پرنور کی زیارت کرنے والے کے لئے پروانۂ شفاعت ملنے کی ضمانت ہے اور مؤخر الذکر حدیث میں سہولت و استطاعت رکھنے کے باوجود روضۂ اقدس کی زیارت نہ کرنے والے کے لئے شقاوت و بدبختی کا عبرتناک تازیانہ ہے۔ وہ شخص دائمی حرماں نصیب ہے۔ جو استطاعت کے باوجود روضۂ انور پر حاضر ہونے سے روگردانی کرتا ہے، اور اہل ایمان تو گنبدِ خضریٰ کے سایۂ رحمت میں چند لمحہ کا میسر آنا ہی اپنی معراج زندگی سمجھتے رہے ہیں۔ چنانچہ نسیم الریاض میں ہے:

اِنَّهٗ اِسْتَمَرَّ مِنْ عَادَتِ السَّلَفِ اِذَا حَجُّوْا اَنْ يَّاتُوْا الزِّيَارَةَ بِالْمَدِيْنَةِ

ترجمہ: یعنی سلفِ صالحین کی ہمیشہ یہ عادت رہی ہے کہ وہ جب بھی حج بیت اللہ شریف آتے تو مدینہ میں حاضری کی سعادت ضروری حاصل کرتے ہیں۔

مناسب ہوگا کہ یہاں بعض ان احادیث کی اجمالی تشریح بھی ملاحظہ کر لیں جنہیں بعض لوگ آڑ بنا کر حضرات انبیائے کرام، اولیائے عظام کی پرفیض بارگاہوں میں حاضری دینے کو بڑا گناہ بتاتے ہیں اور بعض غالی حضرات تو زائرین کو مشرک کہنے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔

Marfat.com

عام طور سے مانعین ان احادیث سے عدم جواز کا قول کرتے ہیں:

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارىٰ اِتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

ترجمہ: سرکار دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی لعنت ہو یہود ونصاریٰ پر، جنہوں نے اپنے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

دوسری حدیث میں ہے:

اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى قَوْمٍ اِتَّخَذُوا قُبُورَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا ان قوموں پر شدید غضب نازل ہو جنہوں نے انبیائے کرام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔

ان احادیث کو لے کر مبتدعین و مانعین کے امام ابن تیمیہ و ابن قیم نے جو کچھ کہا ہے، معاذ اللہ ان لوگوں نے اپنی خانہ زاد توحید کا سہارا لے کر حضرات انبیائے کرام علیہم السلام کے مزارت کی مطلقاً حاضری کو ممنوع و ناجائز قرار دے دیا۔

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَقَدْ فَرَطَ ابْنُ تَيْمِيَه مِنَ الْحَنَابِلَةِ حَيْثُ حَرَّمَ السَّفَرَ لِزِيَارَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: یعنی ابن تیمیہ جو خود کو حنبلی کہتے تھے، وہ حضور سرورِ عالم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کے لئے سفر کرنے کو حرام قرار دے کر صراطِ مستقیم سے ہٹ گئے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَاعْلَمْ اَنَّ هٰذَا الْحَدِيْثَ هُوَ الَّذِىْ دَعَا ابْنُ تَيْمِيَه وَمَنْ تَبِعَهٗ كَابْنِ قَيِّمٍ اِلٰى مَقَالَةِ الشُّنِيْعَةِ الَّتِىْ كَفَرُوْهُ بِهَا

ترجمہ: اور جان لو یہی وہ حدیث ہے جس سے ابن تیمیہ اور اس کے متبعین جیسے ابن قیم نے اپنے بدترین کلام کفریہ کی طرف دعوت دی ہے۔ (نسیم الریاض، ج ۳ ص ۵۱۵)

علامہ موصوف مزید فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے یہ سب پاگلوں والی خرافات

Marfat.com

توحید کی حمایت ظاہر کر کے کی ہے:

فَتَوَهَّمَ اَنَّهٗ حِمَيَةٌ جَانِبِ التَّوْحِيْدِ بِخُرَافَاتٍ لَا يَنْبَغِيْ ذِكْرُهَا فَاِنَّهَا لَا تَصْدُرُ عَنْ عَاقِلٍ فَضْلاً عَنْ فَاضِلٍ

(نسیم الریاض، ج ۳ ص ۵۱۵)

ترجمہ: ابن تیمیہ کو یہ وہم ہو گیا کہ اس کی یہ بکواس توحید کی حمایت میں ہے۔ اس کی خرافات کا ذکر کرنا بھی مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی بڑ کوئی پاگل ہی ہانک سکتا ہے۔ کسی عاقل سے یہ متوقع نہیں، چہ جائیکہ اہل علم سے ہو۔

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ حدیث مذکور سے مزارات انبیاء وصلحاء کی حاضری ناجائز ہونے کا استدلال کرنا محض باطل ہے۔ حضرات محدثین نے ان امور کی نشان دہی فرما دی ہے جن کے ارتکاب سے یہود و نصاریٰ مستحق لعنت تھے۔

چنانچہ علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

یہود و نصاریٰ پیغمبروں کی قبروں کو تعظیماً سجدہ کرتے تھے۔ اور اس کو قبلہ بنا کر اس کی طرف نماز پڑھتے تھے اور ان قبور کو انہوں نے بت بنا رکھا تھا۔ لہٰذا ان پر حضور انور ﷺ نے لعنت فرمائی اور مسلمانوں کو اس طرح کے اعمال سے منع فرمایا ہے۔ (بیضاوی شریف)

یقیناً تمام امور اہل ایمان کے نزدیک بھی موجب لعنت وعذاب ہیں۔

لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا

ترجمہ: میری قبر کو عید نہ بناؤ۔

مانعین اس حدیث کو بھی سرکار کے روضۂ اقدس کی زیارت سے روکنے کے لئے بڑے کرّ و فر کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ لیجئے علامہ شہاب الدین خفاجی سے اس کی تشریح بھی سن لیجئے۔

علامہ موصوف نے اس حدیث کے تین مفہوم بیان کیے ہیں:

اوّل: فَقِيْلَ كُرِهَ الْاِجْتِمَاعُ عِنْدَهٗ يَوْمَ مُعَيَّنٍ عَلٰى هَيْئَةٍ مَخْصُوْصَةٍ

Marfat.com

ترجمہ: یعنی سرورِ کائنات ﷺ کے روضۂ اقدس پر صرف مخصوص دن میں اور مخصوص حالت میں اکٹھا ہونا مکروہ ہے۔

دوم: لَا تَزُوْرُوْهُ فِي الْعَامِ مَرَّةً فَقَطْ بَلْ اَكْثِرُوْا الزِّيَارَةِ لَهُ

ترجمہ: یعنی روضۂ اقدس کو عید نہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ سال بھر میں صرف ایک ہی مرتبہ زیارت کے لئے نہ آؤ بلکہ بار بار حاضری کی سعادت حاصل کرو۔

سوم: بَلْ لَا يُوتِي اِلَّا لِلزِّيَارَةِ وَالسَّلَامُ وَالدُّعَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ

ترجمہ: یعنی عید کی طرح زیب و آرائش کر کے لہو ولعب کے لئے نہیں بلکہ حاضری صرف زیارت اور سلام و دعا کے لئے ہو۔

شارحین حدیث کی تشریحات آپ کے سامنے ہیں۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ ان احادیث کو آڑ بنا کر انبیاء و اولیاء کے مقدس مزارات پر حاضری دینے کو مطلقاً ناجائز بتانا امت مسلمہ پر کس قدر ظلم عظیم ہے۔

انتباہ:

حضرات انبیائے کرام و اولیائے عظام کی مقدس بارگاہوں میں انتہائی ادب و احترام اور بھرپور خلوص و محبت کے ساتھ حاضری ہونی چاہئے۔ ہرگز ہرگز کوئی قول و فعل خلافِ ادب اور خلافِ سنت نہ ہو، ورنہ دنیا و آخرت میں سوائے نامرادی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔

دُرود و سلام کا جواب

حضور اکرم الاوّلین والآخرین ﷺ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کے بارے میں مذہب مختار یہ ہے کہ عمر میں کم سے کم ایک مرتبہ درود شریف کا پڑھنا فرض ہے۔ جس طرح کہ آپ کی نبوت و رسالت کی شہادت دینا۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ و سلام کی کثرت کرنا بغیر تخصیص و تقید کے واجب ہے۔ اس لئے کہ حق تعالیٰ نے ہر مسلمان کے لئے نبی کریم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا فرض قرار دیا اور اس کے لئے کسی خاص وقت کا تعین

Marfat.com

نہیں فرمایا۔ لہٰذا واجب یہ ہے کہ بکثرت درود و سلام بھیجا جائے اور کسی وقت اس سے غافل نہ رہا جائے۔

تیسری بات یہ ہے کہ جب بھی حضور اقدس ﷺ کا اسم گرامی لیا جائے تو ہر بار آپ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا واجب ہے۔ مواہبِ لدنیہ میں ہے کہ اسی مسلک کے قائل امام طحاوی رضی اللہ عنہ وغیرہ ہیں۔

ردالمحتار میں ہے کہ قاضی ابوبکر ابن العربی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اِنَّہٗ اَلْاَحْوَاطُ

ترجمہ: یعنی ذکر پاک پر ہر بار درود بھیجنے میں زیادہ احتیاط ہے۔

مدارج النبوت میں ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم آپ کے احسان کے بدلے میں ہے اور چونکہ آپ ﷺ کا احسان دائمی ہے۔ لہٰذا ذکر پاک کے وقت ہر بار آپ پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے، نیز رب العالمین جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَکُمْ کَدُعَآءِ بَعْضِکُمْ بَعْضًا

ترجمہ: نہ بنالو رسول کے پکارنے کو آپس میں جیسے تم پکارتے ہو ایک دوسرے کو۔

اس حکم ربانی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جب بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں معروضہ پیش کیا جائے یا آپ کا ذکر مبارک کیا جائے اور آپ پر درود و سلام نہ بھیجا جائے تو عام لوگوں کے ساتھ پکارنے اور یاد کرنے میں برابری لازم آئے گی۔ لہٰذا ہمہ وقت آپ کے ذکر مبارک پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے۔

البتہ بعض حضرات ہر بار ذکر مبارک پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے کے وجوب کے قائل نہیں ہیں۔ سیدی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے اقوال کو نقل کرنے کے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ اگر وہ لوگ کہتے کہ ایک بار فرض ہے اور بکثرت واجب اور ہر بار مستحب تو یہ بھی ایک صورت ہوتی، اور محبت کی شان کے لائق بھی ہوتی۔ کیونکہ زیادتی محبت کا اقتضاء یہی ہے۔ اس طرح مستحب بھی بمنزلۂ واجب کے ہوتا ہے اور اس میں از خود کوتاہی کرنے پر مطمئن نہیں ہوتا اور طالب سے یہ بعید ہے کہ درود و سلام کے فوائد پر مطلع ہوتے ہوئے اس میں سعی بلیغ نہ کرے۔

Marfat.com

مقاماتِ دُرود وسلام

درود وسلام پڑھے جانے کے مقامات کو علماء دین نے تفصیل کے ساتھ ذکر فرمایا ہے، ان میں سے بعض مقامات درج ذیل ہیں:

حضور محبوبِ کبریا ﷺ کا ذکر مبارک یا اسم گرامی سننے اور لکھنے کے وقت آپ پر درود وسلام بھیجے۔ حدیث شریف میں ہے:

زَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ ذُكِرَتْ عِندَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

ترجمہ: یعنی اس شخص کی ناک گرد آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

دوسری حدیث میں ہے:

اَلْبَخِيْلُ كُلَّ الْبَخِيْلِ

ترجمہ: یعنی درود نہ پڑھنے والا تمام بخیلوں میں بدترین بخیل ہے۔

وضو کے شروع وآخر میں درود شریف پڑھنا چاہئے۔ حدیث مرفوع میں ہے:

لاَ وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلاَمِ

ترجمہ: جس شخص نے نبی کریم ﷺ پر درود نہیں بھیجا اس کا وضو کامل نہیں ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کے وقت درود شریف کے بعد اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ پڑھے، اور مسجد سے نکلتے وقت درود شریف کے بعد اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَاعْصِمْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ پڑھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور سرور عالم ﷺ مسجد میں داخل ہوتے تو بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ (ﷺ) پڑھتے، اور جب مسجد سے باہر تشریف لاتے تب بھی بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ (ﷺ) پڑھا کرتے تھے۔

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ حضور رحمتِ عالم ﷺ نے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو یہ دعا سکھلائی تھی کہ جب وہ مسجد میں داخل ہوں تو درود پڑھنے کے بعد

Marfat.com

یہ دعا پڑھیں اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوبَنَا وَفْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ،اور جب نکلیں تو یہی دعا پڑھیں۔

حضرت مولیٰ علی، حضرت سیدہ خاتون جنت اور دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ سے بھی مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے وقت درود شریف پڑھنا منقول ہے۔

اذان میں حضور اقدس ﷺ کے نام نامی کو سننے کے بعد آپ پر درود وسلام بھیجے۔علامہ قہستانی رضی اللہ عنہ نے شرح کبیر میں کنز العباد سے یہ نقل فرمایا ہے کہ اذان کی دوسری شہادت یعنی اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللہِ کو پہلی بار سنے تو صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلُ اللہِ پڑھے،اور دوسری مرتبہ سننے کے بعد قُرَّۃُ عَیْنِی بِکَ یَارَسُوْلَ اللہِ پڑھے، پھر دونوں انگوٹھوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِی بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

روح البیان میں محیط کے حوالہ سے منقول ہے کہ سرکار رسالت مآب ﷺ ایک دن مسجد میں ستون کے نزدیک جلوہ افروز تھے اور سیدنا صدیق اکبرؓ سرکار کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے۔حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دینی شروع فرمائی اور جب انہوں نے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللہِ کہا تو سیدنا صدیق اکبرؓ نے اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو اپنی دونوں آنکھوں پر رکھ کر کہا:

قُرَّۃُ عَیْنِی بِکَ یَارَسُوْلَ اللہِ

جب بلال حبشی رضی اللہ عنہ اذان سے فارغ ہوئے تو سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوبکر جو شخص تجھ جیسا کرے گا، رب کریم جل شانہ اس کے جدید وقدیم گناہوں کو بخش دے گا۔

اسی سلسلے میں صاحبِ روح البیان نے سیدنا آدم علیہ السلام کا یہ واقعہ نقل فرمایا ہے کہ جنت میں سیدنا آدم علیہ السلام کو بذریعہ وحی یہ معلوم ہوا کہ ان کے صلب سے آخری زمانہ میں حضور سید المرسلین ﷺ ظاہر ہوں گے تو انہوں نے بارگاہ کبریا میں حضور انور ﷺ سے ملاقات کی التجا پیش فرمائی۔ پس رب قدیر جل شانہ نے نورِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا کو ان کے داہنے ہاتھ کی انگشتِ شہادت میں رکھ دیا، تو اس نور مبین نے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی تسبیح کی۔ اسی لئے اس انگلی کا نام مسبحہ رکھا گیا۔ یا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے جمالِ مصطفوی کو سیدنا آدم علیہ

Marfat.com

السلام کے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں میں ظاہر فرمایا تو سیدنا آدم علیہ السلام نے وفورِ محبت میں اپنے دونوں انگوٹھوں کو چوم لیا اور اپنی آنکھوں پر مل لیا۔

فَلَمَّا اَخْبَرَ جِبْرَائِیلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھٰذَا الْقِصَّہِ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ اسْمِیْ فِی الْاَذَانِ فَقَبَّلَ طَفْرِیْ اِبْھَامَیْہِ وَمَسَحَ عَلٰی عَیْنَیْہِ لَمْ یَعْمَ اَبَدًا

(روح البیان سورۂ احزاب)

ترجمہ: جب روح الامین نے حضور اقدس ﷺ کو اس واقعہ کی اطلاع دی تو حضور نے فرمایا، جس شخص نے اذان میں میرا نام سن کر اپنے دونوں انگوٹھوں کے ناخنوں کو چوما اور ان کو اپنی آنکھوں سے ملا تو وہ کبھی اندھا نہیں ہوگا۔ [1]

فائدہ:

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے مقاصد حسنہ میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہیں ہے۔ صاحب روح البیان فرماتے ہیں کہ حدیث مرفوع نہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کے مضمون پر عمل کرنا ترک کردیا جائے کیونکہ:

قَدْ صَحَّ عَنِ الْعُلَمَاءِ تَجْوِیْزُ الْاَخْذِ بِالْحَدِیْثِ الضَّعِیْفِ

ترجمہ: یعنی عملیات میں حدیث ضعیف کو بھی علماء نے قبول فرمایا ہے۔

ہر ماہ اور خاص طور سے ماہ شعبان کی رات اور دن کے ہر حصے میں حسب استطاعت کثرت سے درود پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ماہ شعبان میں ایک مرتبہ درود پڑھنے کا ثواب دوسرے مہینے میں دس بار درود پڑھنے کے برابر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْمُصْطَفٰی فِیْ شَھْرِہٖ وَارْجُوْا
مِنْہُ الشَّفَاعَۃِ یَوْمِ الْحَشْرِ وَالدِّیْنِ

---

[1] جو شخص تقبیل الابہامین عند الاذان کی تفصیلی معلومات چاہتا ہو اسے چاہئے کہ امام احمد رضا فاضل بریلویؒ کی کتاب منیر العین فی تقبیل الابہامین کا مطالعہ کرے۔ (بشیر احمد نعیمی)

Marfat.com

سیدی شاہ محقق محمد عبدالحق محدثِ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوت میں کتاب الشفاء، مواہب لدنیہ اور رسالہ فاکہی کے حوالہ سے درود و سلام پڑھنے کے لئے مندرجہ ذیل مقامات و مواقع کو تحریر فرمایا ہے:

صبح و شام، سوتے وقت، نیند سے بیدار ہونے کے وقت، وضو کرتے وقت، طہارت کے بعد یعنی تیمم، غسل جنابت اور غسل حیض سے فارغ ہونے کے بعد (غسل خانہ سے باہر آکر)، نماز کے دوران، نماز کے بعد، نماز شروع کرنے سے پہلے، دعائے قنوت میں، نماز تہجد سے پہلے اور اس کے بعد۔

کعبہ معظمہ دیکھتے وقت، حج و عمرہ کے لئے احرام باندھتے وقت، صفا و مروہ پر چڑھتے وقت، حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت، طوافِ کعبہ کے وقت، ملتزم سے چمٹتے وقت، حج کے دوران وقوف کی جگہوں پر، آثار نبویہ کے مشاہدہ کے وقت، حضور اکرم ﷺ کے قیام اور ٹھہرنے کے مقامات مثلاً مسجدِ قبا، وادیٔ بدر، جبلِ اُحد اور مساجد (خمسہ) میں حاضری کے وقت، مساجد سے گزرتے وقت، روضۂ اطہر کی زیارت کے وقت۔

اذان کے جواب کے بعد، جمعہ اور عیدین کے خطبوں میں، نماز جنازہ کی تکبیر کے دوران، نماز استسقاء میں، نماز کسوف اور نماز خسوف کے خطبوں میں، بھول جانے کے وقت، پیاس کے وقت، خرید و فروخت کے وقت، وصیت کے وقت، ارادۂ سفر کے وقت، سواری پر چڑھتے وقت، منزل پر ٹھہرتے وقت، بازار جاتے وقت، بازار میں پہنچنے کے بعد، غفلت طاری ہونے کے وقت، جمعہ کی رات، جمعہ کے دن خصوصاً نماز جمعہ کے بعد، سنیچر کے دن، اتوار کے دن اور پیر و منگل کے دن، مکہ مکرمہ کے راستہ میں، مدینہ منورہ کے راستہ میں، دعوت میں حاضر ہونے کے وقت، دعوت سے فارغ ہو کر چلنے کے وقت، گھر سے چلتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، کسی حاجت کے وقت، خوف کے وقت، جانور اور غلام بھاگ جانے کے وقت، ہر چیز کے گم ہو جانے کے وقت، سختی اور غم کے وقت، ڈوبنے سے بچنے کے وقت، پاؤں کے سن ہو جانے کے وقت، مولی کھانے کے وقت تاکہ اس کی ڈکار میں بو نہ آئے، برتن سے پانی پینے کے وقت، گدھے کی آواز کے وقت مگر اس وقت درود شریف کے ساتھ شیطان لعین سے استعاذہ بھی مروی ہے تاکہ دفعِ شر اور حصولِ خیر دونوں واقع ہوں، کسی گناہ میں مبتلا ہونے کے بعد، مسلمان بھائی سے ملاقات اور مصافحہ کے وقت، ختم قرآن کے وقت، حفظِ

Marfat.com

قرآن کے لئے دعا کے وقت، علم دین کی تعلیم کی ابتداء کے وقت، خصوصاً درس حدیث کے وقت، وعظ وتقریر اور قرأت حدیث کی ابتداء کے وقت، اور کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت، نیند نہ آنے کے وقت، طاعون سے بچنے کے لئے دعا کے وقت، دعاؤں کے اول وآخر میں، کان بجنے کے وقت، چھینک آنے کے وقت، دوستوں سے ملاقات کے وقت، جلسہ واجتماع میں جو خدا اور شعائر اسلامی کی اشاعت کے لئے ہو، فتویٰ کے وقت، علم کی اشاعت کے وقت، پڑھنے اور پڑھانے کے وقت، منگنی کرنے کے وقت، اہم امور شروع کرنے کے وقت، کھانا شروع کرنے کے وقت، کھانا کھانے کے بعد، اور گلاب کا پھول سونگھنے کے بعد،

مسند الفردوس میں ہے: اَلْوَرْدُ الْاَبْیَضُ خُلِقَ مِنْ عَرَقِی لَیْلَۃِ الْمِعْرَاجِ یعنی شب معراج میں میرے پسینہ سے سفید گلاب کا پھول پیدا کیا گیا۔ وَالْوَرْدُ الْاَحْمَرُ خُلِقَ مِنْ عَرَقِ جِبْرِیْلَ اور سرخ گلاب کا پھول جبریل امیں کے پسینے سے پیدا کیا گیا۔ وَالْوَرْدُ الْاَصْفَرِ خُلِقَ مِنْ عَرَقِ الْبُرَاقِ اور پیلا گلاب کا پھول براق کے پسینے سے پیدا کیا گیا۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مجھے آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو زمین میری جدائی میں رو پڑی۔ اس کے رونے سے زرد گھاس اُگی، اور جب میں معراج سے لوٹا تو میرے پسینہ کا قطرہ زمین پر گرا۔ جس سے سرخ گلاب اُگا۔ پس جو شخص میری خوشبو سونگھنا چاہے اسے چاہئے کہ سرخ گلاب کا پھول سونگھے۔

مندرجہ ذیل اوقات میں درود شریف پڑھا مکروہ ہے:

مباشرت کے وقت، پیشاب اور پاخانہ کے وقت، بیچی جانے والی چیز کی شہرت کے لئے، لغزش یا پھسلنے کے وقت، تعجب کے وقت، جانوروں کے ذبیحہ کے وقت، چھینکنے کے وقت، قرآن کریم کی تلاوت کے درمیان، نماز میں آخری تشہد کے علاوہ دوسرے ارکان میں درود شریف کا پڑھنا مکروہ ہے۔

Marfat.com

باب پنجم

فضائل دُرود وسلام واقعات کی روشنی میں

حضور جانِ رحمت ﷺ پر درود وسلام بھیجنے کے فضائل و برکات اور اس کے نتائج وثمرات بیان سے باہر ہیں۔ درود شریف دنیا وآخرت کی تمام برکتوں اور بھلائیوں کو شامل ہے۔ درود پاک منبع انوار و برکات اور معدنِ الطاف و کرامات ہے۔ چنانچہ حضور محبوبِ کبریا ﷺ پر درود وسلام بھیجنے میں جتنی زیادتی ہوگی اتنا ہی زیادہ اس پر رب کریم ﷺ جل شانہٗ کا فیضان وکرم ہوگا۔ ذیل میں ان مقدس ہستیوں کے نورانی واقعات کو ملاحظہ کیجئے جنہیں درود وسلام کی بدولت دنیا وآخرت کی سرفرازی عطا ہوئی ہے۔

مَولاَیَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّهِمُ

1- شیخ احمد یمانی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں یمن کے مشہور شہر صنعاء میں تھا۔ ایک دن میں نے دیکھا کہ ایک آدمی کے قریب لوگوں کا کثیر مجمع ہے اور مزید لوگوں کی بھیڑ اکٹھا ہو رہی ہے۔ شیخ موصوف کہتے ہیں کہ میں نے لوگوں سے دریافت کیا، یہ کیا معاملہ ہے۔ اس آدمی کے پاس اتنی بھیڑ کیوں لگی ہے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص بڑا خوش الحان قاری تھا اور بڑی اچھی آواز سے قرآن پڑھتا تھا۔ جب یہ شخص قرآن کریم پڑھتے ہوئے آیۃ کریمہ اِنَّ اللہَ وَمَلٰـئِکَتَہٗ یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ پر پہنچا تو بجائے یُصَلُّونَ عَلَی النَّبِیِّ پڑھنے کے اس نے یُصَلُّونَ عَلٰی عَلِیِّ النَّبِی پڑھ دیا۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ اور اس کے فرشتے حضرت علیؓ پر درود بھیجتے ہیں جو نبی ہیں۔ اس کے پڑھتے ہی وہ شخص گونگا اور اندھا اپاہج ہوگیا اور کوڑھ وجذام کی بیماریوں میں مبتلا ہوگیا۔ اَللّٰھُمَّ نَعُوذُ بِکَ مِنْ سُوءِ الاَدَبِ

Marfat.com

اس واقعہ میں اہل ایمان کے لئے بڑی عبرت ونصیحت ہے۔ارحم الراحمین اپنے حبیب حضور سید المرسلین ﷺ کے صدقے میں ہمیں بے ادبی اور دریدہ دہنی سے محفوظ رکھے، آمین۔

بعض لوگ اپنی جہالت و نادانی سے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی پاک اور بے عیب بارگاہ میں اور اس کے پاک رسولوں کی مقدس شان میں بے ادبی و دریدہ دہنی کر کے اپنی دنیا و آخرت تباہ کر لیتے ہیں، اور بعض پڑھے لکھے جاہل اپنی خانہ زاد توحید کے زعمِ فاسد میں حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے عظام علیہم الرضوان کی بارگاہوں میں بے ادبی کا ارتکاب کرتے ہیں۔رب کریم امت مسلمہ کو بے ادبی کی تباہ کن بیماری سے بچائے، آمین بَجاہ طٰہٰ ویٰس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمُ

2- تفسیر روح البیان میں علامہ فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''فجر منیر'' کے حوالہ سے منقول ہے کہ حضرت شیخ صالح ابوموسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ لوگوں کے ہمراہ کشتی میں بیٹھے سمندری سفر کر رہے تھے کہ اچانک ہی سمندر میں خوف ناک طوفان آگیا اور کشتی طوفان میں پھنس گئی۔ملاحوں نے اس طوفان سے کشتی کا بچ نکلنا ناممکن خیال کیا اور اہل کشتی کو طوفان کی ہولناکی سے باخبر کر دیا۔کشتی کے لوگ اپنی زندگی سے مایوس ہو گئے، اور توبہ واستغفار کرنے لگے۔حضرت شیخ ابوموسیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اچانک میری آنکھ لگ گئی، اور مجھے خواب میں حضور مونس بے کساں ﷺ کی زیارت میسر ہوئی۔حضور نے فرمایا اے ابوموسیٰ کشتی والوں سے کہو یہ درود مجھ پر ہزار مرتبہ پڑھیں۔حضرت شیخ موصوف فرماتے ہیں کہ میں نے بیدار ہو کر اہل کشتی سے یہ واقعہ بیان کیا اور ہم سب ایک ساتھ اس درود پاک کو پڑھنے لگے۔ابھی تقریباً تین سو بار اس درود شریف کو ہم لوگوں نے پڑھا تھا کہ کشتی صحیح وسالم طوفان کی زد سے باہر ہو گئی۔یہ درود شریف درود تنجینا کے نام سے مشہور و معروف ہے اور ماسبق میں لکھا جا چکا ہے۔

(القول البدیع ص ۲۲۰)

Marfat.com

مَـولاَیَ صَـلِّ وَسَـلِّـم دَائِـمًـا اَبَـدًا
عَـلٰـی حَبِیْبِکَ خَیْـرِ الْـخَـلْقِ کُلِّهِمٖ

3- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے فقر و فاقہ اور تنگدستی و محتاجی کی شکایت پیش کی۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مکان میں داخل ہو تو سلام کرو۔ چاہے مکان میں کوئی ہو یا نہ ہو۔ پھر مجھ پر سلام بھیجو۔ پھر قـل هـو الله احـد ایک مرتبہ پڑھو۔ اس شخص نے ارشادِ اقدس کے مطابق عمل کیا تو ربِّ کریم جل شانہ نے اس کے رزق میں بے پناہ وسعت فرمائی۔

مَـولاَیَ صَـلِّ وَسَـلِّـم دَائِـمًـا اَبَـدًا
عَـلٰـی حَبِیْبِکَ خَیْـرِ الْـخَـلْقِ کُلِّهِمٖ

4- خلافتِ بنو امیہ کے مشہور جلیل القدر خلیفہ سیدنا عمر بن عبدالعزیزؒ (جن کی خلافت سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کا نمونہ تھی) کا معمول یہ تھا کہ وہ دارالخلافت ملک شام سے ایک قاصد مدینہ منورہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں صرف صلوٰۃ و سلام پیش کرنے کے لئے بھیجتے تھے۔

فائدہ:

بلاشبہ دور و نزدیک سے بھیجا ہوا درود و سلام حضور روحِ کائنات ﷺ کی بارگاہ اقدس میں پہنچتا ہے لیکن روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر درود شریف پڑھنا افضل ہے۔ صاحب نسیم الریاض قاموس کے حوالہ سے لکھتے ہیں:

اِنَّ السَّلاَمَ عَلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ قَبْرِهٖ الشَّرِیْفِ اَفْضَلُ مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَیْهِ

ترجمہ: یعنی حضور سید عالم ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کرنا درود بھیجنے سے افضل ہے۔ (نسیم الریاض، ج ۳ ص ۵۱۶)

علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ مزید ارشاد فرماتے ہیں:

وَاِنْ کَـانَ یَبْـلُـغُـهٗ سَلاَمٌ مَنْ سَلَّمَ عَلَیْهِ وَاِنْ کَانَ بَعِیْدًا فِیْ هٰذَا فَضِیْلَةَ خِطَابُهٗ عِنْدَ مَوْرَدِهٖ عَلَیْهِ السَّلاَمُ بِنَفْسِهٖ

Marfat.com

ترجمہ: یعنی اگرچہ ہر شخص کا سلام بارگاہِ رسالت میں پہنچتا ہے، چاہے جتنی دور سے بھیجا جائے لیکن خود مواجہ اقدس میں حاضری دے کر سلام عرض کرنے میں زیادہ فضیلت ہے۔

(نسیم الریاض، ج ۳ ص ۵۱۶)

-5 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنگ سے واپسی میں مجھے ایک بدوی ملا، جو ایک اونٹنی کی مہار پکڑے حضورِ اقدس ﷺ کی خدمتِ مبارکہ میں حاضر ہوا اور سلام عرض کر کے بیٹھ گیا۔ وہ آپ سے ابھی باتیں کر ہی رہا تھا کہ اچانک ایک شخص دوڑا ہوا آیا اور اس نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ اونٹنی میری ہے۔ حضور نے بدوی سے پوچھا تو وہ خاموش بیٹھا رہا۔ بعد شہادت جب حضور اقدس ﷺ نے چوری کی سزا پر اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم صادر فرمایا تو اونٹنی نے پکار کر کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ شخص میری چوری سے بری ہے۔ حضور نے یہ سن کر اس سے دریافت فرمایا، اے بدوی، تم نے کیا پڑھا تھا، میں دیکھتا ہوں کہ مدینہ کی گلیاں فرشتوں سے بھر گئی ہیں۔ بدوی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے آپ پر یہ درود پڑھا تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى صَلٰوتِكَ شَيْئٌ وَسَلِّمْ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى مِنْ سَلَامِكَ شَيْئٌ وَارْحَمْ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا تَبْقٰى مِنْ رَحْمَتِكَ شَيْئٌ (الطبرانی)

-6 حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ میں یہ تحریر فرمایا "ہے کہ جب ام البشر سیدنا حوا رضی اللہ عنہا جنت میں پیدا فرمائی گئیں تو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے ان کی طرف توجہ فرمائی۔ فرشتوں نے کہا آپ صبر فرمایئے، جب تک نکاح نہ ہو جائے اور آپ مہر ادا نہ فرما دیں۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے پوچھا، مہر کیا ہے؟ فرشتوں نے کہا حضور سرور انبیاء ﷺ پر تین بار درود شریف پڑھنا ہے۔ بعض روایات میں بیس مرتبہ درود شریف پڑھنا لکھا ہے۔

(مدارج النبوۃ)

Marfat.com

7- ایک دن جناب شبلی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو بکر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت ابو بکر مجاہد اپنے وقت کے جید عالم اور امام تھے۔ انہوں نے کھڑے ہو کر حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا اعزاز و اکرم فرمایا اور معانقہ کر کے ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ بعض حاضرین کہنے لگے، یا سیدی آپ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کا ایسا احترام و اکرام فرما رہے ہیں حالانکہ اہل بغداد انہیں مجنون کہتے ہیں۔ حضرت ابو بکر مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے یہ اعزاز و اکرم اپنی طرف سے نہیں کیا ہے بلکہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو خواب میں جیسا عمل فرماتے ہوئے دیکھا ویسا ہی کیا ہے۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ جب بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر ہوئے تو حضور ﷺ دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے، معانقہ فرمایا اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اس پر میں نے حضور انور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ شبلی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ عنایت بے پایاں کس عمل خیر کی وجہ سے فرما رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ شبلی ہر نماز کے بعد اس آیہ کو آخرِ سورہ تک پڑھتے ہیں:

لَقَدْ جَآئَکُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَاعَنِتُّمْ الخ

ترجمہ: اس کے بعد مجھ پر درود بھیجتے ہیں۔

(مدارج النبوۃ، القول البدیع ص ۱۷۳)

8- حضرت سیدی شیخ ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان الجزولی علیہ الرحمۃ والرضوان کی شہرہ آفاق کتاب دلائل الخیرات شریف کی وجہ تالیف علماء نے یہ تحریر فرمائی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کو حالت سفر میں وضو کے لئے پانی کی سخت ضرورت درپیش ہوئی۔ بڑی تلاش کے بعد انہیں گاؤں میں ایک کنواں ملا بھی تو وہاں رسی اور ڈول نہیں تھا۔ شیخ موصوف انتہائی پریشانی کے عالم میں ڈول و رسی کے لئے گاؤں میں ادھر ادھر پھر رہے تھے۔ اس گاؤں کی ایک آٹھ نو سالہ بچی نے سیدی ابو عبد اللہ جزولی رحمۃ اللہ علیہ کو پریشان دیکھ کر پوچھا، حضرت کیا چاہئے۔ آپ نے فرمایا ڈول اور رسی۔ یہ سن کر وہ لڑکی کنویں پر آئی اور اس میں اپنا لعاب ڈال دیا۔ اس کے لعاب ڈال دینے سے کنویں کا پانی ابل کر باہر

Marfat.com

کنارے پر آگیا اور شیخ موصوف نے اس سے وضو فرمایا، اور نماز ظہر ادا فرمائی۔ نماز کے بعد حضرت موصوف نے لڑکی کے گھر جا کر اس شرف وکرامت کی وجہ معلوم ہوئی۔ اس نے بتایا کہ مخصوص صیغے کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی یہ برکت ہے۔ یہ سننے کے بعد آپ نے درود شریف پر نہایت مکمل اور جامع کتاب دلائل الخیرات کے نام سے تصنیف فرمائی اور اس کو لے کر اس پاکیزہ سیرت اور عفت مآب لڑکی کے پاس آئے اور شروع سے آخر تک پوری کتاب اس کو سنا کر یہ معلوم کیا کہ اس کا پڑھا ہوا درود شریف اس کتاب میں مندرج ہوا یا نہیں۔ لڑکی نے کہا متفرق طور پر اس درود شریف کے تمام الفاظ اس کتاب میں آگئے ہیں۔ یہ سن کر مصنف دلائل الخیرات شریف کو بے حد خوشی و مسرت ہوئی۔

فائدہ:

بلا شبہ اہل ایمان کے لئے دلائل الخیرات شریف ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ ربّ کریم جل شانہٗ اپنے محبوبِ مکرم ﷺ کے طفیل میں پوری امتِ مرحومہ کو اس کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے۔ (آمین)

دلائل الخیرات شریف کے بعض شارحین نے تحریر فرمایا ہے کہ مصنف دلائل الخیرات حضرت سیدی ابوعبداللہ محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی شقی القلب ملعون دشمن نے زہر دے دیا تھا۔ جس کے سبب سے 16 ربیع الاوّل 870ھ کو بعد نماز فجر آپ کا وصال ہوگیا، اور شہر سوس میں آپ مدفون ہوئے۔ بہتر (72) سال کے بعد آپ کو وہاں سے جنت المعلیٰ (مکہ مکرمہ کا قبرستان) میں منتقل کیا گیا۔ آپ کی قبر مبارک سے آج بھی خوشبو آتی ہے۔

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِمٖ

9- رشید عطار مصری نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوسعید خیاط رحمۃ اللہ علیہ ایک بالکل گوشہ نشین آدمی تھے۔ لوگوں سے الگ تھلگ رہتے تھے۔ اچانک انہوں نے اپنا یہ طریقہ بدل دیا اور حضرت ابن رشیق رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں بہت کثرت سے آنے جانے لگے۔ اور وہاں جانے کے لئے بڑا اہتمام فرماتے تھے۔ لوگوں کو ان

Marfat.com

کے حالات کی اس تبدیلی پر سخت حیرت تھی۔ جب لوگوں نے اس تبدیلی کی وجہ معلوم کی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے خواب میں سرکار دو جہاں ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا:

احضر مجلس رشیق فانّه یصلّی علّی فیه کذاو کذامرّة

ترجمہ: ابن رشیق کی مجلس میں جایا کرو۔ وہ اپنی مجلس میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہیں۔ (القول البدیع ص ۲۵۶)

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّهِمُ

-10 علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو حفص سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب رونق المجالس سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ بلخ میں ایک مشہور تاجر تھا جو بڑا مالدار تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے۔ جب اس تاجر کا انتقال ہوا تو اس کا پورا سرمایہ اس کے دونوں بیٹوں کے درمیان آدھا آدھا تقسیم ہوا۔ میراث میں حضور سراجِ منیر ﷺ کے تین موئے پرنور بھی موجود تھے۔ دونوں بھائیوں نے ایک ایک موئے مبارک لے لیا، اور تیسرے موئے مبارک کے بارے میں بڑے بھائی نے کہا، اس کو بھی آدھا آدھا کرلیں۔ چھوٹے بھائی نے کہا، خدا کی قسم ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا۔ حضور وقارِ کائنات ﷺ کے موئے مبارک کو کسی حال میں نہیں کاٹا جاسکتا۔ بڑے بھائی نے کہا، کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ یہ تینوں موئے معنبر لے لے اور اپنے حصہ کا سارا مال مجھے دے دے۔ چھوٹے بھائی نے کہا، زہے نصیب جو یہ نعمتِ کبریٰ ساری کائنات کے بدلے میں مل جائے، مجھے بسر و چشم منظور ہے۔ الحاصل چھوٹے بھائی نے اپنی پوری جائیداد کے بدلے میں تینوں موئے مبارک لے لیے۔

فَجَعَلَهَا فِی جِیبِهٖ وَصَارَ یَخرُجُهَا وَیُشَاهِدُهَا وَیُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّم

ترجمہ: وہ موئے مبارک کو ہر وقت اپنی جیب میں رکھتا اور بار بار نکال کران کی زیارت کرتا اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا۔ ابھی

Marfat.com

تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ اس کے بڑے بھائی کی پوری جائیداد ختم ہوگئی۔ چھوٹے بھائی کا گھر مال و منال سے بھر گیا، اور جب چھوٹے بھائی کی رحلت ہوئی تو اس زمانے کے بعض اولیائے کرام کو خواب میں حضور سید عالم ﷺ نے یہ بشارت دی۔

قُلْ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَتْ لَهُ اِلَى اللهِ تَعَالٰى حَاجَةٌ فَلْيَاتِ قَبْرَ فُلَانٍ هٰذَا وَيَسْئَلِ اللهُ قَضَاءَ حَاجَتِهٖ (القول البدیع ص ۱۲۸)

ترجمہ: لوگوں سے کہہ دو، جس کسی کو کوئی ضرورت درپیش ہو، اس فلاں کی قبر کے پاس جا کر اپنی التجاؤں کو بارگاہِ کبریا میں پیش کرے۔

نزہۃ المجالس میں یہ واقعہ اس اضافہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ جب بڑے بھائی کی ساری جائیداد ختم ہوگئی اور وہ بالکل کنگال ہوگیا تو اسے خواب میں پیارے مصطفیٰ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور اس نے سرکار سے اپنی محتاجی اور تنگدستی کی شکایت کی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا، او حرماں نصیب تو نے میرے بالوں کے بجائے اموال کو پسند کیا اور تیرے بھائی نے اپنے سارے مال کے بدلے میں میرے بالوں کو حرزِ جاں بنایا اور مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا رہا۔ اسی لئے ربّ کریم نے اس کو دونوں جہان میں سرخرو فرمایا۔ جب بڑا بھائی بیدار ہوا تو آکر اپنے چھوٹے بھائی کی خدمت گزاروں میں شامل ہوگیا۔

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

11- مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری کے حوالہ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن ایک مومن کی نیکیاں کم ہو جائیں گی تو حضور رحمتِ عالم ﷺ ایک چھوٹا سا پرچہ اس شخص کے میزان عمل پر رکھ دیں گے۔ جس سے اس کی نیکیوں کا پلڑہ بھاری ہو جائے گا۔ وہ مومن عرض کرے گا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ آپ کون ہیں۔ آپ کی سیرت و صورت کیسی پیاری ہے۔

حضور اکرم ﷺ ارشاد فرمائیں گے کہ میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف کی نیکیوں کا پرچہ ہے جو تم نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے اس کو تیری ضرورت کے لئے محفوظ کر لیا تھا، جو آج تیری ضرورت کے وقت عطا کر دیا۔

Marfat.com

مَــولایَ صَــلِّ وسَــلِّــم دَائِــمًــا اَبَــدًا
عَــلٰــی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

-12 علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبداللہ بن عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا امام شافعی ؒ کو خواب میں دیکھا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مالک یوم جزا نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا میری مغفرت فرمادی اور میرے لئے جنت ایسی سنواری گئی جیسا کہ دلہن سنواری جاتی ہے، اور مجھ پر ایسی نچھاور کی گئی جیسا کہ دلہن پر نچھاور کیا جاتا ہے۔ میں نے امام موصوف سے پوچھا، اس بلند مرتبہ پر آپ کیسے پہنچے۔ مجھ سے کسی کہنے والے نے کہا کہ کتاب الرسالہ میں جو درود شریف لکھا ہے، اس کی وجہ سے یہ درجہ ملا ہے۔ میں نے پوچھا، وہ درود پاک کیا ہے تو بتایا گیا کہ وہ درود پاک یہ ہے:

صَــلَّــی اللّٰہُ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَاذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ
وَعَدَ دَمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

ترجمہ: جب میں نے صبح بیدار ہو کر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الرسالہ میں دیکھا تو بعینہ اس درود پاک کو پایا۔

(القول البدیع ص ۲۵۴)

مَــولایَ صَــلِّ وَسَــلِّــم دَائِــمًــا اَبَــدًا
عَــلٰــی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

-13 حضرت امام اسماعیل بن ابراہیم مزنی رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلامذہ میں سے ہیں، بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کے رحلت فرمانے کے بعد خواب میں دیکھا۔ میں نے حضرت سے پوچھا، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ انہوں نے فرمایا، مجھے ارحم الراحمین مولیٰ کریم نے بخش دیا اور ملائکہ کو حکم فرمایا کہ مجھے بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ جنت میں لے جائیں۔ رب کریم کا یہ سب انعام و اکرام ایک درود پاک کی برکت کی وجہ سے ہے۔ جس کو میں پابندی سے پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کونسا درود ہے۔ فرمایا یہ ہے:

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ

(حاشیہ حصن حصین)

-14 ابن نبان اصبہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضور رحمت عالم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ، محمد بن ادریس (یعنی، امام شافعیؒ) آپ کے چچا کی اولاد ہیں (چچا کی اولاد اس لئے کہا کہ امام شافعیؒ کا نسب سرکار کے پردادا ہاشم پر جا کر مل جاتا ہے) آپ نے کوئی خصوصی کرم ان پر فرمایا۔ سرکار نے فرمایا، ہاں، میں نے رب العالمین سے یہ دعا کی ہے۔ کہ یوم جزا اس سے حساب نہ لیا جائے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ یہ کرم خسروانہ ان پر کس عمل کی وجہ سے ہوا:

قَالَ لِاَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى صَلٰوةً لَمْ يُصَلِّ عَلٰى اَحَدٌ مِثْلَهَا

ترجمہ: حضور نے ارشاد فرمایا، وہ میرے اوپر درود ایسے الفاظ کے الفاظ کے ساتھ پڑھا کرتا تھا کہ جن الفاظ کے ساتھ کسی اور نے نہیں پڑھا۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ وہ الفاظ کیا ہیں۔ حضور نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ (القول البدیع ص ۲۵۵)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمٖ

-15 حضرت سیدی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج کر رہا تھا میں نے ایک نوجوان کو دیکھا کہ وہ جب بھی قدم اٹھاتا ہے یا رکھتا ہے تو کہتا ہے: اللّٰهم صلّ علٰى محمد و علٰى آل محمد۔ میں نے اس سے پوچھا، تو کسی علمی دلیل کی وجہ سے یہ کرتا ہے۔ اس نے کہا، ہاں، پھر اس نے مجھ سے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا، سفیان ثوری، اس نے کہا، کیا عراق والے سفیان ہو، میں کہا

Marfat.com

ہاں، وہ کہنے لگا کیا تمہیں اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ میں نے کہا، ہاں حاصل ہے۔اس نے پوچھا، کس طرح معرفتِ الٰہی حاصل ہے۔میں نے کہا:

بِاَنَّہٗ یُولِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَیُولِجُ النَّھارَ فِی اللَّیْلِ وَیُصَوِّرُ الْوَلَدَ فِی الرَّحِمِ

ترجمہ: وہ رات سے دن نکالتا ہے اور دن سے رات نکالتا ہے اور ماں کے شکم میں بچے کی صورت پیدا کرتا ہے۔

اس نے کہا، مَاعَرَفْتَ اللّٰہَ حَقَّ مَعْرِفَتِہٖ تو نے اللہ سبحانہ تعالیٰ کو کما حقہٗ نہیں پہچانا۔ میں نے پوچھا، پھر تو کس طرح پہچانتا ہے۔اس نے کہا، کسی کام کا مضبوط ارادہ کرتا ہوں پھر اس کو توڑنا پڑتا ہے اور کسی کام کے کرنے کا عزم محکم کرتا ہوں مگر نہیں پورا کر سکتا ہوں۔اس سے میں نے پہچان لیا کہ میرا کوئی رب قدیر ہے جو میرے کاموں کو انجام دیتا ہے۔ میں نے پوچھا، تیرا کثرت سے درود بھیجنا کس وجہ سے ہے۔اس نے کہا کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ حج کرنے آیا تھا۔ میری ماں نے کہا کہ میں اس کو بیت اللہ شریف میں داخل کردوں۔ جب میں اس کو داخل کرنے لگا تو وہ گر پڑی اور اس کا منہ کالا ہو گیا اور پیٹ پھول گیا۔ میں بے حد رنجیدہ ہو کر اپنی ماں کے قریب بیٹھ گیا اور بارگاہِ کبریا...... میں یہ دعا کی، اے رب کریم جو تیرے در پر حاضر ہوا کیا تو اس کو ایسی سزا دیتا ہے۔ابھی میری دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ میں نے دیکھا تہامہ (حجاز) سے ایک ابر آیا اور اس سے ایک سفید پوش موہنی صورت والی شخصیت ظاہر ہوئی اور اس نے اپنا مبارک ہاتھ میری ماں کے منہ پر پھیرا، جس سے وہ پرنور ہو گیا۔ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا تو ورم بالکل ختم ہو گیا۔ پھر وہ جانے کے لئے چلے تو میں نے ان کا دامنِ کرم تھام کر عرض کیا۔ آپ کون ہیں کہ میری مصیبت کو آپ نے دور فرمایا۔انہوں نے ارشاد فرمایا، میں تیرا رسول ہاشمی محمد (ﷺ) ہوں۔ میں نے عرض کیا، میرے کریم آقا مجھ سیاہ کار کو کوئی وصیت فرمائیے تو حضور نے فرمایا:

لَا تَرْفَعْ قَدَماً وَلَا تَضَعْ اُخْرٰی اِلَّا اَنْتَ تُصَلِّیْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ

ترجمہ: جب تو کوئی قدم اٹھایا کرے یا رکھا کرے تو درود پڑھا کر

(القول البدیع ص ۲۴۰)

Marfat.com

مَــو لاَیَ صَـلِّ وَسَـلِّـم دَائِـمًـا اَبَـدًا
عَـلٰـی حَبِیْبِکَ خَیْـرِ الْـخَلْقِ کُـلِّھِـمُ

-16 حضرت ابوالفضل بن زیرک قومانی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خراسان سے میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے بیان کیا کہ میں مدینہ منورہ میں حاضر تھا۔ ایک رات میرا بخت بیدار ہوا۔ خواب میں حضور رحمتِ عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور انور ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب تم ہمدان جانا تو ابوالفضل بن زیرک رحمۃ اللہ علیہ کو میری طرف سے سلام کہہ دینا۔ میں نے عرض کیا: فِدَاکَ رُوْحِی وَقَلْبِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلِّم ان پر اس خاص کرم خسروانہ کا سبب کیا ہے۔ حضور شفیع عاصیاں ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لِاَنَّهٗ یُصَلِّیْ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ اَوْاَکْثَرُ

ترجمہ: ابوالفضل بن زیرک مجھ پر روزانہ سو (۱۰۰) مرتبہ یا اس سے زیادہ درود پڑھتا ہے۔

حضرت قومانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس شخص نے کہا، حضور مدنی تاجدار ﷺ کے بتانے سے پہلے واللہ میں آپ کو یا آپ کے نام کو نہیں جانتا تھا۔ موصوف فرماتے ہیں کہ میں نے اس خوش نصیب خراسانی کو کچھ غلہ دینا چاہا تو اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کر دیا کہ میں سرکار اعظم ﷺ کے پیام مبارک بیچتا نہیں ہوں۔ پھر وہ شخص چلا گیا اور نظر نہیں آیا۔ (القول البدیع ص ۱۶۱)

مَــو لاَیَ صَـلِّ وَسَـلِّـم دَائِـمًـا اَبَـدًا
عَـلٰـی حَبِیْبِکَ خَیْـرِ الْـخَلْقِ کُـلِّھِـمُ

-17 بنی اسرائیل میں ایک آدمی بڑا سیاہ کار تھا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کو ویسے ہی زمین میں پھینک دیا۔ یعنی لوگوں نے نہ اس کو غسل دیا اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی اور نہ ہی اس کو دفن کیا۔ رب کریم غم نوالہ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل فرمائی کہ اس کو غسل دے کر نماز جنازہ پڑھے۔ میں نے اس شخص کی مغفرت فرما دی ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، اے رب کریم کس وجہ سے اس

Marfat.com

کو یہ اعزاز حاصل ہوا۔ رب قدیر جل شانہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ایک مرتبہ توراۃ کو کھولا تھا اور اس میں محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دیکھا تھا، فَصَلّٰی عَلَیْہِ وَقَدْ غَفَرتُ لَہٗ بِذٰلِکَ، تو اس نے ان پر درود پڑھا تھا، اسی وجہ سے میں نے اس کی مغفرت فرما دی۔ (القول البدیع ص ۱۱۸)

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

18- ایک شخص نے ابو حفص کاغذی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو ان سے پوچھا، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا۔ انہوں نے کہا، ارحم الراحمین مولیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور میری مغفرت فرما دی، اور مجھے جنت میں داخل کرنے کا حکم فرما دیا۔ اس شخص نے پوچھا، کس عمل خیر کی وجہ سے آپ کی مغفرت ہوئی۔ انہوں نے کہا، جب بارگاہِ الٰہی میں میری پیشی ہوئی تو فرشتوں کو نامۂ اعمال کے جائزہ لینے کا حکم دیا گیا۔ فرشتوں نے میرے گناہ اور میرے درود شریف کو شمار کیا تو انہوں نے میرے درود کو گناہوں سے زیادہ پایا۔ پس رب کریم نے فرمایا اے فرشتو! بس اب اس کا حساب آگے نہ کرو اور اس کو میری جنت میں لے جاؤ۔

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

19- ابو العباس احمد بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کا جب وصال ہوا تو شیراز کے ایک شخص نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ شیراز کی جامع مسجد کی محراب میں کھڑے ہیں اور ان پر ایک لباس فاخرہ ہے اور ان کے سر پر ایک تاج ہے جو جواہرات اور موتیوں سے مزین ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک فرمایا، انہوں نے کہا، رب قدیر نے میری مغفرت فرما دی، میرا اکرام فرمایا، مجھے تاج عطا فرمایا اور جنت میں داخل کر دیا۔ اس نے پوچھا، کس وجہ سے یہ ساری کرامتیں عطا ہوئیں۔ انہوں نے کہا: بِکَثْرَۃِ صَلٰوتِی عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، یہ سب انعام حضور سید العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر

Marfat.com

کثرت سے درود بھیجنے کی وجہ سے ملا ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم صلوٰۃ وسلاما کثیرا کثیرا۔ (القول البدیع ص ۱۱۷)

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

20- صوفیائے کرام میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے مسطح نامی ایک شخص کو خواب میں دیکھا۔ وہ شخص اپنی زندگی میں برائیوں سے اجتناب نہیں کرتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا، اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اس نے کہا، خداوند قدوس نے میری بخشش فرمادی۔ میں نے پوچھا، کس عمل خیر کی وجہ سے ہوئی۔ اس نے کہا، میں ایک محدث کی خدمت میں حاضر رہ کر احادیث نقل کرتا تھا۔ صاحب فضل محدث نے درود شریف پڑھا، فصلیت انا معه ورفعت صوتی بالصلوٰۃ علی النبی صلّی اللہ علیه وسلّم فسمع اهل المجلس فصلّوا علیه فغرلنا فی ذالک الیوم کلّنا ، تو میں نے بھی بلند آواز سے درود پڑھا۔ میری آواز سن کر تمام اہل مجلس نے درود پڑھا۔ رب کریم جل شانہ نے اس دن ساری مجلس کی مغفرت فرمادی۔
(القول البدیع ص ۱۱۷)

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ

نزہت المجالس میں ایک واقعہ اسی مضمون کا یوں لکھا ہے ہے کہ ایک عارف باللہ فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک بڑا بدکار آدمی رہتا تھا۔ میں اس کو بار بار توبہ کرنے کی تاکید کیا کرتا تھا لیکن وہ اپنی سیاہ کاری سے باز نہیں آتا تھا۔ جب اس کا انتقال ہوگیا تو میں نے اس کو جنت میں دیکھا۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس بلند مقام پر کیسے پہنچ گیا۔ اس نے کہا، میں ایک محدث کبیر کی مجلس میں تھا۔ انہوں نے نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص حضور سید الاولین والآخرین ﷺ پر بلند آواز سے درود شریف پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہے۔ میں نے بلند آواز سے درود پڑھا، اور میری آواز سن کر تمام حاضرین مجلس نے درود پڑھا۔ اس پر ہم سب کی مغفرت ہوگئی۔

Marfat.com

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّهِم

21- سید العارفین حضرت شبلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پڑوس میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا۔ میں نے اس کو ایک دن خواب میں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک فرمایا۔ اس نے کہا مجھ پر بڑی ہولناک حالت گزری، مجھ پر منکر نکیر کے سوالات کے وقت بہت ہی سخت پریشانی کا سامنا ہوا۔ میں نے اپنے دل میں خیال کیا، یا اللہ یہ بلا مجھ پر کہاں سے آرہی ہے۔ کیا میرا خاتمہ اسلام پر نہیں ہوا۔ مجھے ایک ندا آئی کہ یہ تیری زبان کے بے لگامی کی سزا ہے۔ جب منکر نکیر نے مجھے عذاب دینے کا ارادہ کیا تو اچانک ایک نہایت خوبصورت شخص میرے اور ان کے درمیان حائل ہوگیا۔ اس شخص سے بہترین خوشبو آرہی تھی۔ اس نے مجھ کو قبر کے جوابات بتا دیئے۔ میں نے فوراً فرشتوں کو جواب دے دیا۔ میں نے اس کریم النفس آدمی سے پوچھا، رب کریم آپ پر فضل وکرم فرمائے آپ کون ہیں، اس نے کہا:

اَنَا شَخصٌ خُلِقتُ مِن کَثرَةِ صَلٰوتِکَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ وَاُمِرتُ اَن اَنصُرَکَ فِی کُلِّ کَربٍ

ترجمہ: میں ایک شخص ہوں جو تیرے کثرتِ درود سے پیدا کیا گیا ہوں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہر مصیبت میں تیری مدد کروں

(القول البدیع ص ۱۲۱)

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّهِم

22- حضرت عبدالرحیم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے میرے ہاتھ میں سخت چوٹ لگ گئی اور اس کی وجہ سے میرے ہاتھ میں سوجن آگئی۔ درد کی وجہ سے میں نے رات بڑی بے چینی سے بسر کی، اور جب میری آنکھ لگ گئی تو میں نے حضور مونس بے کساں ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔ ابھی میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا، یارسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیک وسلم کہ حضور نے ارشاد فرمایا:

اوحشتنی صلوٰتک علی یاولدی

ترجمہ: اے میرے بیٹے تیری کثرتِ درود نے مجھے گھبرا دیا۔

جب میری آنکھ کھلی تو حضور رحمتِ عالم ﷺ کی برکت سے میری تکلیف بالکل دور ہو گئی۔ اور ہاتھ کا ورم بھی ختم ہو گیا۔

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّهِم

23- ایک عورت سیدی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میری بیٹی کا انتقال ہو گیا ہے۔ میری آرزو ہے کہ میں اس کو خواب میں دیکھ لوں۔ حضرت سیدی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، بعد نماز عشاء چار رکعت نمازِ نفل اس طرح پڑھ کہ ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ الھٰکم التکاثر کی قرأت ہو۔ اس کے بعد لیٹ جا اور سونے تک مسلسل حضور اکرم ﷺ پر درود پڑھتی رہ۔ عورت نے ارشاد کے مطابق عمل کیا اور اس نے خواب میں اپنی بیٹی کو دیکھا کہ وہ نہایت سخت عذاب میں مبتلا ہے۔ اس پر تارکول کا لباس ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور اس کے دونوں پاؤں میں آگ کی زنجیریں پڑی ہوئی ہیں۔ صبح بیدار ہو کر وہ عورت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور پورا واقعہ سنایا۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے عورت سے فرمایا، جاؤ اس کی طرف سے صدقہ کر دو۔ امید ہے کہ رب کریم تمہاری لڑکی کو معاف فرما دے گا۔ دوسرے دن سیدی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ایک باغ ہے اور اس میں ایک اونچا تخت ہے۔ جس پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے سر پر نور کا تاج رکھا ہوا ہے۔ وہ لڑکی کہنے لگی، حضور آپ نے مجھے پہچانا نہیں۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، میں نے نہیں پہچانا تم کون ہو۔ اس نے کہا، میں وہی لڑکی ہوں جس کی ماں کو آپ نے درود پاک پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ سیدی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تیری ماں نے تو تیرا حال بڑا دردناک بتایا تھا۔

Marfat.com

اس نے کہا کہ میری حالت وہی تھی جو آپ سے میری ماں نے بیان کی تھی۔ میں نے پوچھا، پھر تجھے یہ درجہ کیسے حاصل ہوگیا۔ اس نے کہا ہم ستر (۷۰) آدمی سخت عذاب میں مبتلا تھے کہ ایک مردِ صالح ہماری قبر سے گزرے:

وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّۃً وَّجَعَلَ ثَوَابَھَا لَنَا فَقَبِلَھَا اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْہُ وَاَعْتَقَنَا کُلَّنَا مِنْ تِلْکَ الْعُقُوْبَۃِ

ترجمہ: اور انہوں نے ایک مرتبہ درود پاک پڑھ کر اس کا ثواب ہم سب کو پہنچا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے درود کو شرف قبولیت سے نوازا اور ہم سب کو عذاب سے آزاد کر دیا۔ یہ مرتبہ ان بزرگ کی برکت سے نصیب ہوا۔ (القول البدیع ص ۱۳۱)

24- حضرت جعفر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ وہ آسمان پر فرشتوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا، یہ عظیم مرتبہ آپ کو کس عملِ خیر کی وجہ سے حاصل ہوا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے دس لاکھ احادیث کو لکھا ہے اور جب حضور اکرم الاولین والآخرین ﷺ کا نام اقدس لکھتا تو نام مبارک کے ساتھ درود و سلام لکھتا اور حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجے رب کریم جل شانہ اس پر دس مرتبہ اپنی رحمت نازل فرماتا ہے۔

(القول البدیع ص ۲۵۴)

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

25- حضرت عبداللہ مروزی رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ رات میں احادیث کی کتابوں کا مقابلہ کیا کرتے تھے۔ مجھے خواب میں یہ دکھایا گیا کہ ہم جس جگہ کتب احادیث کا مقابلہ کیا کرتے تھے اس جگہ نور کا ایک ستون ہے۔ جس کی اونچائی آسمان تک پہنچ گئی ہے۔ کسی نے پوچھا، یہ نورانی ستون کیسا ہے تو بتایا گیا:

Marfat.com

صَلٰوتهما عَلٰی النبیّ صَلّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلِّمِ اِذَا تقابلا
صَلّی الله عَلَیْہِ وَسَلِّم وشرف و کرم

ترجمہ: کہ یہ وہ درود پاک ہے جس کو یہ دونوں کتاب کے مقابلے کے وقت پڑھا کرتے تھے، صلی اللہ علیہ وسلم وشرف و کرم۔ (القول البدیع ص۲۵۵)

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمُ

-26 حضرت ابوعلی حسن بن عطی عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوطاہر رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شریف کے کچھ اجزاء لکھ کر دیے۔ میں نے دیکھا کہ جہاں بھی حضور سید المرسلین ﷺ کا نام اقدس ہے وہاں صَلّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کثیرا کثیرا لکھا ہوا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا، اس طرح کیوں لکھتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی کمسنی میں جب حدیث پاک لکھا کرتا تھا تو حضور انور ﷺ کے نام پر درود شریف نہیں لکھتا تھا۔ مجھے ایک دن خواب میں حضور محبوبِ کبریا ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور میں نے سلام عرض کیا تو حضور اقدس ﷺ نے میری طرف اپنا روئے تاباں پھیر لیا۔ میں نے دوسری جانب حاضر ہو کر سلام عرض کیا تو حضور ﷺ نے ادھر سے بھی رخِ انور کو پھیر لیا۔ میں تیسری مرتبہ مواجہہ اقدس میں حاضر ہوا اور یہ التجا پیش کی:

یَانَبِیَّ اللهِ لِمَ تَدِیْرُ وَجُهکَ عَنِّیْ

ترجمہ: اے بے کسوں کے والی ﷺ مجھ سیاہ کار سے چہرۂ انور کیوں پھیر لیتے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: لِاَنَّکَ اِذَا کَرتنی فِی کِتَابِکَ لَا تُصَلِّی عَلَیَّ اس لئے کہ جب تو اپنی کتاب میں میرا نام لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔

حضرت ابو طاہر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا، پھر اسی وقت سے میرا یہ دستور ہو گیا کہ میں جب بھی حضور اکرم ﷺ کا نام اقدس لکھتا ہوں تو صَلّی اللهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا لکھتا ہوں۔ (القول البدیع ص۲۵۶)

Marfat.com

مَـولایَ صَـلِّ وَسَـلِّـم دَائِـمًـا اَبَـدًا
عَـلٰـی حَبِیْبِکَ خَیْـرِ الْـخَلْقِ کُلِّهِمْ

-27 حضرت حمزہ کنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں احادیث کونقل کرتا تھا اور نام اقدس کے ساتھ صلّی اللہ علیہ لکھا کرتا تھا۔ایک دن میں نے خواب میں حضور سرور کائنات ﷺ کی زیارت کی۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، مَالَکَ لَا تتم الصلٰوۃ عَلَیَّ ،کیابات ہے تم مجھ پر پورا درود نہیں بھیجتے ہو۔حضرت حمزہ کنانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پھر میں ہمیشہ پورا درود صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم لکھنے کا پابند ہو گیا۔

(القول البدیع ص ۲۵۷)

مَـولایَ صَـلِّ وَسَـلِّـم دَائِـمًـا اَبَـدًا
عَـلٰـی حَبِیْبِکَ خَیْـرِ الْـخَلْقِ کُلِّهِمْ

-28 حضرت عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حج وزیارت کے لئے جا رہا تھا، ایک آدمی میرا ہمسفر ہو گیا۔وہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجا کرتا تھا۔میں نے اس سے اس قدر کثرت سے درود پاک پڑھنے کی وجہ معلوم کی۔اس نے کہا، میں ایک سال حج بیت اللہ کی غرض سے مکہ معظمہ حاضر ہوا تھا اور میرے ساتھ میرے والد ماجد بھی تھے۔جب حج سے واپسی ہوتی اور ہم ایک منزل پر سوئے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اٹھ تیرے باپ کا انتقال ہو گیا اور اس کا چہرہ کالا ہو گیا ہے۔میں گھبرا کر اٹھا اور اپنے والد کے چہرہ سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو سچ مچ میرے والد کا انتقال ہو چکا تھا اور ان کا چہرہ بالکل کالا ہو گیا تھا۔اس جانکاہ حادثہ سے مجھے شدید رنج وغم ہوا اور میں بہت زیادہ خوف زدہ ہو گیا۔اسی دوران مجھے نیند آگئی اور میں نے خواب میں دیکھا کہ چار کالے آدمی ہاتھ میں لوہے کے ڈنڈے لئے ہوئے چاروں طرف سے میرے باپ پر مسلط ہیں۔اتنے میں ایک انتہائی خوب رو بزرگ دو سبز کپڑا زیب تن کئے تشریف لائے اور ان حبشیوں کو ہٹا دیا اور اپنے دست مبارک کو میرے باپ کے چہرے پر پھیرا، اور مجھ سے فرمایا، میں محمد

Marfat.com

عربی ہوں ﷺ۔ اس کے بعد میں نے باپ کے منہ سے کپڑا اٹھایا تو وہ روشن تھا۔ میں نے اپنے والد کو دفن کر دیا اور پھر کثرت سے درود و سلام پڑھنے کا پابند ہو گیا۔

(القول البدیع ص ۲۳۹)

مَولَایَ صَلِّ وَسَلِّم دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الخَلقِ کُلِّھِم

-29 ''القول البدیع فی الصلٰوۃ علی الحبیب الشفیع'' کے مصنف حضرت علامہ شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ شیخ احمد بن رسلان رحمۃ اللہ علیہ کے بعض معتمد اصحاب نے بیان کیا ہے کہ انہیں خواب میں حضور خیر الانبیاء ﷺ کی زیارتِ پرنور نصیب ہوئی۔ انہوں نے دیکھا، یہ کتاب القول البدیع جو فضائل درود میں علامہ سخاوی کی لاجواب کتاب ہے، بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پیش کی گئی۔ حضور رحمتِ عالم ﷺ نے اپنے کرم خسروانہ سے اس کو شرفِ قبولیت عطا فرمایا۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بشارتِ عظمٰی سے مجھے بے حد مسرت و شادمانی ہوئی اور میں رحمٰن و رحیم جل جلالہٗ وعمّ نوالہٗ اور اس کے حبیب کریم ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں اس کی قبولیت کی امید رکھتا ہوں اور دارین میں ثوابِ جزیل کا امیدوار ہوں۔

فَاَکثِر مِن ذِکرِ نَبِیِّکَ بِاِحسَانٍ وَاَدِمِ الصَّلٰوۃَ عَلَیہِ بِالجَنَانِ وَاللِّسَانِ فَاِنَّ صَلٰوتَکَ تَبلُغُہٗ وَھُوَ فِی ضَرِیحِہٖ وَاِسمُکَ مَعرُوضٌ عَلٰی رُوحِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: تو اے رسولِ عربی ﷺ کے وفادار امتی تو اپنے نبی اکرم ﷺ کا ذکرِ پاک خوبیوں کے ساتھ کرتا رہا کر اور دل و زبان سے اپنے رسول کریم ﷺ پر کثرت سے درود و سلام بھیجتا رہا کر، کیونکہ تیرا درود و سلام حضورِ انور ﷺ کے روضۂ انور میں پہنچتا ہے اور تیرا نام جانِ ایمان ﷺ کی بارگاہ میں پیش ہوتا ہے

(القول البدیع ص ۱۶۵)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَلْجَانَا وَمَاوَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِی کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفْسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُومٍ لَکَ

اے میرے مولائے کریم، تیرے سیاہ کار کمترین خلائق بندہ نے درود و سلام کا یہ گلدستہ تیرے حبیب معظم حضور رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں پیش کیا ہے۔ تو محض اپنی شان کریمی سے اور اپنے محبوب مکرم ﷺ پر بھیجے گئے درود و سلام کے طفیل میں اس رسالہ کو شرفِ قبولیت سے نواز اور اس کو اپنے بندۂ روسیاہ اور اس کے والدین، اساتذہ، اہل و عیال، دوست و احباب کی مغفرت کا سامان بنا، اور انہیں اپنے لطفِ عمیم سے نواز۔

اے ربّ قدیر مولیٰ مجھ خطا کار اور تمام اہل ایمان کو حضور جان ایمان ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں کثرت سے پرخلوص درود و سلام پیش کرنے کی سعادت عطا فرما اور روز جزاء ہم سیاہ کاروں کو اپنے محبوب معظم حضور شفیع المذنبین ﷺ کی شفاعتِ عظمیٰ نصیب فرما۔

اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُجْتَبٰی وَنَبِیِّکَ الْمُصْطَفٰی حَبِیْبِنَا وَقُرَّۃِ عُیُوْنِنَا وَشَافِعِ ذُنُوْبِنَا وَکَاشِفِ کُرُوْبِنَا مَلْجَانَا وَمَاوَانَا فِی الدَّارَیْنِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَعَلٰی آلِہِ الْکِرَامِ وَاَصْحَابِہِ الْعِظَامِ وَمَنْ وَالَاہُ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

امیدوارِ شفاعت

بشیر احمد نعیمی

Marfat.com

انوار درود و سلام

مؤلف
حضرت علامہ
محمد بشیر احمد نعیمی مدظلہ
صدر المدرسین
الجامعہ الغاثیہ شاہی جامع مسجد
دربار مارگ کاٹھمنڈو، نیپال

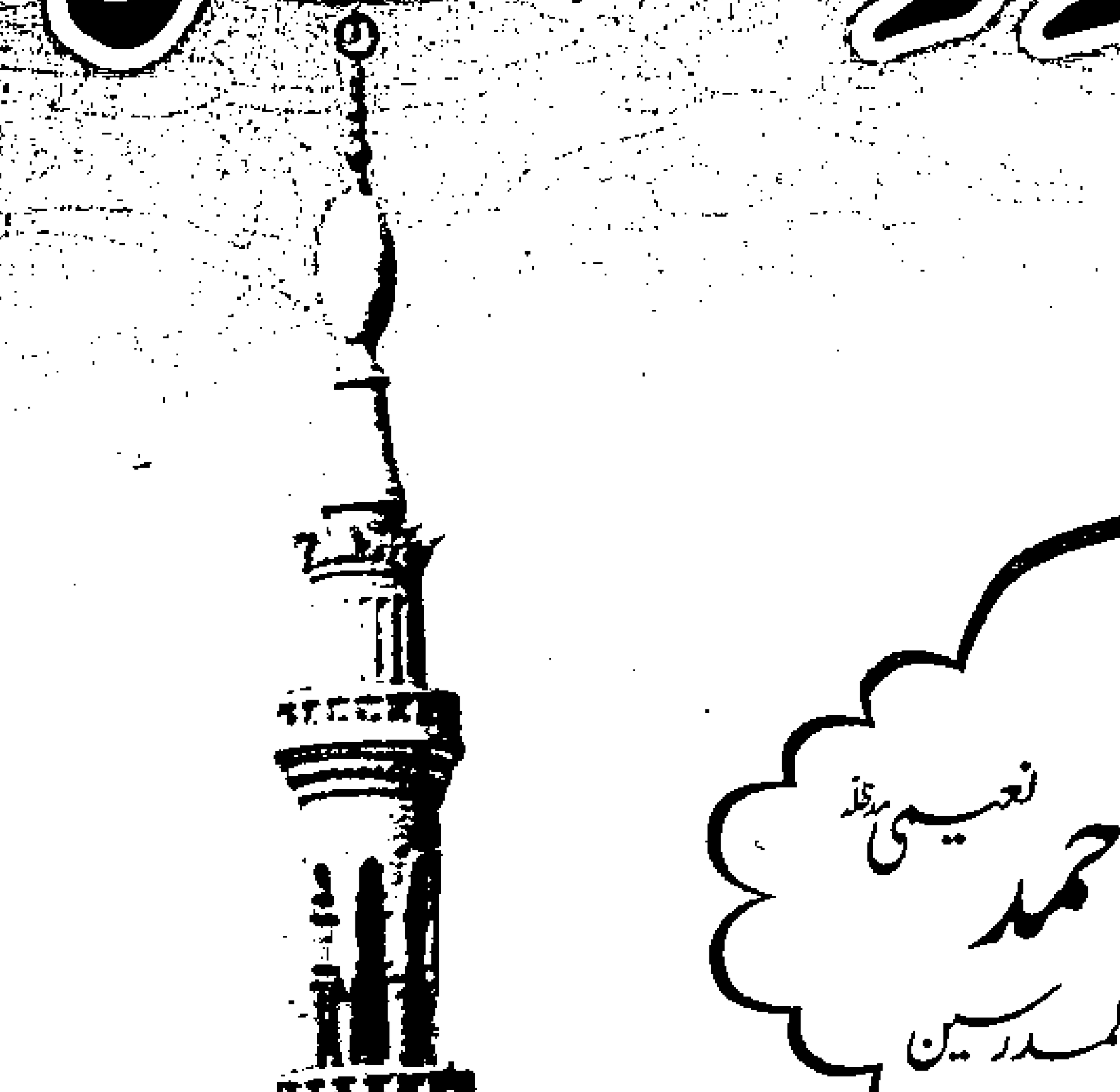

مکتبہ شرفیہ بازار مسجد مہاجرین مرید کے ضلع شیخوپورہ

Marfat.com